بِہشتے اسقُرِگ

(جنّت کے پھول)

بُرُشسکی، اردو، فارسی، تُرکی نظمیں
مع اردو ترجمہ و تفہیم

Manuscript/مسوّدہ

یکے از تصنیفات

علّامہ نصیرُ الدّین نصیرؔ ہُونزائی

شائع کردہ

خانۂ حکمت – ادارۂ عارف

بہشتی اُسقُرگ

(جنّت کے پھول)

جدید بُرُشسکی نظمیں

یکے از تصنیفات

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

شائع کردہ:

خانۂ حکمت ——— ادارۂ عارف

Blank page for Printing Purpose

فہرستِ عنوانات

شمار	عنوان	ص
۱	تعارف نامہ	۵
۲	اُن زمانا مرتضایا	۹
۳	نعتِ رسولِ مقبول ؐ	۱۰
۴	ژُولے گوسے گاچِن دُمر	۱۳
۵	قلمر قو	۱۴
۶	سِلکِ مروارید	۱۶
۷	ذکرِ خدا اسقُرِگ	۱۷
۸	ثُریا رے نے مست بان	۱۹
۹	نوروز نامہ	۲۲
۱۰	تھتینے یہ ژُولے نورے سا !	۲۴
۱۱	اُنے مُبارکے شُل	۲۸
۱۲	عقلے گاچِن فُٹ نہ	۳۲
۱۳	جائے ثواب	۳۶
۱۴	آبِ شفا	۳۸
۱۵	نعتِ نبی ؐ	۴۲
۱۶	آفتابِ نور کا طلوع	۴۴
۱۷	محمد ؐ ئے شُل محمد ؐ ئے شُل (نعت)	۴۷
۱۸	ذکرِ جمیل	۵۱
۱۹	شُلے حکمتِگ بزارن	۵۵
۲۰	بیسن جُوُن اکوغن	۵۹
۲۱	دوستِ مصطفیٰ ؐ	۶۳
۲۲	غلامِ علی	۶۴
۲۳	یا علی دہ یدو	۶۵

شمار	عنوان	ص
۲۴	حق مولا مولا دایلی	۶۷
۲۵	تحفۂ قرآنی جواہر	۶۹
۲۶	تین تعجب خیز سوال	۷۳
۲۷	ایک نورانی خواب	۷۷
۲۸	قدیم تاریخی الفاظ	۷۹
۲۹	الفِ استفہامیہ	۸۳
۳۰	کھُٹی سوالیہ الف	۸۴
۳۱	اضافت اِیم اِسمِگ	۸۶
۳۲	قدیم ھُونزو کے چِغِمِگ	۸۷
۳۳	فہرستِ کتب	۹۱
۳۴	ایڈریسز	۹۶

تعارف نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱- پروردگارِ عالم کا وہ ارشاد و اعلان جو خلافتِ آدمؑ سے متعلق ہے (۲/۳۰) وہ آیۂ اصطفیٰ (۳/۳۳) جو برگزیدگی کے بارے میں ہے، وہ حکمِ خداوندی، جس سے ظاہر ہے کہ ربِّ جلیل نے آلِ ابراہیمؑ (اور آلِ محمدؐ) کو کتاب و حکمت اور مُلکِ عظیم، یعنی روحانی سلطنت عطا کر دی ہے (۴/۵۴) وہ فرمانِ الٰہی، جس میں یہ حقیقت درخشندہ و تابندہ ہے کہ ہر پیغمبر اور کتاب کا ایک وارث ہوا کرتا ہے (۳۵/۳۲) وہ آیاتِ قرآنی، جن میں نورِ مُنزّل کا ذکر ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کیلئے موجود ہے (۵/۱۵، ۷/۱۵۷، ۹/۳۲، ۶۴/۸، ۵۷/۲۸) اور وہ آیات و نصوص، جو امامؑ، امامت، اور ہدایت کے باب میں ہیں (جنکی وضاحت کا کم سے کم حوالہ میری کتاب امام شناسی وغیرہ سے بھی دیا جا سکتا ہے) مختصر یہ کہ مذکورۂ بالا تمام آیات، اور ان جیسی دوسری آیتیں دین کے بُنیادی قوانین کی حیثیت رکھتی ہیں، اور ان سب کا تقاضا یہی ہے کہ ہم امامِ زمانؑ کے وسیلے سے خدا و رسولؐ کی دوستی و محبت کی سعادت حاصل کریں۔

۲- آیا اس روشن حقیقت کے ثبوت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت ہے کہ قرآنِ حکیم میں نہ صرف علم ہی ہے، بلکہ حکمت بھی ہے؟ اور حکمت علم سے خاص تر اور برتر ہے؟ چنانچہ جس کو حکمت عطا کی جاتی ہے، اسکو خیرِ کثیر عنایت ہو جاتی ہے (۲/۲۶۹) اُس حال میں علم بھی اپنی بہترین صورت میں سامنے ہوتا ہے، اور اس عظیم الشّان عطیّہ کیلئے لازمی شرط یہ ہے کہ جوئندۂ علم و حکمت پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زندہ اور روحانی در سے داخل ہو جائے، جو ہر زمانے میں موجود ہے، اور وہ امامِ وقت صلوات اللہ علیہ کی ذاتِ عالی صفات ہی ہے۔

۳- اللہ اور اسکے محبوب رسولؐ کی حقیقی محبت بالواسطہ ممکن ہو جاتی ہے اور وہ عظیم واسطہ و وسیلہ امامِ عالیمقامؑ ہی ہیں، کیونکہ خدائے علیم و حکیم نے امامِ مبینؑ میں تمام چیزیں (یعنی دینی، روحانی، عقلی، اور علمی اشیاء) گھیر کر رکھی ہیں (۳۶/۱۲) اُن میں خدا و پیغمبرؐ کی محبت سب سے مقدم ہے، اور یہ محبت یا عشق سب سے زبردست انقلابی معجزہ ہے، یہ نکتہ خوب یاد رہے کہ آنحضرتؐ کی تعلیمات حسبِ مراتب، یعنی درجہ بدرجہ ہیں، پس

آپکو احادیثِ نبوی میں ایک ایسا خاص مجموعہ بھی ملیگا، جو مولا علی علیہ السلام کی معرفت اور محبت سے متعلق ہے، مگر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ حضورِ اکرم ص کے ایسے اہم ارشادات، جن میں آیاتِ قرآنی کی مستقل ترجمانی ہے، صرف حضرت مرتضیٰ علی صلوات اللہ علیہ کی شخصیت تک محدود ہوں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو کچھ امیر المومنین علی ع کی شان میں ارشاد ہوا ہے، وہ ہر زمانے کے امام ع کے بارے میں ہے، کیونکہ علی ع مرتضیٰ ع عنوانِ امامت ہیں، یا یوں کہنا چاہئے کہ علی علیہ السلام سے نورِ امامت مراد ہے۔

۴۔ حضرت مولا علی علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے: انا الاسماءُ الحُسنیٰ التی اَمَرَ اللّٰہُ اَن یُدعیٰ بہٖ۔ میں وہ خدا کے اسماءِ حُسنیٰ ہوں جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کو ان اسماء سے پکارا جائے۔ اسی طرح حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: واللّٰہ نحن اسماء الحُسنیٰ۔ خدا کی قسم ہم (ائمہ) ہی خدا کے اسماءِ حُسنیٰ ہیں۔ (کوکبِ دُرّی) اسی ہدایتِ عالیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے حکیم پیر ناصر خسرو ق س فرماتے ہیں:

برجانِ من چو نورِ امامِ الزّمان بتافت + لیلُ السّرار بُودم شمس الضّحیٰ شُدم
نامِ بزرگ" امامِ زمانست، ازین قبل + من از زمین چو زہرہ بدو بر سما شُدم

ترجمہ: جب میری جان پر امام الزّمان کا نور طلوع ہوا، تو میں جو (قبلاً غفلت و جہالت کی) اندھیری رات تھا (اس نور کی بدولت) روزِ روشن بن گیا (پس) اسی وجہ سے امام الزّمان حق تعالیٰ کا "اسمِ اعظم" ہیں، میں تو انہی (کی روحانی طاقت) سے زہرہ کی طرح (پرواز کر کے روحانیت کے) آسمان پر جا پہنچا۔

۵۔ کتاب وجہ دین، گفتار ۱۲ ملاحظہ ہو، کہ "اسمِ بزرگ" سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہیں، پھر ائمۂ طاہرین علیہم السلام، پس بہ این معنی ولایت اِمامانِ ھُدیٰ ع واجب و ضروری ہے، اور وسیلۂ ولایت امامِ زمان ع ہیں۔

۶۔ جب اور جہاں یہ حقیقت ہے کہ خدائے پاک و برتر کی محبت بوسیلۂ رسول ص ممکن ہو جاتی ہے، اور پیغمبرِ اکرم ص کی محبت امامِ وقت کے توسط سے، تو ہمیں یقین محکم کے ساتھ امامِ اقدس و اطہر صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ کی بابرکت اور پُرحکمت محبت و دوستی میں بتدریج آگے سے آگے بڑھ جانا چاہئے، تاکہ نورِ امامت کے عُشّاق اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی کی روحانی اور اُخروی دولت سے مالامال ہو جائیں، الحمد للہ، مُحبّانِ علی ع زمان ع پر خدا کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔

۷۔ یہ کتاب "بہشتِ اسمِ بزرگ" سولہ ۱۶ جدید مرثیہ نظموں پر مشتمل ہے، جن میں ایک

فارسی، دو اردو، اور چار ترکی نظمیں بھی شامل ہیں، اسکے علاوہ تین بڑے اہم مضامین اور کچھ بروشسکی الفاظ کا ذخیرہ بھی موجود ہے، آپکو شاید یہ دیکھ کر تعجب ہوگا کہ یہ کتاب اور چند دوسری کتابیں کاتب (خوشنویس) کی کتابت کے بغیر بصورتِ نسخۂ اصلی چھپ کر شائع ہوگئی ہیں، حالانکہ میری تحریر خوشخطی اور خوشنمائی کی دلکشی سے بالکل عاری و خالی ہے، تاہم محترم صدر فتح علی حبیب اور محترم صدر محمد عبد العزیز کی یہ ایک دیرینہ خواہش تھی کہ بطورِ نمونہ تاریخی ریکارڈ میں رکھنے کی غرض سے ایک چند کتابیں اسی قلمی شکل میں بھی چھپوانی چاہیئے، علاوہ بریں ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ علم و ادب پر تحقیق کرنے والے (ریسرچ سکالرز) حضرات کسی اہم کتاب کے اُس نسخۂ اصل (ORIGINAL) کو بیحد ضروری قرار دیتے ہیں جو خود مُصنّف کا نوشتہ ہو، کیونکہ بعض دفعہ کتابت میں خواستہ یا ناخواستہ کوئی لفظ بدل سکتا ہے، اور پروف ریڈنگ کے باوجود کوئی غلطی باقی رہ سکتی ہے، مگر اوریجنل میں اس قسم کی کوئی غلطی نہیں ہوتی، وہ جوں کا توں ہوتا ہے۔

۸- اسماعیلی مذہب کا اساسی اور راسخ عقیدہ ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ امامِ عالیمقام علیہ السّلام کے دو دروازے ہیں، ایک ظاہری ہے، اور دوسرا باطنی، چنانچہ مولائے پاک کا ہر مرید دائم الوقت یہ چاہتا ہے کہ اُس کے لئے دونوں ہی دروازے ایک ساتھ کُشادہ رہیں، لیکن یہ سعادت بعض حضرات کیلئے ممکن ہو تو شاید، تاہم سب کیلئے یہ انتہائی عظیم رحمت بڑی ہی مشکل ہے، بہرحال یہ میرا ایمان ہے کہ امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کی نورانی دعا ایک ایسی ہمہ رس و فیض ہمہ گیر طاقت ہے، جو دائم نیک کاموں میں معجزاتی مدد کر سکتی ہے۔

۹ حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے اس فرمانِ مبارک میں آپ خوب غور و فکر کریں، جو ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۴۶ء میں غیر مُنقسم ہندوستان کے ریڈیو سے ارشاد فرمایا تھا: شمالی سرحدات ہندوستان کی تمام جماعتوں، مثلاً چترال، ہونزہ، گلگت، اور بدخشان کے تمام دوستداروں اور اخلاصمندوں کو نیک دعائیں یاد کرتا ہوں، یقین رکھو کہ میری محبت اور عنایت کا نور ہونزہ کی پوری جماعت پر سورج کی طرح طلوع ہو جائیگا۔

مرد۔ عورت، چھوٹے، بڑے، جوان اور بوڑھے سب میرے روحانی فرزند ہیں، میں تم کو ہرگز فراموش نہیں کرتا، اور نہ کبھی فراموش کرونگا، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

اپنی اولاد کو علم سکھانے کیلئے کوشش کرتے رہنا، یورپ کی زبانیں اور انگلش سیکھنے کیلئے

کو شان و شناہ اپنے وقت کے حاکم کو ماننا، چھوٹوں اور ماتحتوں پر مہربان ہو جانا"۔

۱۰۔ اس فرمانِ عالی میں امامِ مطہر ؑ نے اپنی نورانی دعا سے تمام شمالی علاقہ جات کی جماعتوں کو نوازا ہے، چنانچہ ہم سب کو اس بابرکت ارشاد میں سوچنا چاہئے کہ اسکے کیا معنی کہ امامِ اقدس ؑ بروقت دعا فرماتے رہتے ہیں؟ اور مولا کی محبت و عنایت کا نور جب اور جہاں طلوع ہو جائے، تو اسکا رنگ روپ کیا ہوگا؟ یا اسکی علامت و نشانی کیا ہوگی؟ آیا یہ پاک و پاکیزہ محبت وہی ہے، جسکا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے؟ اور نور؟ کیا اسمیں امامِ عصر ؑ کی تشریف آوری کی پیش گوئی نہیں ہے؟ آیا یہ مقدس اداروں کے قیام کا تذکرہ نہیں؟ کیا اسمیں علمِ ظاہر اور علمِ روحانی کا بھی کوئی اشارہ ہے؟ یقیناً..... کیا اسمیں امامِ برحق ؑ کی تعریف و توصیف کی روشنی کا ذکر نہیں؟ کیوں نہیں۔

۱۱۔ اس کتاب کا نام "بہشتے اسفرگ" (گلہائے بہشت) ہے، کیونکہ یہاں خدا و رسول ؐ، اور امام ؑ کے پاک و پُر حکمت عشق و محبت کی ایک عرفانی ⊙ جنت موجود ہے جسمیں عاشقانِ نور کیلئے کسی شک کے بغیر عقیدت و محبت کے سدا بہار پھول مہک رہے ہیں، پس ہزار گونہ سعادت و خوش نصیبی ہے اُن جملہ مومنین کی، جو ایسے پھولوں کی خوشبوؤں سے اپنے مشامِ جان کو معطر بناتے ہیں۔ ⊙ اور غیر فانی

۱۲۔ ہمارے بہت ہی عزیز ساتھیوں اور رفقائے کار کی یہ خواہش و فرمائش تھی کہ بروشسکی مناقب کا اردو ترجمہ ہو، خصوصاً صدر فتح علی حبیب، صدر محمد عبد العزیز نور علی اور انکی بیگم یاسمین کوآرڈینیٹر (HOUSTON) اور دوسرے عزیزان بار بار فرمائش کرتے تھے، الحمد للہ، اب یہ چند نظمیں ترجموں کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں، اس کے علاوہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی غرض سے تین بڑے اہم مضامین شامل کئے ہیں، اور وہ یہ ہیں: تحفۂ قرآنی جواہر، تین تعجب خیز سوال، اور ایک نورانی خواب۔

۱۳۔ اے مومنینِ بایقین! ہمیں بروقت اور ہر دم انتہائی عجز و نیازمندی اور خلوصِ نیت سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ امامِ پاک ؑ کی دعائے عالیہ حاصل ہو، کیونکہ اسی میں خدا و رسول ؐ کی رضا اور خوشنودی پوشیدہ ہے، اور اسی میں سب کچھ پنہاں ہے۔

نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی
کراچی

۱۰، رجب المرجب ۱۴۰۸ھ ۲۷، فروری ۱۹۸۸ء

سطر (۱) اُن = (اَنٰ) اَکُو، بنیاد جی ہ بنیاد کے اندر ط -

اُن زمانا مرتضا یا
(یعنی امام حی و حاضر)

۱ اُن زمانا مرتضا با یا امیر المومنین — جانشینِ مصطفا با یا امیر المومنین
۲ اَمرٗ مالک دینٗ حاکم عقلٗ تھیگشٗ پادشاہ — مظہرِ نورِ خدا با یا امیر المومنین
۳ نورِ قرآن رازِ فرقان دینٗ جیٗ ایمانٗ روح — اُن حقیقتٗ پیشوا با یا امیر المومنین
۴ سِرِّ یزدان گنجِ مخفی رازدارِ انبیا — پادشاہِ اولیا با یا امیر المومنین
۵ علمٗ کجٗ اُنٗ ذو الفقار دُ عقلٗ ہول اُنٗ تابعدار — تاجدارِ لافتا با یا امیر المومنین
۶ بائے بسم اللہ امام نقطہ ہیٔم اُنٗ مثال — نقطہ نقطہ علمی ضا با یا امیر المومنین
۷ روحٗ کٗ عقلٗ بر زمانا نورٗ مثل بلبیلکِسی طبیب — اُن دوا اُن شفا با یا امیر المومنین
۸ دِش اُیون لو وقتٗ اُیون لو جان سُنی جانان نمی — عاشقانٗ اوسٗ خدا با یا امیر المومنین
۹ جا خیالٗ خواب اُیون لو اُنٗ خیال بلٖ دیجِم — گُٹ حقیقتٗ اُن گوا با یا امیر المومنین
۱۰ ظاہرٗ دُنیا لو جا ذُم ہُٹ متعنی باطلی بےغم — عالمِ شخصیو لو کا با یا امیر المومنین
۱۱ نورٗ شل ہِن دولتٗ بِلا معرفت ہِن بِر کِمکی — گنجِ وحدتٗ مقتدا با یا امیر المومنین
۱۲ ہیس لو روٗ دُنیان شقم مے باطنیٗ ملچِن نمیون — التو دُنیا تگٗ شُشا با یا امیر المومنین
۱۳ مشکلگ دِشنس دمی اُن بالٗ ہولٗ زمان! — اُن ہمیشہ مشکل کُشا با یا امیر المومنین
۱۴ دچیناہ، ہُٹ دچینا فریادرس! فریادرس! — ہر زمان حاجت روا با یا امیر المومنین
۱۵ مصطفا نور مرتضا جیٗ رب اعلیٰ آئنہ — چشمۂ نورِ ھُدا با یا امیر المومنین
۱۶ اُن خدایٗ لو رٗ گشک با آسمان ذُم میر سو کا — علم و حکمتٗ پادشا با یا امیر المومنین
۱۷ جیٗ کٗ اسٗ ارمانٗ کا داغا شفقی شریارٗ کا — اُنٗ قدم گاہ ذُم فِدا با یا امیر المومنین
۱۸ ہِن غریبِن بائی نصیر اُنٗ بیگوٗ دیں فریاد ایچای — پادشاہِ اسخیا با یا امیر المومنین

۴- تھیگشٗ = تھاگ، محل، بادشاہی۔ ۵- کجٗ = کرچ، غنیمت، تلوار

۸- مُدا = مُدعا، مطلب، ارمان - ۱۰- عالمِ شخصی، عالمِ صغیر، انسانٗ ایسے دُنیا -
۱۱- مقتدا، پیشوا، رہنما - ۱۷- قدمگاہ، جائے قدم، غم دِش -
۱۸- اسخیا = سخی کی جمع، شُشا مُقر -

خانۂ حکمت / ادارۂ عارف
2/6/85

۱۰

نعتِ رسولِ مقبول

۱ پیغمبر انتگے پیشوا
یعنی محمد مصطفا
اِن مظہر نور خدا
اِن نورے دولتے بٹ نشنشا
صلوا علیہ و آلہ
اِن بای رسول مجتبا

۲ فخر عرب شاہ عجم
کون و مکان لو محتشم
اِنے وحیے گن لوح و قلم
اِنے شل اکون ڈم بٹ اُیَم
صلوا علیہ و آلہ
دنیاکے دین اِن ڈم سُقم

۳ شاہ شریعت مصطفا
نور ہدایت مصطفا
قرآنے حکمت مصطفا
اسلامے عزت مصطفا
صلوا علیہ و آلہ
عالمکے رحمت مصطفا

۴ جبریلے خدمت اِنے گنے
معراجے رفعت اِنے گنے
عشق و محبت اِنے گنے
اِسرارے دولت اِنے گنے
صلوا علیہ و آلہ
لولاکے خلعت اِنے گنے

۵ شاہِ مدینہ بٹ شلکن
توحیدے کریچ اکیا نکی
اِنے اِسمٹ صلوات غنی
قرآن کے بر نگے دمی
صلوا علیہ و آلہ
اِنے میلتر آی اسلام گی

۶ ایمانے بس لشکر نموں
اِن دینے بولے افر نموں
جی گنے اُیر و بیر نموں
کفر انیسقفس خنجر نموں
صلوا علیہ و آلہ
بسس اِیونے پیغمبر نموں

۷ دنیاکے دین لو پادشاہ
اسلامے بسے پشت و پناہ
عالی صفت اِنے بارگاہ
معبود یکتا گنے گواہ
صلوا علیہ و آلہ
محبوب و مقصود اللہ

۸ شگ نہوالے نصیب بے نوا
بسے خواب غفلتے گور شبا
اِن بای بسل قرآنے شفا
اُن یاد اِتے خاتم انبیا
صلوا علیہ و آلہ
نغمتی غتی اِن نورے سا

نوٹ ۱: اس نظم میں جہاں جہاں کھڑی زیر اضافت ہو، اسکی آواز حرف "ی" کے برابر لمبی ہے، مثلاً: مظہرِ نورِ خدا = مظہری نوری خدا، کیونکہ نظم میں بعض دفعہ یہ زیر اسی طرح لمبی آواز دیتی ہے۔

نوٹ ۲: "بسس اِیونے" میں الف نہیں پڑھا جائیگا، اسلئے پیش کو حرف سیلن نے لیا ہے، یہی مثال "یاد اِتے" کے الف کی بھی ہے، جب اس زبان کی ترقی ہوگی، تو اس وقت یہ دو لفظ اسطرح لکھے جائینگے: "بسس یونے" "یادتے"۔

نوٹ ۳: آپ اس نظم کو بڑی احتیاط اور درستی کے ساتھ پڑھیں، کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہے، خدا نخواستہ اگر کوئی تلفظ غلط ہو جائے، تو یہ بات نازیبا ہوگی

نوٹ ۴: یہ نظم شیخ سعدی کی اس عربی رباعی کے وزن پر ہے:
بلغ العلٰی بکمالہ - کشف الدجیٰ بجمالہ - حسنت جمیع خصالہ - صلوا علیہ و آلہ -

5/6/85

ترجمۂ نعت

11

(۱) پیغمبروں کا پیشرو، یعنی محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ (جو) نورانی دولت کا بہت بڑا سخی ہے، وہ (جو خدا کا) برگزیدہ رسول ہے، وہ (جو) نورِ الٰہی کا مظہر ہے، اُس پر اور اُسکی آل پر درود پڑھو۔

(۲) وہ ملکِ عرب کیلئے باعثِ فخر ہے (اور) عجم (غیر عرب) کا بادشاہ ہے، دونوں جہان میں محتشم و مکرم ہے، اسکی محبت سب سے زیادہ شیرین ہے، دُنیا اور دین اسی کی بدولت سرسبز و آباد ہے، اسی پر وحی نازل کر دینے کی خاطر لوح و قلم موجود ہوئے، اس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

(۳) شریعت کا بادشاہ مصطفیٰ ہے، ہدایت کا نور مصطفیٰ ہے، اسلام کی عزت و حرمت مصطفیٰ ہے، کُل جہانوں کی رحمت مصطفیٰ ہے، قرآن کی حکمت مصطفیٰ ہے، اُس پر اور اُسکی آل پر درود پڑھو۔

(۴) جبرائیل کی خدمت اُسی کے لئے ہے، معراج کی بلندی اُسی کے لئے ہے (خدا کے) بھیدوں کی دولت اسی کے لئے ہے، لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ = اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں یعنی کائنات کو پیدا نہ کرتا) کا آسمانی خلعت (پوشاک) اُسی کے لئے ہے، عشق و محبت کا وجود اُسی کے لئے ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

(۵) مدینے کا بادشاہ (ظاہری اور باطنی) بتوں کا توڑنے والا ہے، اُس نے توحید کی تلوار اپنے ہاتھ لے رکھی ہے، وہ قرآنِ حکیم اور دارالعلم کا مالک ہے، اسی نے ہمیں راہِ اسلام کی ہدایت دکھائی ہے، (اے ساجع تو) اسکے اسمِ مبارک پر صلوات پڑھ لے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

(۶) (رسول اللہ کے وسیلے سے) اہلِ ایمان لشکر بنکر (اور) وہ یعنی پیغمبرؐ دینی فوج کا افسرِ اعلیٰ بنکر، کفر کے خاتمے کیلئے خنجر بنکر، تمام لوگوں کیلئے رسولؐ بنکر، راہِ راست کا رہنما بنکر (انہوں نے اسلام کو قائم کر دیا) اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

(۷) وہ دنیا اور دین دونوں کا بادشاہ ہے، اہلِ اسلام کیلئے پشت پناہ (حمایتی اور مددگار) ہے، وہ خدائے واحد کی وحدت کا گواہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا بہت پیارا اور مقصود ہے، اسکی بارگاہ کی شان بڑی عالی ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

(۸) اے مفلس نصیر جاگ اُٹھ، تو کیوں خوابِ غفلت میں مست پڑا ہے؟ تو حضرت خاتم انبیاؐ کو یاد کیا کر، اُس آفتابِ نور کی نعت پڑھا کر، دیکھ کہ قرآنِ کریم کے اِس سرے سے اُس سرے تک اسی کا ذکرِ جمیل موجود ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

ادارۂ عارف خانۂ حکمت

5/6/85

ڑُولیے گوسے گُلچِن دُمر

١ ڑُولیے گوسے گُلچِن دُمر صورتِ رحمان اسیل — عالمِ بالا ر نکون نُسخۂ قرآن اسیل
٢ نورے شرابن بَتی گور شا اُڑو سُرِ یارے کا — شلگیو مر کار دُکون جلوۂ جانان اسیل
٣ گوسُ لو یلم کائنات شیشما گُلچِن مُٹے اُرے — اُنے گنے اوسای خدا، بِردی کے اسمان اسیل
٤ ڑولو گُکھر ئینیا ے مُلکِ سُلیمان بلا — باطنے دُنیار دُکون تختِ سُلیمان اسیل
٥ ہیں چُھمے اسے کے بندگی شیشما شُلے زندگی — نورے بہار دیما کار وضۂ رضوان اسیل
٦ عالمِ سیس دُڑوگ اصل حکمتے چلے اُوَ پیان — دِملے خدا یکلمُ حکمتے دریان اسیل
٧ بیتِ رسول نورے ہَے، بر چی بمی اہلِ بیت — بیولے بمی کنعان اسیل اولو گمی سلیمان اسیل
٨ جسمُ لو یر دِیشے بای عقلے بلند یشے بای — حکمتے لعلِ گَشالاس لعلِ خدا کان اسیل
٩ نورِ ہدایت بمُن لشری کُٹ لوسے بای — می زُوے آبِ حیات حضرتے فرمان اسیل
١٠ جسم لطیف اِیِس بیغر وقتے علی بای سوار — علی غتینج ذوالفقار جا شۂ مردان اسیل
١١ صورتِ ناسوتے لو معنیٔ ملکوت بمن — زو مُڈرے سُلطان اسیل جتی بہا شان اسیل
١٢ علمے نے قرآنے روح وحدتے رازگُنے کتاب — مظہرِ نورِ خدا جسمے نے انسان اسیل
١٣ نورے بلندن بمن تختے ٹے شاہ زمن — جنتے نس کا نگن جا گُل خندان اسیل
١٤ زو مُڈرے طوفان ڑو چی مُعرکے برلتن بلا — کشتیٔ نوح اہلِ بیت چارۂ طوفان اسیل
١٥ مین لے بی قرآنے چھپی ہے ہک دی دوران لے — رازگُنے حکمتے بیتر سورۂ رحمان اسیل
١٦ ڑولو خدا چپ بمن رازگُنے ہن بر کِشن — گنجِ ازل حاصل اُرے مایۂ عرفان اسیل
١٧ شُلوسِس عجب اور شبان اور یلدہ شراب جُک گئے بے! — خمرِ وصال اونای ساقیٔ مستان اسیل
١٨ یم دِش اُکون لو اِنتے بیشو بمن بلتر او تای — عقلے گمالگئے حسینِ یوسفِ کنعان اسیل
١٩ اغمالے جاجی فدا اُنے یگا ڈمُ ڑُون نماس — یا گوتے یلم چور مُڈمُ جا اسے ارمان اسیل
٢٠ باطنے گُلچِن سگر کھو لیے گا نصیر حقیر! — ظاہرِ قرآن غتن باطنِ قرآن اسیل

19/6/85

① (اے مخاطب) اَجا خدا تعالیٰ سے چشمِ بصیرت طلب کرلے اور صورتِ رحمان (یعنی خلیفۂ خدا و رسول) کو دیکھ لے (اور اسکے نتیجے میں) عالمِ عُلوی[1] میں جاکر قرآنِ حکیم کی روحانی صورت کو دیکھ لے ② نورانیت کی شرابِ بیکر مسرت و شادمانی کے ساتھ مست ہوجا (اور پھر) محفلِ عُشاق میں آکر محبوبِ حقیقی کے جلوے کا نظارہ کرلے ③ چشمِ باطن کھول تاکہ تو اپنی دُنیائے دل کو دیکھ سکے، خدائے حکیم نے عالمِ شخصی تیرے ہی لئے بنا رکھا ہے تو اسکی زمین و آسمان کو دیکھ لے ④ اگر تو نے اپنے آپکو پہچان لیا تو تیری روح میں مملکتِ سُلیمانی موجود ہے، اسی لئے عالمِ باطن میں آکر حضرتِ سلیمان علیہ السلام کے تخت و تاج کا مشاہدہ کرلینا ⑤ آنسو بہاتے ہوئے عبادت کرنا، تاکہ تجھ کو حقیقی عشق کی زندگی کا تجربہ ہوسکے، اسی طرح

[1] عالمِ (علوی) سے مراد روحانیت ...

جب نورانیت کی بہار آئے تو اُسوقت بہشت کے باغ و گلشن کی سیر و سیاحت کرنا۔ ۱۳

(۶) دُنیا کے لوگوں کو ذرا غور سے دیکھ کہ کسطرح آبِ حکمت کے پیاسے ہیں، اور یہ بھی دیکھ کہ ہمارے پاس خداوند تعالیٰ کی جانب سے (بصورتِ امام زمانؑ) حکمت کا ایک دریا موجزن ہے (۷) ہر رسول خانۂ نور کا درجہ رکھتا ہے، اور جو لوگ فرمانبردار ہوتے ہیں، وہ بحیثیت اہل بیت کہلاتے ہیں، دیکھ کہ اسی گھر سے کنعان (پسرِ نوحؑ) نکل گیا، اور دیکھ کہ اسی گھر میں سلمان فارسی داخل ہو گیا (۸) وہ یعنی انسانِ کامل بدنی اعتبار سے زمین پر ہے، مگر عقلی لحاظ سے آسمان پر ہے، اُس سے (علم و حکمت کے) لعل و گوہر برستے ہیں، تو دیکھ لے کہ وہ گوہرِ خدا کی کان ہے (۹) وہ نورِ ہدایت بنکر جامۂ انسانی میں ظاہر ہے، دیکھ لے کہ آنجناب کا فرمانِ مبارک ہماری روح کے حق میں آبِ حیات کا کام کر رہا ہے

(۱۰) جسمِ لطیف گویا ہوائی گھوڑا ہے، زمانے کا علیؑ اُس پر سوار ہے، اور روحانی علم کی تلوار اُسکی ذوالفقار ہے، میرے شاہِ مردان یعنی بہادروں کے بادشاہ کی یہ شان ہے، تو دیکھ لے!

(۱۱) دیکھ لے کہ وہ عالمِ ناسوت کی ظاہریت میں عالمِ ملکوت کی معنویت ہے، ہمارے روحانی باپ کی مرتبت کو دیکھ لے کہ کسطرح روحوں کا بادشاہ بنا ہے (۱۲) وہ باعتبارِ علم قرآنِ پاک کی روح ہے اور وحدانیت کے بھیدوں کی کتاب ہے، وہ خدائی نور کا مظہر بلحاظِ جسم انسان ہے، دیکھ لے (۱۳) زمانے کا بادشاہ نور کے چاند کی طرح تختِ امامت پر جلوہ گر ہے، میرے اس مسکراتے ہوئے پھول کو دیکھ لے کہ بہشت کی خوشبو بکھیر رہا ہے (۱۴) روحوں کا طوفان آئیگا، کیونکہ اب بھی ویسی بارش ہو سکتی ہے، دیکھ لے کہ اہلبیتِ رسولؐ کشتیٔ نوحؑ کی طرح ہیں، جو اس غرقابی سے بچا سکتے ہیں

(۱۵) قرآنِ حکیم کی کلید کس کے پاس ہے؟ زمانے کے ھادی کے پاس ہے، تمام بھیدوں کو جاننے کیلئے سورۂ رحمان کو دیکھنا۔

(۱۶) خداتعالیٰ روح میں پوشیدہ ہو کر گنجینۂ اسرار بنا ہے، تو اس گنجِ ازل کو حاصل کرنے کیلئے وسیلۂ معرفت کی طرف دیکھنا (۱۷) تعجب ہے کہ اہلِ محبت مست ہو گئے ہیں، حالانکہ انہوں نے جامِ شراب لب سے لگایا بھی نہیں (مگر ہاں یہ بات درست ہے کہ) مجذوبوں کے ساقی نے انکو اپنے دیدارِ مقدس کی شراب پلائی ہے، دیکھ لے (۱۸) جہاں بھی گیا اُس نے تمام اہلِ دانش کو گرویدہ بنالیا ہے، اس عقلی کمالات کے حسین و جمیل یوسفِ کنعان کو دیکھ لے (۱۹) اے میرے آقا، میری جان تجھ سے فدا ہو! زہے نصیب اگر میں تیرے مقدس در کا غلام بن جاؤں، عرصۂ دراز سے میرے دل کا ارمان یہی تھا، دیکھ لے (۲۰) اے نصیر حقیر! بات سُن لے، تیری چشمِ باطن کے روشن ہو جانے کے لئے، قرآن کے ظاہر کو پڑھنا اور قرآن کے باطن کا تصور کرنا۔

ضروری نوٹ: بروشسکی ریسرچ اکیڈمی سے متعلق تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بروشسکی ادب (لٹریچر) کی ہر چیز کو تحقیق و تدقیق کی نظر سے پڑھا کریں، تاکہ ریسرچ کے کام میں خاطر خواہ مدد مل سکے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی کر

22/6/85

①

۱۴

قلم قو

۱ اِنے جا قلمر قو ئیتی کے الیس پٹس گُجر چی — ایر بیشکی متھن گن بِلاؔ گلی الیس بسیے ور چی
۲ فِردوسے گلابن دُشن اِنے اُش لو ایُور کاؔئی — شُکلے اوّے چل ایر گُنڈ تھچیا مُعر تو دُخر چی
۳ شُل گو یعوے قیامتے گنے بُٹے الجِن الجمے بان — جا عشقے فرشتار ژُعو اسُعین بِر غُو الغِو چی
۴ عقل الیغر مُر بسیّل کے دلتسن دُمابی — نفس الیغر مُر لیل بِلاؔ مارہ مُبطن دُکھر چی
۵ اُن سروِ روان بالے گری! بیس لو گُجر چا — دُنیاتہ لبیعو لُم سروّن اُمُ لو گجر چی
۶ اسقرِ گے لبسیگ بیر جئد، لبیس؟ مُعوؔ سا متھن بن — اسقرگ، ہسا میر دلنے اخُس خا انقر چی
۷ اُنے عشقے ڈعو نیم می رُوے گنے دائمی تھمکُس — دُنیاکے قیامتے لو میان اُنے شُکلے بر چی
۸ کھوت ظلمے ڈُکُگ تھپ اسے وارِش بیسے سیٹیا؟ — تھپ برنے اِہم خوشیے گون اُمُ لو دُعور چھم
۹ اِنے عشقہ غلیس باج ہمیش، گُجیلر اتیمی — ثُر ثیشگے شازادہ جر ناچارے بہ چھر چی
۱۰ اِن نور سا باؔئی عاشقے الیس نورے سا اسقر — اِنے شُل لو ہزار اس دُخری کے نوری سایر چی
۱۱ اسے ایئنہ اِدِگ یُوّ یا کے اِنے لِپ نے اِخر چی — جن دیو سیٹے اِنے بہ دریخ جِپنے دُمر چی
۱۲ شُل گو یعو اکھیسن! جنتے گنے ہل بسیّن بان — می جتے بُنہاؔئی عشقے بر لے بارے دِسر چی
۱۳ اِنے عشقے شہید اِمن گمایا کے مُبارک! — عیسیٰ نہ دین ”قُم“ سینُمر شہید دِور چی
۱۴ شُکلے تیشلکؔ⑤ اِدیلجاؔئی گلی جا بیسکے گِلان بے — جوٹے برن غلط سیناکے یہ بسی اِریگ کگر چی
۱۵ اِنسانے اِدُمے وِتُ لو عجب عقلے بلن گا! — رُوے تلی وِغنس وقتے لو چھنجلگ خو چی
۱۶ یر عالمے برڈو لو بلُم رازِ گُشتے بر کِس — بر مگش فنگر می مرے اسمان اِفبطر چی
۱۷ کھوت اُولجی اکھیش! کافرے لشکر گُم لو با — جا حیدرِ کرّار اِای دین اُجھُم چی
۱۸ بیچارہ نصیر اُنے خکلے ڈوِن اُن نکوسل بائی — اُن الیس لو غراس ڈُم غرِچی بے کے اقر چی

یکم ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ — ۲۰، جولائی 1985ء

① اگر وہ (محبوبِ حقیقی) میرے قلم کو دعوتِ خدمت دے، تو وہ (قلم) اپنے سر کے بل چلیگا، اسکے لیے راستہ کتنا دور کیوں نہ ہو، وہ ہرگز نہ تھکیگا ② اُس نے فردوس کے گلاب کا ایک پودا میرے دل میں بو دیا ہے، میں محبت کے آنسوؤں سے ہر روز اسکی آبیاری کرتا ہوں، اور اب وہ کھل جائیگا ③ عشاق* قیامت کیلئے بہت انتظار کر رہے ہیں، میرے فرشتۂ عشق کو بلاؤ تاکہ وہ صورِ قیامت بجائے ④ عقل سے مشورہ لینے کی صورت میں جب بھی ہو کوئی عمدہ کام بن جائیگا، نفس سے مشورہ لینے کے نتیجے میں تمہیں معلوم ہے کہ وہ بہت زیادہ خود غرض ہو جائیگا ⑤ اے شمعِ محفل! تم چلنے والا سرو ہو، اِسلئے دلوں میں چلتے ہو، دُنیا کے باغ کا کوئی سرو کیسے چلیگا۔

⑤ تیشلک، خنجر، تیشلکؤ دو طرفہ دھار والے خنجر کو کہتے ہیں۔

* عشاقِ قیامت سے مراد عاشقانِ حقیقی ہیں۔

15 ⑥ باغ و چمن رو رہے ہیں، کیوں؟ اِسلئے کہ سورج ہمارے واسطے اسوقت دور ہے، جب تک سورج اِدھر (شمال) کی طرف قریب نہ آئے، تب تک پھول نہیں کھلیں گے ⑦ تمہارے عشق کی غلامی ہماری روح کیلئے دائمی بادشاہی کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا ہم دنیا و آخرت میں تمہاری محبت کی اطاعت کرینگے ⑧ اے ساتھی! تم یہ کیوں کہتے ہو کہ ظلم کی یہ اندھیری رات دل پر بارِ گراں ہے؟ ایسی مسرت انگیز صبح کا طلوع کہاں ہوتا ہے جس سے پہلے شبِ تاریک نہ ہو؟ ⑨ میں محبوبِ جاں کے عشق کا دائمی بیمار ہوں، وہ کبھی میری عیادت کیلئے نہیں آتے، خوشیوں کے شہزادے کو مجھ ایسے غریب کی کیا خبر ہو سکتی ہے ⑩ وہ یعنی معشوق نورانیت کا سورج ہیں اور عاشقِ کامل نورانی آفتاب کا سورج مکھی ہے، میرا دل (جو گویا آفتاب کا غنچہ ہے) اگر انکی محبت میں کھل گیا تو نورانی سورج کی طرف متوجہ ہوتا رہیگا۔

⑪ اگر میں اپنے دل کا شیشہ (آئینہ) اسکے ہاتھ میں دیدوں تو وہ اسے پھینک کر توڑ دیگا، اور اگر میں (اُس کے لئے) اپنی جان نکال دوں تو وہ کسی دریغ کے بغیر لے لیگا ⑫ یہ عجیب بات ہے کہ ایک محبت اپنی ہستی میں بہشت کیلئے کھیتی باڑی ہے، پس ہماری روحانی کھیتی باڑی اسکے عشق کی بارش کے تحت سرسبز و آباد ہو جائیگی ⑬ اے وہ شخص جو اُس کے عشق میں شہید ہو جانے والا ہے، تجھ کو یہ شہادت مبارک ہو! کیونکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ جب وہ (جاناں) عیسیٰ بنکر آئے اور قُم بِاذنِ اللہ (خدا کے حکم سے اُٹھ زندہ ہو جا) کہے تو شہید زندہ ہو جائیگا ⑭ اسکے باوجود کہ وہ مجھے محبت کے خنجر سے مارتا ہے میں کوئی گلہ نہیں کرتا ہوں، لیکن جب مجھ سے ذرا سی بات کی غلطی ہو گئی تو بس اسی کو دہراتا رہیگا ⑮ انسانی عقلی اخروٹ جسم کے چھلکے میں عجیب طرح مستور ہے، جب روح کے اخروٹ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو اسکے چھلکے جگہ جگہ سے چر جائیں گے۔

⑯ اِس سے قبل بھیدوں کا خزانہ کائنات کے پسِ پردہ پوشیدہ تھا (اب چونکہ قیامت کا دور شروع ہو چکا ہے اِس لئے) ہمارا رب (رَبّ = ربب) بھیدوں کو ظاہر کرنے کیلئے آسمان کو چھیلیگا (81/11) ⑰ یہ عالمِ خواب کی بات ہے کہ میں خود کو لشکرِ کفار کے درمیان پاتا ہوں، اور دل میں یہ بات آتی ہے کہ میرے حیدرِ کرار خود بخود آکر ان سب کو تیغ ذوالفقار سے کاٹ کاٹ کے ٹکڑے کریں گے ⑱ بیچارہ نصیر جو تمہاری محبت کا غلام ہے وہ ہمیشہ تمہاری طرف دیکھتا رہتا ہے، اگر تم اسکے دل میں بولے تو وہ بولیگا ورنہ وہ نہیں بولیگا۔

نوٹ: بُرُشسکی اکیڈمی (BURUŚASKI ACADEMY) کیلئے خانۂ حکمت اور ادارۂ عارف نے یہ کام انجام دیا۔

مسئول خادم
نصیر الدین نصیر ہونزائی
21/7/85

صدر محمد عبد العزیز
ادارۂ عارف

صدر فتح علی حبیب
خانۂ حکمت

سلکِ مروارید
{موتیوں کی لڑی}
بموقع تشریف آوری مولانا حاضر امام شاہ کریم الحسینی صلوات اللہ علیہ وسلامہ

	مصرعِ اول	مصرعِ ثانی	
۱	وہ مقدس وہ مطہر وہ امام	جانشینِ مصطفیٰ علیہ السلام	
۲	دیکھ لو! اسکو خدا کے حکم سے	عالمِ ملکوت کرتا ہے سلام	
۳	نور ریزِ دو جہاں ہے وہ اولادِ علی	جسکا دنیا کر رہی ہے احترام	
۴	شاہِ دین جسکو کہا جاتا ہے وہ	جو جہاں میں ہے نہایت نیکنام	
۵	جو نگاہِ عشق میں اک جلوہ ہے	آسمانِ حسن کا ماہِ تمام	ماہِ تمام = پورا چاند، ماہِ کامل
۶	جو مسیحائے زمانہ ہے وہ طبیب	جسکا درشن زخمِ دل کا التیام	التیام = زخم بھرنا
۷	وہ خدائے پاک کا ہے زندہ گھر	حاجیانِ عشق کا بیت الحرام	
۸	وارثِ علمِ نبی سلطانِ دین	بعدِ احمد ہے وہی خیر الانام	خیر الانام = بہترین مخلوق
۹	باتجمل باکرامت باوقار	وہ خدا کا چہرہ ہے ما لا کلام	ما لا کلام = جس میں کوئی شک نہ ہو
۱۰	گنجِ قرآن کا جو ہے خازن وہی	رہنما ہے جانبِ دار السلام	
۱۱	جسکی مدحت ہے کلامِ پاک میں	کیوں نہ اسکو یاد کر لوں صبح و شام	مدحت = ستائش، تعریف
۱۲	بات اسکی حکمتوں سے ہے بھری	قابلِ صد ہا ستائش اسکا کلام	
۱۳	علم زر ہے میں ہوں اسکا زرخرید	وہ مرا آقا ہے میں اسکا غلام	
۱۴	محفلِ عشاق ہے بزمِ طرب	یاد اسکی ہے شرابِ لالہ فام	بزمِ طرب = خوشی کی مجلس
۱۵	میں بھی اک سائل ہوں مولا! اک نظر	اس طرف کر اے کریمِ خاص و عام	
۱۶	کچھ چہل قدمی کرو اور مسکراؤ	میرے باغِ دل میں آ کر خوش خرام!	خوش خرام = اچھی چال والا
۱۷	یہ تبسم ہے کہ جادوئے حلال!	پھول ہیں یا آگئے جنت کے جام	
۱۸	تیری الفت بھی کیا اکسیر ہے!	جس سے ہم کندن ہوئے اور شادکام	کندن = خالص سونا
۱۹	منزلِ مقصود آج ہے قریب	ساتھیو! آگے چلو بس چند گام	
۲۰	صبحِ انور کا طلوع ہے اے نصیر	جاگ اٹھنا اب ہوا وقتِ قیام	

۲۴ صفر ۱۴۰۶ھ ، ۸ نومبر ۱۹۸۵ء

ملاحظہ ہو: ہدایۃ دسمبر ۱۹۸۵ء

خاکِ پائے اسماعیلیان
نصیر الدین نصیر ہونزائی
8/11/85

ذکرِ خدا اسقرگش لے

١ ژُوین لے دِیین ایگیچ ذکرِ خدا اسقرگ
نورے بہشت ژُم بِڈن حمد و ثنا اسقرگ

٢ جیتّے بہا باغ ژُم اسقرگ ایگین دکسُوین
ثنا دُخرس تیشمن جیتّے بہا اسقرگ

٣ جالہ بہار مُوِٓ دِیا مسے دیکن ورژ ایتین
شکر و منیس ادیغشی عشقے دعا اسقرگ

٤ نُورگے سا اجِل منے علمے سمندر نگھن
مُوٓ گیکل فرمیان نورگے سا اسقرگ

٥ نُورے مثالگ کما؟ جِلوگے باغنے بای
گوس لو بھون تیشما نُورے لِقا اسقرگ

٦ ژُو حذرے دنیا ایون حکمتے تورے ڈُم شقم
نورے ہر لنگ ممُو دین لو ثنا اسقرگ

٧ نورے شہنشا لباس جسم لطیف لو ایسل
علمے کمالگ بِڈن نورے بہنا اسقرگ

٨ باغ بہشت دیمیا برسگے اسقرگے کا؟
مُوٓق منمر اسقرگ چغ کے ادا اسقرگ

٩ مُبش بِڈن اسقرگ گیما امِک اسقرگ؟
علم و ہُنر اسقرگ، صدق و صفا اسقرگ

١٠ دیئن دُو روِیگ اسقرگ خدمت و قوم اسقرگ
نیک عمرتگ اسقرگ شرم و حیا اسقرگ

١١ اِنے شلے چغ اسقرگ ہِانے صفتِگ اسقرگ
یاد و خیال اسقرگ مہر و وفا اسقرگ

١٢ نورے دمنے عشق لو جی دیمیس اسقرگ
اِنے شُلے باغر دکون پُر موگنا اسقرگ

١٣ عاشقے روحانیت اِنے شُلے جنت بِلے
تیشما گلچین مُٹ اے باغ خدا اسقرگ

١٤ اسقرے تمثیل ایسل جلوۂ جانانے راز
اِن شُلے سِسے قبلہ بای، قبلہ نما اسقرگ

١٥ رنگِ خدا گلا دُخرو اسے یکتا گلاب!
عالم حسن و جمال! ژُنر فدا اسقرگ

١٦ نورے کرامت ایسل بآیموکے ای گُلی بہار!
تازہ دُخر چُھے بِڈن نورِ ھدا اسقرگ

١٧ علم و ہدایت نے میر اسقرگِک دوژمی
عقلے بہشت ژُم بِڈن جیتّے بہنا اسقرگ

١٨ اوٓے چِلن یلاٰ بآیم اسقرگ دِشکمی
یہ گوسے بِڈن غمے اسر غیب دو اسقرگ

١٩ جو وردِ معبُتمی جو ورسدِیمیٰ روضۂ باطنی ایسل
تیشما ایلے رنگ رنگ عشقے ثنا اسقرگ

٢٠ نظمِ نصیر ژُم دکم اِنے شُلے اسقرگے نسی
کمو لیسے بِڈا ژُوین فُل گویعو! جیتّے غذا اسقرگ

① دوستو! آؤ اٹھو کہ ہم [اپنے دل کی زمین میں] یادِ الٰہی کے پھولوں کو لگائیں (اُگائیں) کیونکہ خدا تعالیٰ کی تعریف و توصیف کے پھول نورانی بہشت (کی نعمتوں میں) سے ہیں ② ہمارے روحانی باپ کے باغ و چمن سے کچھ پھولوں کو لیکر اپنے یہاں اُگاؤ، تم دیکھو گے کہ ہمارے والدِ روحی کے گلہائے حکمت ہر موسم میں کھلتے رہتے ہیں ③ "بہارِ مجسّم" (یعنی معشوق) عنقریب آ رہا ہے، لہٰذا تم اپنے باغیچۂ دل کو درست کرو، یہ خدا کا شکر ہے کہ اب ہماری عاشقانہ دُعا کی کلیاں مُسکرائیں گی ④ اے آفتابِ انوار! علم کے سمندر کو لئے ہوئے طلوع ہو جا، اب ہم جو آفتابِ انوار کے "سورج مکھی" ہیں تیری طرف رُخ کر لیں گے ⑤ کیا نور کی مثالوں میں جملہ تشبیہات جمع نہیں ہیں؟ (کیوں نہیں) چنانچہ وہ اپنی نورانیت کی تجلّیات در تجلّیات میں ایک (انتہائی خوبصورت) باغ بھی ہے، جو

لہ ذکرِ خدا = ذرنگی خدا (ص۲)

۱۸ [چشمِ بصیرت سے] اپنے دل میں دیکھ لے تاکہ تجھ کو نورانی دیدار کے گلوں کا مشاہدہ ہو۔

(۶) تمام عالمِ شخصی (یعنی خود انسان کی دنیا) حکمت کے درختوں سے سرسبز و شاداب نظر آتا ہے نور کی بارشوں کی بدولت عالمِ دین کے اِس سِرے سے اُس سِرے تک پھول ہی پھول مسکرا رہے ہیں (۷) دیکھ لے کہ نورانی شہنشاہ کا ایک پاک جامِ جسمِ لطیف کی حیثیت میں بھی ہے، جسمیں کمالاتِ علمی و عرفانی گویا عمامۂ نورانیت میں لگائے ہوئے پھول ہیں (۸) کیا وہ بہشت کا باغ (یعنی محبوبِ جان) رنگ برنگ پھولوں کے ساتھ آچکا ہے؟ اسکے مسکرانے سے مسرت و شادمانی کے پھول کھلتے ہیں، اسکی ہر بات اور ہر ادا سے نورانیت کے گل برستے ہیں (۹) ویسے تو پھول بہت سے ہیں، لیکن تو کن پھولوں کو اپنانے کی ہمت رکھتا ہے؟ جیسے علم و ہنر کے پھول ہیں، اور صداقت و پاکِ باطن کے پھول (۱۰) کارہائے دین گلوں کی طرح پسندیدہ ہیں، قومی خدمات پھولوں کی سی خوشبو رکھتی ہیں، نیک عادات پھولوں کی طرح عزیز ہوا کرتی ہیں شرم و حیا ایمانی پھولوں میں سے ہے۔

(۱۱) اسکی محبت کی باتیں گویا مہکتے ہوئے پھول ہیں، اسکی تعریف و توصیف میں پھولوں کی طرح رعنائی اور دلکشی ہے، اسکی یاد و خیال کرنے میں پھولوں کی طرح رنگینی اور صفائی ہے، اور اسکی محبت و وفا پھولوں کی طرح شہد سے مملو ہیں (۱۲) صاحبِ نور کے مقدس عشق میں ہمہ وقت جان نثاری سے کام لینا پھولوں کو نچھاور کر دینے سے کم نہیں، تو نے اسکی عقیدت و محبت کے باغ میں آکر کبھی کے (یعنی بُت پہلے) پھول چُن لئے ہیں (۱۳) عاشقِ صادق کی روحانیت دراصل معشوق کی خالص محبت سے بنی ہوئی جنت ہے، تو دیدۂ دل کھول لے تاکہ تجھ کو اِس باغِ خدا کے پُر نور پھول نظر آئیں (۱۴) پھول کی تشبیہ و تمثیل میں غور و فکر کر لے، کہ اسمیں معشوق کی تجلّی کا بھید پوشیدہ ہے، محبوب حسن و جمال میں عاشقوں کا قبلہ ہے، اور پھول اپنی رنگینی، خوشبو، اور لطافت جیسی صفات سے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "قبلہ نما" کا کام انجام دے رہے ہیں (۱۵) اے میرے دل کے منفرد و یکتا گلاب! تو خدا کے رنگ (صبغۃ اللہ، ۲/۱۳۸) میں رنگین ہو کر کھل جا، اے حقیقی اور غیر فانی حسن و جمال کی دنیا! دوسرے پھول سب کے سب تجھ پر نچھاور ہوں!

(۱۶) نور کے اِس حیرت انگیز معجزے کو دیکھ لے، کہ اسکے ہاں موسمِ سرما میں بھی پھولوں کا دور دورا ہے، یہاں تو نورِ ہدایت کے خوبصورت پھول ہمیشہ تازہ بتازہ کھلتے رہتے ہیں (۱۷) اُس نے علم و ہدایت کی صورت دیکر ہمیں کچھ مقدس پھول بھیج دئے ہیں، روحانی سمجھ کے یہ پھول یقیناً عقلی بہشت سے ہیں (۱۸) میں نے آنسوؤں کے پانی سے باغِ دل کی خوب آبیاری کی تھی، اسی لئے کچھ پھول اُگ گئے ہیں، پس یہی پھول میرے مغموم دل کیلئے دوا ہیں (۱۹) صبح سویرے اُٹھکر باطنی اور روحانی گلشن کا مشاہدہ کر لیا کرو تاکہ تو اسمیں فنائے عشق کے گوناگون پھولوں کو دیکھیگا (۲۰) نصیر کی نظم سے مجھے اُس (یعنی امام زمانؑ) کی محبت کے پھولوں کی خوشبو آتی رہتی ہے، اے اہلِ محبت! اِدھر آؤ، کہ روحانی غذائیت سے بھرپور پھول یہاں موجود ہیں۔

۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء

①

شُرَیارےنے مستے بان

۱ ہیں نورے دمن ئیئڈ مے شُریارےنے مستے بان
ہیں ایئڈ مے شُلے حکمتے جریارےنے مستے بان

۲ اِن نورے خیالن نُما شُلے رگ لو بہ دییم
بس اہلِ محبتے شُلے اسرارےنے مستے بان

۳ رُومے شہر لو ہن عطرے دکانن اکھیئسن گا !
عطرِگ ہِنڈ اُکُلی ہیلہ می عطارےنے مستے بان

۴ دربارر اتُو سائی گُلی جاسِر کُشے سُلطان
درباری اُیون سگکُشے دربارےنے مستے بان

۵ اِنے حُسن و جمال جنتلُم لعلِگشے بازار
عاشقتنگ اوسل اِنے شُلے بازارےنے مستے بان

۶ روحانی ہو یکے عالم اُیون قبضہ نے دُومی
سردارے سینم برِنگا سردارےنے مستے بان

۷ تِلیتِقشو گیاپچوے بہ بیپان فِکرے اُیمکُس
اسلامے بزرگان شُلے افکارےنے مستے بان

۸ اِنے نورے ملاقاتے لو ہن سگکُشے دُنیان
ہن اہلِ نظر بان کے اُو دیدارےنے مستے بان

۹ میس مِہلے اِیم گُلی عجیبن نامی الیشی بان !
میس پُرمو جُوائی دلبرے دلدارےنے مستے بان

۱۰ اِن دینُ لو ہ دُنیاے لو می حکمتے غمخوار
دُنیاکے قیامتے لو می غمخوارےنے مستے بان

۱۱ اِنے عشقہ ہند بان اِرمی اِنے تُنگ لو گدا بان
شُلے رازے دمن حیدرِ کرارےنے مستے بان

۱۲ قُربان اُئیمُ دولتے و دنیارے بہ شُرتیش
دانا سِس اُیون می رُومے دینارےنے مستے بان

۱۳ روحانی غرنے بہ جنتے باجان اِپی اوُسن —
شُلے فوو لو دُرم سِس اِنے دُمتارےنے مستے بان

۱۴ بی مستے سییک اوئشما دُنیام لو سراسر
اقرارےنے مستے بالی اہلِ انکارےنے مستے بان

۱۵ رحمتےکے اُیم اِنے شُلے دمجارکے اُیم جیر
اِنے عشقے سفرے سختی کے دمجارےنے مستے بان

۱۶ میخانہ بہ مقصود می دیدارے الیشی بان
خس خمرے مُہ بے حضرتو خمارےنے مستے بان

۱۷ زُولے ذکرے حجاب لو دُکوئیل صُورِ سرافیل
اِن نورے پُرپیل بہ شُلگیو مزمارےنے مستے بان

۱۸ اِن صورتے رحمانے ظہور حُسنے جہانی
عشاق اُیون عالمے دانارےنے مستے بان

۱۹ اِن آل بی بہ نورِ علی بہ ساقیٔ کوثر
کوثر پلا گُلی سِس شُلے سرکارےنے مستے بان

۲۰ سِس خمرِ ازلے مستے ہن جمی نُما دُوام
دا عالمے سِس بادۂ خمارےنے مستے بان

۲۱ اِنے سُجو صِفتنگ سِسر گیس نورے بسیگ سِیر
اِنے شُلگیو ضیا معسم گُلبارےنے مستے بان

۲۲ اِنے نورے برلتے یارے می جُوا رُو لو دِسرچن
انوارے بہار یلذہ می گلزارےنے مستے بان

۲۳ مولانے کریم نورے دمن عالمے سراج —
اِن تئینشو سِس اِنے شُلے شُریارےنے مستے بان

۲۴ اسمانے اِیتھن ذُم دُسعو نورے کمن بائی
ہن اِنذہ دُفُس بان کے اُو انوارےنے مستے بان

۲۵ بیچارہ نصیر می شُلے مُکے گورے گدا بائی
عاشقتنگ اُیون شُلے مُکے اشعارےنے مستے بان

(۱)- بعض لوگ مالکِ نور کے مقدس دیدار کی وجہ سے مست ہیں، اور بعض عاشق ایسے بھی ہیں، جو اُس (ماہِ خوبان) کو نہ دیکھ سکنے کے پُر حکمت غمِ عشق کے سبب سے مست ہیں۔

(۲)- تمہیں شاید یاد ہوگا کہ وہ (محبوبِ جان) محبت سے بھرپور ایک نورانی خیال بنکر آیا تھا، بس اہلِ محبت عشق کے (ایسے ہی) بھیدوں کے سبب سے مست رہتے ہیں۔

(۳)- دیکھو تو سہی! روحانی شہر میں عطر کی ایک عجیب و غریب دُکان ہے، کیوں نہیں اس میں عطریات تو بیشمار ہیں، لیکن ہم (اس ماہ لقا) عطر فروش کی ملاقات سے مست ہو گئے ہیں۔

(۴) اگرچہ میرے با کرامت بادشاہ ہنوز دربار میں تشریف فرما نہیں ہوئے ہیں، پھر بھی اہلِ دربار کو دیکھو کہ وہ دربار کی رعنائی و زیبائی کے سبب سے مست اور مگن ہیں۔

(۵)- اس (ماہِ انور) کا حسن و جمال گویا جواہراتِ جنت کا حسین بازار ہے، عاشقوں کو دیکھو کہ اسکے بازارِ عشق سے مست پڑے ہیں۔

(۶)- کچھ روحانی لشکر سارے جہان کو فتح کر کے آگئے، وہ اپنے سردار کے ہر حکم کو مانتے ہوئے اسکی محبت و عشق میں مست و مسرور ہیں۔

(۷)- چھوٹے چھوٹے بچّے فکری عمل کی لذت و شادمانی کیا جانتے ہیں، یہ تو بزرگانِ اسلام ہی کا کام ہے کہ وہ افکارِ عشقِ حقیقی کے سبب سے مستِ ازل ہو جاتے ہیں۔

(۸)- اُس (رشکِ قمر) کی نورانی ملاقات میں ایک درخشان و تابان دُنیا (محجوب) ہے، جو اہلِ بصیرت ہیں، وہ ایسے دیدار کی وجہ سے مستی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

(۹)- یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے، کہ دل ہمارے پاس حاضر ہی نہیں، لیکن پھر بھی ہم شادمان ہیں! ہمارا دل تو کبھی کا دلبر لے گیا ہے، اور ہم اُس دلدار (یعنی ہمارا دل اپنے پاس رکھنے والا) سے خوش اور مست ہیں (جس نے ہمارے دل کو قید کر رکھا ہے)

(۱۰)- وہ دین کے بارے میں بھی اور دُنیا کے معاملے میں بھی بڑی حکمت سے ہماری غمخواری کر رہا ہے، لہٰذا ہم دُنیا و آخرت میں اپنے اِس غمخوار کی محبت سے مست و سرشار ہیں۔

(۱۱)- ہم اس (مولا) کے عشق میں فدا اور قربان ہیں، اسکی مبارک گلی کے سائل و گدا ہیں، ہم حیدرِ کرّار صاحب کے سرِّ عشق کی وجہ سے مست و متوالے ہیں۔

(۱۲)- ایسی مادّی دولت اور اشرفی (دینار) سے کیا خوشی حاصل ہو سکتی ہے، جو راہِ دین میں خرچ نہ ہو، پس اہلِ دانش ہمارے محبوبِ روحانی (دینار = دِلدار، یعنی معشوق) کی محبت سے مست ہیں، مگر دینار = اشرفی سے نہیں)

(۱۳) تم یہ نہ کہا کرو کہ کوئی روحانی ترانہ نہیں، کوئی بہشت کا ساز اور باجا نہیں، حالانکہ جو لوگ آتشِ عشق میں پختہ ہو چکے ہیں، وہ تو اُس (نورانی معشوق) کے ستار کے دلنواز نغموں سے مست و بیخود ہو جاتے ہیں۔

۱۴- تُم دنیا میں جہاں کہیں بھی جاؤ، لوگوں کو مستی سے خالی نہیں دیکھو گے، جبکہ لوگ یا تو دینی اقرار کی وجہ سے مست رہتے ہیں، یا اس سے انکار کے نشّے ہی میں چُور ہو جاتے ہیں۔

۱۵- ہمیں اُس (جانِ جاں) کی طرف سے آئی ہوئی راحت بھی لذّت بخش ہوتی ہے، اور مشقّت بھی لذیذ ہوا کرتی ہے، اور اسی لئے ہم اسکے سفرِ عشق کی صعوبت و سختی اور رنج سے ہمیشہ مست ہیں۔

۱۶- شراب خانہ سے کوئی غرض ہی نہیں (یہ تو فقط ایک بہانہ ہے) ہم صرف دیدار ہی سے شادمان ہیں، ہم شراب سے ہرگز مست نہیں ہوئے، بلکہ حضرتِ مے فروش کے دیدارِ جانفزا سے مست و مدہوش ہیں۔

۱۷- اے مُخاطب! تم ذکر کے پردے میں داخل ہو کر حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صور (روح پرور نغمات) کو سُن لو، واللہ! وہ محبوب بذاتِ خود نور کی بانسری ہے، اور عُشّاق اس بانسری کے ترانۂ (توحید) سے مستِ الست ہیں۔

۱۸- اُس صورتِ رحمان کے ظہور کا کیا کہنا، وہ تو حسن و جمال کا ایک جہان ہے، یہی وجہ ہے کہ سارے عاشق اُس سخیٔ عالم کے پاک دیدار سے دریائے مستی میں مُستغرق ہیں۔

۱۹- (میرے معشوقِ جان کی تعریف یہ ہے کہ) وہ آلِ نبیؐ، نورِ علیؑ، اور ساقیٔ کوثر ہے، اگرچہ باہم اَوصافِ کوثر کے ہونے میں کوئی شک نہیں، لیکن لوگ ساقیٔ کوثر کی ملاقات سے مست و شادان ہیں۔

۲۰- لوگ شرابِ ازل کی مستی سے نفسِ واحدہ بن جانے کے بعد دُنیا میں آئے تھے، اور پھر دیکھو کہ اہلِ عالم بالآخر واحدِ قہّار (۱۴/۴۸) کی شرابِ وحدت سے مست و مخمور نظر آ رہے ہیں۔

۲۱- اس (مظہرِ خدا) کی پاک و پاکیزہ صفات کا ہمارے دلوں پر اثر انداز ہو جانا ہمارے باطن میں نورانی باغوں کا باعث ہے، اسکے عاشق ہمیشہ اس پھول برسانے والا موسم سے مست ہو جاتے ہیں۔

۲۲- اسکی نورانی بارش کے زیرِ تربیت اب ہم روحانی طور پر سرسبز و آباد ہو جائیں گے، بہارِ انوار کی بدولت ہم اس گلشن کی خوشبوؤں سے مست ہو گئے ہیں۔

۲۳- مولائے کریم نور کا مالک اور بادشاہِ عالم ہے، اسکو پہچاننے والے لوگ اسکی بابرکت محبت کی شادمانی سے مستِ بادۂ الست ہیں۔

۲۴- وہ (امام عالی مقامؑ) نورِ خُدا کی رسّی ہے، جو آسمان کی انتہائی بلندی سے اُتر آیا ہے، جو لوگ اس (نورانی رسّی) سے وابستہ ہو چکے ہیں، وہ ہدایت کے انوار سے مست و بامراد ہیں۔

۲۵- مُفلس و بیچارہ نصیر ہمارے موتیوں کے جوہری (یعنی امام زمان صلوات اللہ علیہ) کا فقیر اور بھکاری ہے، تمام عُشّاق اسی نسبت کی بنا پر ان عشق کے موتیوں سے، جو اشعارِ دلپسند کی صورت میں ہیں، مست و پُر خمار ہیں۔

نوروز نامہ
مژدۂ نوروز

(ہدایۃ مارچ ۱۹۸۶ء)

۱	یہاں یہ نورِ پیرِ دل ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز	کہ یہ خود روحِ قرآں ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲	یہ وہ نوروز ہے گویا	خدا نے کر دیا ہمپایا	اسی دن خیمۂ خضرا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۳	ہوئی جسدن زمیں پیدا	وہی نوروزِ ارضی تھا	کہ ہر تارا ہے اک دنیا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۴	ازل نوروزِ عقلی ہے	الست نوروزِ روحی ہے	جنم نوروزِ ذاتی ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۵	بہ منشائے خداوندی	پیمبر نے علی کو دی	امامت بھی نیابت بھی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۶	علی نورِ امامت ہے	شہنشاہِ ولایت ہے	وہ بابِ علم و حکمت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۷	وہی نوروز کا سلطان	وہی ہے جان اور جانان	وہی ہے مایۂ ایمان	یہی ہے مژدۂ نوروز
۸	فروغِ صبحِ صادق ہے	پیامِ جانِ عاشق ہے	وہی قرآنِ ناطق ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۹	امامِ انس و جاں ہے وہ	ضیائے لامکاں ہے وہ	کہ مولائے زماں ہے وہ	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۰	ظہورِ عالمِ ملکوت	وہ نورِ عالمِ جبروت	وہ گنجِ گوہرِ لاہوت	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۱	قبائے انّما اسکی	ردائے ہل اتیٰ اسکی	عطائے کبریا اسکی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۲	وہی ہے بحرِ گوہر زا	جمالِ حسن کی دنیا	کتابِ عالمِ بالا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۳	جہاں محبوبِ جاں آیا	وہ بنکر اک جہاں آیا	اسی میں لامکاں آیا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۴	ترا دل جب منور ہو	درخشاں مثلِ خاور ہو	نشیمن گاہِ مظہر ہو	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۵	خیال و فکر روشن ہو	نظر اک باغ و گلشن ہو	طلب بھی گل بدامن ہو	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۶	نویدِ جانفزا آئی	امامت کی دعا آئی	مسرت کی نوا آئی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۷	جو اک خورشیدِ تاباں ہے	وہی سلطانِ خوباں ہے	وہی پیدا و پنہاں ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۸	اگر مولا سے الفت ہے	اگر اعزازِ خدمت ہے	یہی توفیق و ہمت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۹	اطاعت کر عبادت کر	درِ مولا کی خدمت کر	اسی سے تو محبت کر	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۰	اگر وہ تجھکو خدمت دے	اسی کے ساتھ ہمت دے	محبت دے بصیرت دے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۱	اسی خدمت میں حکمت ہے	اسی میں تیری عزت ہے	یہی اک زندہ دولت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۲	نصیرا! تو نہیں تنہا	گدائے کوچۂ مولا	یہاں ہے اک جہاں شیدا	یہی ہے مژدۂ نوروز

مژدہ = خوشخبری ۔ خضرا = سبز ۔ باب = دروازہ ۔ قبا = ایک قسم کا کوٹ ۔
ردا = چادر ۔ کبریا = خدا کا ایک نام ۔ بحرِ گوہر زا = موتیوں کو جنم دینے والا سمندر ۔

فقیر حقیر نصیر ہونزائی
13/1/86

فرہنگ

۳: رُو = رُوح، عَطّار = عِطر فروش۔

۴: سُلطان = بادشاہ، درباری = دربار والے۔

۷: تِلیِچ = تَلتَق کا مُصَغّر، لُغوی طور پر وہ چھوٹا بچہ جسکے جسم پر ہنوز کوئی بال نظر نہ آتا ہو، ایسے بچّے کو تلیتچ گاس کہتے ہیں، اور اسی مناسبت سے مُفلس آدمی کو تلتق کہا جاتا ہے۔

۹: دِلبر = دل لیجانے والا، پیارا، محبوب، معشوق - دلدار = دل رکھنے والا، معشوق۔

۱۱: دینار = سونے کا ایک سکہ، اشرفی، یہی لفظ (دینار) بُرُشسکی میں معشوق کیلئے استعمال ہُوا، جو تخفیف کی عادت کی وجہ سے بعد میں "دِنار" کہا جانے لگا۔

۱۳: دُوتار = دو تار والا ساز، سِتار (سہ تار)

۱۶: مَیخانہ = شرابخانہ، خمر = شراب، خمّار = مَیفروش (شرابفروش)

۱۷: سَرافیل = اِسرافیل کا مُخفّف ہے، بُریل اصل (ORIGINAL) ہے، اور بُریلو ثانوی ہے، جو بانسری کو کہتے ہیں، جسطرح گُل (آدمی کا نام) اصل ہے، اور بعد میں گُلو بھی کہہ سکتے ہیں، اسکی توجیہ گرامر میں ہے، مِزمار = بانسری، بُریلو، نَی۔

۱۸: عُشّاق = عاشق کی جمع، یعنی عاشقان، بُرُشسکی میں عاشقِنگ۔

۲۰: خمرِ ازل = ازلی شراب، اس سے ازلی بھید مراد ہیں، جو انتہائی عظیم ہیں - بادہ = شراب یعنی اسرارِ الٰہی - قہّار = غلبہ حاصل کرنے والا، زبردست، خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام، اشارہ ہے آیۂ قرآن مجید (۱۴/۴۸) کی طرف، کہ لوگ جسطرح ازل میں ایک شخص تھے، اسی طرح پھر انکو واحد قہّار ایک کر لینے والا ہے (۱۴/۴۸)

۲۱: مَوسمِ گُل بار = پھول برسانے والا موسم۔

۲۲: پیل دِہ (پیلدِہ) = لُغوی معنی = اسکے سایہ سے، مراد ہے اسکے سائے کی برکت سے، گُیل دِہ = تیرے سائے کے طفیل، مَیل دِہ (مَیلدِہ) آپکی برکت سے۔

---

۱۴ رشوال ۱۴۰۶ھ ۲۲ جون ۱۹۸۶ء

نوٹ: ۲، اشاراتِ قرآن و حدیث شاعری دو قسم کی ہوتی ہے، ان دونوں میں سے جو ہادیٔ برحق اور اسکے نورِ معرفت سے وابستہ ہو، وہ ہدایت، حق اور حکمتِ بالغہ کی ضیا پاشی میں ہُوا کرتی ہے، اور دوسری شاعری راہِ مستقیم سے ہٹ کر ہوتی ہے (۲۶/۲۲۴) جو اس حدیث شریف کے برعکس ہے: اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً = یقیناً بعض اشعار (میں) حکمت ہے۔ س

کر اسکے پاس کچھ بھی نہ ہو

سے یعنی دنیاوی کمال شاعری میں بعض حکمت سے مطابق ہے دینی حکمت

تھقتی یہ ژُوٗل نوٗرے سا!

۱ تھقتی یہ ژُوٗلے نوٗرے سا! اُنے گُچھقر بُٹ اُیم
ثُمُفے یہ ژوٗلے روٗرے شنی! اُاُنَ لے ثمر بُٹ ایم

۲ رازگِ اُیون گی بڈن حکمتے قرآنُ لو
اسرگی قرآنے چھیشی! اُنے سر بر بُٹ ایم

۳ نوٗرے لباسُ لو دُکوٗن جاششو گُوی تیڈما
تھُم بیابانُ اوٗمینش شلے دتاغر بُٹ ایم

۴ دیوے جوٗرے گنے مینش علمے غتینخ ذکرے کھی
بُٹ غنیمُ ناجیارُ فتح و ظفر بُٹ ایم

۵ دُوٗم بلا کُلی زندگی، سیٹھو اپی کلی بندگی
عشقے بسگ بٹ قُبٹ الکعیش علمے سفر بُٹ ایم

۶ شالکو یو مرکار دُکوٗن لعلِگ اپیشل مُمک دومی
جِلوگ اُیون بے شال نوٗرے گچھر بُٹ ایم

۷ نوٗرے بسیگتے باغبانا! اسُ لو تومک ایگی نا
اُنے صِفتگتے باغ ثمُ میوۂ تر بُٹ ایم

۸ ژُوٗین لے قیامت منی ذکرے دِشر گتی منین
ذاکرے اِلتمُ لو بُرغوٗے غر بُٹ ایم

۹ حکمتے اسمان ثم شیچُم کے میم دِسکُجای
نوٗرے غذا بُٹ عجب، عقلے شکر بُٹ ایم

۱۰ یوٗسفے دوراں لے ژوٗمڑے گُر دینڈ بیلیچ
ایڈرے[۱۰] ایم نس ایسل ژوٗحی عطر بُٹ ایم

۱۱ اِنَ لے عجب دُربِن کون و مکان غیسچلا
اپیچی نکوٗن ڈوٗگ برین یارے ہنر بُٹ ایم

۱۲ ثوٗشلے سان چل منی چشمۂ نوٗر اِلچھمر
دینے ششنا پادشا میرے نظر بُٹ ایم

۱۳ اڈی غسیشی بیچنا اِنے شکے مجنوٗن میام
عشقے بیابانُ لو بی کُلی نکر بُٹ ایم

۱۴ علم حقیقی ایسل جِلوۂ جانان بِلد
فکرگ اُیون ڈوٗگ فتالے علمے فکر بُٹ ایم

۱۵ عقلے ساگوٗر جل منی ہل فتالے ثوٗ ساڈہ دوٗس
علمے اچھقرگ ایسل نوٗرے اثر بُٹ ایم

۱۶ وقتے علیمے ساگرا الشہنی دُرّ دار
جاشُ اُیمے معجزا عشقے دُرّ بُٹ ایم

۱۷ اُیم دِشِن کیڈبا اِیلے سِس اُیون بیر بان
ازلے بیر بم جوٗن ابدے بیر بُٹ ایم

۱۸ سگ کستے قرآنُ لو رازگتے چھیمُ بیین
عالم شخصیو جار گنج گہر بُٹ ایم

۱۹ ظاہری دُنیانُ لو خوشخبرگ بُٹ بڈن
اَی شہ دیدار ژوٗجای" سینیسا خبر بُٹ ایم

۲۰ عالم دیدارُ لو رگ رگتے نفرگ بڈن
جلوگتے قانونُ لو فرثمہ فر بُٹ ایم

۲۱ لذت اُڈوٗر بیسے ایچا امے گی لو یرنے نی
نیشما ہن گنڈنے گو ثمو گگھر بُٹ ایم

۲۲ ثگ ثمہ جوٗر دِیے تصیر غیبے بِگُن دومی گور
ذکرِ خداوندیر وقتا سحر بُٹ ایم

۱: ثمر = میوہ، ۵: سیٹھو = آسان، ۷: میوۂ تر = تازہ پھل، ۹: شیچُم کے میم = کھانا پینا، ۱۲: چشمۂ نوٗر = نور کا چشمہ، ۱۸: گنج گہر = جواہر کا خزانہ، ۲۲: ثگ ثمہ = ذرا سو کر، وقتا سحر = صبح کا وقت۔

سلہ[۱۰] ایڈرے = ایڈر ذرہ۔

ترجمہ و تفہیم

۱-اے آفتابِ نور! آجا کہ میں تیرے بغیر ٹھٹھر گیا ہوں، تیری شعاعیں بہت ہی لذیذ ہیں، اے تابستانِ روح! آجا کہ میں بھوک سے نڈھال ہو چکا ہوں، تیرے پاس بہت ہی میٹھے پھل موجود ہیں۔

۲- دونوں جہاں کے تمام اسرارِ سربستہ قرآنِ حکیم میں جمع ہیں، اے کلیدِ قرآن! آجا میرے دل میں داخل ہو جا، کہ تیرے بھید کی باتیں بہت ہی شیریں ہیں۔

۳- تُو نے نورانی لباس میں آکر مجھ پر جیسی کپکپی کی حالت واگزار کر دی، اسکو تُو نے خود ہی دیکھا، بہت ہی خوب، مگر دوسری کوئی بیماری نہ ہو، محبت کا بُخار تو بہت ہی پُر لذت ہوا کرتا ہے۔

۴- جن یعنی شیطان کو جنگ میں شکست دینے کیلئے علم کی تلوار اور ذکر کی ڈھال کی ضرورت ہوتی ہے، یوں جہاد تو بہت ہی تلخ ہوا کرتا ہے، مگر فتحمندی اور کامیابی ہمیشہ کیلئے بہت ہی شیریں ہوتی ہے۔

۵- اگرچہ انسانی اور ایمانی زندگی گزارنا مشکل ہے، اور کامیاب بندگی بھی کوئی آسان بات نہیں، لیکن (آسمانی تائید حاصل ہوتی تو) حقیقی عشق کے مراحل بڑے عجیب و غریب ہیں، اور علم کے سفر میں بہت ہی مزہ ہے۔

۶- اے محبوبِ جان! تُو اپنے عاشقوں کے اجتماع میں تشریف فرما کر ہو کر گوہر افشانی کر دے اور موتی بکھیر دے، تیرے تمام جلوے لاثانی ہیں، اور تیری پُر نور آواز از حد شیریں ہے۔

۷- باغہائے نورانیت کے باغبان! میرے دل کے باغ میں (بہشت کے) کچھ درخت لگا دینا، کیونکہ تیرے اوصافِ کمال کے باغ کا تر و تازہ پھل از بس شیریں ہوا کرتا ہے۔

۸- اے لوگو! تم آؤ، قیامت برپا ہو رہی ہے، اس لئے مقامِ ذکر میں جمع ہو جاؤ، سنو تو سہی ذکر کرنے والے کے کان میں صورِ اسرافیلؑ کا نغمۂ روح پرور کتنا میٹھا ہے۔

۹- (حضرت عیسیٰؑ کی طرح اپنی پاک نورانی دعا سے) وہ بحکمِ خدا آسمانِ علم و حکمت سے کھانا پینا سامنے رکھ دیتا ہے، یہ نورانی غذا بیحد عجیب ہوتی ہے، اور عقلی شکر کی لذت انتہائی خوشگوار ہوتی ہے۔

۱۰- زمانے کے یوسفؑ کے پاس ارسال کر دینے کیلئے بہت سے روحانی کُرتے موجود

۲۶

ہیں، دیکھ اور کوشش کر کہ اُس قمیص کی ایک خاص علامت روحانی خوشبوؤں کا آنا ہے، اور روحانی خوشبو بیحد لذیذ و شیریں ہوا کرتی ہے۔

۱۱- اُس کے پاس ایک انتہائی عجیب و غریب دُوربین موجود ہے، جس سے اگر خدا چاہے تو دونوں جہان کے مناظر سامنے آسکتے ہیں، پس تُو اسکے پاس جا کر (جیسا کہ جانے کا مخصوص طریقہ ہے) کچھ تجربہ تو کرلے، کیونکہ میرے دوست کا علم و ہُنر زبردست کامیاب اور شیریں ہے۔

۱۲- اب محبتوں کا ایک روحانی سورج طلوع ہو رہا ہے (یعنی دیدارِ اقدس کا موقع ہے) کیونکہ اسکی مبارک آنکھیں سرچشمۂ نور ہیں، ہمارے دین کے فیّاض بادشاہ کی پُر مہر و شفقت نظر بیحد شیریں ہوتی ہے۔

۱۳- مجھے اسکی پرواہ ہی نہیں کہ لوگ میری تضحیک کریں گے، میں تو اسکے عشق و محبت میں مجنون ہو جاؤں گا، کیونکہ صحرائے عشق و جنون ایسا عالی ہے کہ اسکی ایک نگر[1] بھی بہت ہی شیریں لگتی ہے۔

۱۴- تم حقیقی علم کو یقیناً جانانِ روحانی کا ایک خاص جلوۂ جمال سمجھ لینا، اور کم از کم کچھ وقت کے لئے تمام دوسرے افکار سے آزاد ہو کر علم کی فکر میں کھوئے رہنا، اس لئے کہ علمی فکر بدرجۂ انتہا شیریں ہے۔

۱۵- تیرے لئے اب نورِ عقل کا خورشیدِ انور ضَو فشانی کرنے والا ہے، پس تُو ظلمات کو چھوڑ دے، اور روشنی میں آجا، علم کی لطیف و روشن کرنوں کا نظارہ کرلے کہ نور کا اثر بڑا لذت بخش ہوتا ہے۔

۱۶- علیؑ عزِ زمانؑ کی بابرکت سالگرہ کے موقع پر میں مسرت و شادمانی کی کثرت سے تھر تھر کانپتا ہوں، میرے شیریں محبت محبوب کے معجزانہ عشق کی تھرتھراہٹ بیحد لذیذ ہوا کرتی ہے۔

۱۷- میں نے ایک اعلیٰ مقام کو دیکھا ہے، جہاں سارے لوگ یکسان اور برابر ہیں، جس طرح ازل میں سب برابر اور ایک تھے، اسی طرح ابد میں بھی تمام انسانوں کا مُساواتِ رحمانی کے تحت ایک ہو جانا زبردست مزے کی بات ہے۔

۱۸- نورانی قرآن (یعنی کتابِ ناطق) میں اسرارِ حقیقت کی کُنجیاں موجود ہیں، جسکی بدولت مجھے عالمِ شخصی میں جو گنجِ گوہر حاصل ہوا ہے، وہ از حد لذت بخشتا ہے۔

۱۹- اگرچہ دُنیائے ظاہر میں نویدیں اور بشارتیں بہت ہیں، لیکن سب سے بڑی خوشخبری جس میں کہا جاتا ہے: "ہمارا شاہ دیدار آرہا ہے" وہ بیحد لذیذ ہے۔

---

[1] نگر: بروشسکی میں ایک کڑوی گھاس کا نام ہے، جو تلخی کی وجہ سے مشہور ہے۔

۲۰- نورِ خداوندی کا دیدار اور ملاقات بجائے خود گوناگون ظہورات و تجلیات کا ایک عالم ہے، جسمیں بحکم صِبغۃ اللہ (۲/۱۳۸) وہاں کی ہر صورت اور ہر چیز رنگِ خدا سے رنگین نظر آتی ہے، وہاں قانونِ جلوہ ہائے جلال و جمال کے مطابق بلحاظ نور کا مختلف صُوَر میں مُنقلب ہو جانا بیحد لذت بخش امر ہے۔

۲۱- تو ہر وقت کیوں لذتوں کا طلبگار رہتا ہے، بلکہ دانشمندی یہ ہے کہ تو راہِ اطاعت و فرمانبرداری میں آگے سے آگے بڑھ جا، تاکہ ایکدن تو اپنے آپکو بیحد لذیذ اور انتہائی شادمان دیکھیگا۔

۲۲- اے نصیر! تو بوقتِ شب تھوڑی دیر کیلئے سو کر پھر رات کو بہت پہلے اُٹھا کر تاکہ تجھ پر کوئی پوشیدہ اور مُغلق دروازہ کھل جائے، کیونکہ ذکرِ الٰہی کیلئے صبح کا نورانی وقت نہایت ہی شیریں ہوا کرتا ہے۔

۱۲، جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ ۱۳، جنوری ۱۹۸۷ء

اُنے مبارکے شُل

۱ اُنے مبارکے شُل ہمیشی اُن میس لومے کا ہم جُون
۲ اُن زمانا مے مثال انسان کامل یا امام؟
۳ جُندو نورِ گے جانشین! اُن بانبوتے نورے یِک
۴ نورِ یزدان رازِ قرآن علمے بُل دا امنے شہر
۵ اُنے امامتے سِر گیگ ہِن نورے دُنیاتِن بِڈن
۶ اُنے تِلالم کھینے مولا! اس چھِنم نُما تو دُنگ
۷ بیلٹے ممکن بِلا زمانا نورِ یزدان اومنس
۸ علمے بُلے پاکیزہ چِل ذُم دینے شہر آباد نُمن
۹ گوسُ لجقیتس اوسمن سِقا بِلا نورے رحمتے یِک ہمیش
۱۰ اُوتے نصیب دُنیائے ظاہر، می نصیب بِلا نورے شُل
۱۱ زندگی گورا ستارنے بُٹ اَیَم نعمان جُون
۱۲ فس مناسن آم لو اُن پیدا گچھر چھپے دینے گن
۱۳ قومے خدمت دینے یاری کامیابے من گنن
۱۴ جانشینا شلے علم نیٹرن اسن بی بیسو منی!
۱۵ بُٹ کے کمے حکمت غم بِلا کھولے ایسل قرآن لو
۱۶ نورے شُل گوکن باکے بس داتھم اَیَم دِشنر بے موُن
۱۷ نورے معشو قر ایشم گستاخ نُمن جا جیمو حال
۱۸ علم گو وابے حسابن اِرزق ور مُو زبیے ہُر جُون
۱۹ مادُوا مِگسا اِنے کیموچ مولا دُوا بِلا پادشاہ
۲۰ مای برگسا لم اختلاف ذُم دینے فصلر آفتیگ
۲۱ عالمِ ظاہر متومن بِلا اُن اِتے ذُم میوہ با
۲۲ ابن آدم باکے گوکی باہ، ابن عالم باکے گوکی
۲۳ اُن کے مولا تئینسن با نورے تائید گور منس!

دردے گمنے درمان جُون داگالگر حلیم جُون
رُوحے طبیب عیسیٰ جُون، داعلم لو آدم جُون
وارثِ آل نبی! اُن مُصطفیٰ ہمدم جُون
دینے اسمان لو درخشان نیّر اعظم جُون
رُوحے ایشی ذُم اُن بے سو کما نورے بجلیے لم جُون
اَسُ لو اُنے یاد اوسم ہن نورے دُنیان یم جُون
ٹو دُنگ تعجب لم مسافر گی لو الیمن تھم جُون
دا یکا یک بے سبب ایت بُل اُیُون مرچم جُون
گو ٹمو غفلت ذُم غناس ممکن اُنز یِگ ٹم جُون
می بے او مایبان نے مولا! اُنے ایتم استم جُون
راحتِگ بِڈا زل جُون، دا غم کے غکرگ بم جُون
اِنے محبت بیِن کے نجا اُن جہان ملجم جُون
توبہ توبہ، بے کے گویا ہن دسن ڈوگسا تم جُون
یا الٰہی رحم مشقم مے نا! مشقم برچم جُون
کم سیسک با بُٹ جُون، دا بُٹ سیسک با کم جُون
جملے اِی ٹیشما بہشتے لوگو ٹمو رُموزیم تھم جُون
اُنے محبتے غو وُلو میسی بی اس ہمیشی جم جم جُون
علم اِیم حالت ایسل نکے قطے دین لم ضم جُون
کامیابے ہوا جُون دا قلعہ محکم جُون
دشمنی نَل لُم متھیل، دُشنی ایسل نا تم جُون
قوم کے ہنی گوکی باکے بس ناکل جا گوکی ہم جُون
آدمی! آدم جُون منے، عالمی! عالم جُون
می نصیر سُلطانے یگڈے علمے برکی ہم جُون

ترجمہ و تفہیم

۱۔ اے محبوبِ رُوحانی! تیری بابرکت محبت کا کمال یہ ہے کہ اس سے ایسا لگتا ہے، کہ تُو کسی ناغہ کے بغیر ہمیشہ ہمارے دل میں ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہے، اور یہی محبت ہمارے ہر باطنی درد کیلئے دوا اور زخموں کے واسطے مرہم کی طرح کام کر رہی ہے۔

۲۔ یا امام عالیمقام علیک السلام تُو بلا شک اس زمانے میں بے مثال اور مُنفرد انسانِ کامل ہے، تُو اس وقت حضرت عیسیٰؑ کی طرح روحانی طبیب ہے، اور تُو مرتبۂ علمِ لَدُنّی میں حضرت آدمؑ جیسا ہے۔

۳۔ اے انوارِ پنجتنِ پاک کا واحد جانشین! تُو نورِ نبوّت کی معرفت کیلئے نورانی دروازہ ہے، اے وارثِ آلِ نبیؐ! تُو یقیناً آنحضرتؐ کے رفیق یعنی مولا علیؑ کی طرح ہے۔

۴۔ تُو خدا تعالیٰ کا نورِ مُنزّل، قرآنِ حکیم کا مرکزی بھید، سرچشمۂ علم، اور امن والا شہر ہے، اور آسمانِ دین میں خورشیدِ انور کی طرح تابان ہے۔

۵۔ تیری برحق امامت کے بے حساب اسرار ایک نورانی کائنات کی شکل میں موجود ہیں، میں جُملہ میں یہ انتہائی عظیم معجزہ کیسے فراموش کر سکتا ہوں کہ تُو آسمانِ روحانیت سے نورانی بجلی کی چمک دمک کی طرح اُتر آیا تھا۔

۶۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جب میں تیری یاد بھول جاتا ہوں، تو اس وقت میرا دل سکڑ کر بدرجۂ انتہا تنگ و تاریک ہو جاتا ہے، اور جب میں تیری یاد کو دل میں جاری رکھتا ہوں، تو اُس حال میں یوں لگتا ہے، کہ میرے دل میں ایک نورانی دُنیا سما گئی ہے۔

۷۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ زمانے کا نورِ خدا موجود نہ ہو، تو کیا وہ الٰہی چراغِ ہدایت بھی کس طرح بجھ سکتا ہے، جس طرح اندھیری رات کے کسی مسافر کی لالٹین راستے ہی میں بجھ جاتی ہے؟

۸۔ سرچشمۂ علم و حکمت کے پاک و صاف پانی سے ایکبار دین کا شہر آباد ہو جاتا ہے، اور پھر اچانک کسی وجہِ معقول کے بغیر سارا چشمہ خشک ہو جاتا ہے، یہ مثال ممکن نہیں۔

۹۔ تُو پیچھے نہ ہٹ، کیونکہ نور کی مہربانیوں کا دروازہ بند نہیں کھلا ہی ہے، اگرچہ تیری غفلت کی وجہ سے ممکن ہے کہ تجھے یہ دروازہ بند جیسا دکھائی دیتا ہو۔

۱۰۔ جو لوگ مادی ترقی میں بہت آگے ہیں، اُن کا حصہ دُنیائے ظاہر ہے، اور ہمارا حصہ نور کی محبت ہے، اے مولا! خدا کے حکم سے جس طرح تُو نے عدل و انصاف کیا ہے، اُس جیسا کام کوئی

بھی نہیں کر سکتا۔

۱۱۔ انسانی زندگی کی تشبیہ و تمثیل کسی ستار کے ایک بیت کی شیریں و دلپذیر نغمے سے دی جاسکتی ہے، ستار کی زیر و بم یعنی مدھم اور بلند آواز کیلئے پردے ہوتے ہیں، چنانچہ نغمۂ زندگی کیلئے راحتیں زیر کا کام دیتی ہیں، اور غم و افکار بم کی طرح کار آمد ہیں، اور ستار کا کوئی بھی کامل اور دلکش نغمہ پردہ ہائے زیر و بم سے گزرے بغیر موجود نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ خواہ تو جتنا بھی پاپیادہ چلتا رہے، دین کا راستہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا، اس کا چارۂ کار بس یہی ہے کہ مولا کی پُر حکمت محبت کو حاصل کرے، تاکہ تو اپنی منزلِ مقصود میں اس آسانی سے پہنچ سکے، جس طرح ظاہر میں تو بذریعۂ جہاز کسی دُور مُلک میں جا پہنچتا ہے۔

۱۳۔ قومی خدمت اور مدد کیا ہے؟ وہ ترقی اور کامیابی کیلئے ایک ہموار اور سیدھا راستہ ہے، توبہ توبہ (یعنی خدا بچائے) اگر یہ خدمت نہیں تو آدمی کے سامنے گویا اُونچ نیچ کا ایک بیابان ہے، جس میں وہ حیران و سرگردان ہے۔

۱۴۔ میں نے جب اپنے شاہنشاہ کے پُر محبت جھنڈے کو دیکھا تو جذبۂ عقیدت اور غلبۂ مسرت و شادمانی سے میرا دل پگھل گیا، یا الٰہی! تُو اپنے فضل و کرم سے جیسا کہ اس سبز پرچم کا اشارہ ہے ہماری روحوں کو سرسبز و آباد کر دینا!

۱۵۔ کثیر اور قلیل کی حکمت کوئی سطحی چیز نہیں، بلکہ یہ بڑی گہرائی کی بات ہے، اور اگر اسے جاننا ہے تو قرآنِ حکیم میں دیکھ لے، کیونکہ باطن تو باطن ہی ہے، ظاہر میں بھی بعض دفعہ تھوڑے ہی لوگ کثیر تعداد کی طرح کام کرتے ہیں، اور جو لوگ محض شمار میں زیادہ ہوتے ہیں، وہ عملاً کم لوگوں کے برابر ہوتے ہیں۔

۱۶۔ اگر تو نور کا دوستدار ہے، تو یہ ایک بہت بڑی کامیابی اور عزت ہے، پھر تو کسی دُنیوی عزت کو رشک و حسرت کی نگاہ سے کیوں دیکھتا ہے، کیونکہ کل ہی بہشت میں تجھ کو یہ بھید معلوم ہو جائیگا کہ تیری اپنی روح دُنیا میں بھی بادشاہ کی طرح تھی۔

۱۷۔ میں گستاخ ہو کر اپنے معشوقِ نورانیت و روحانیت کے حضور میں اپنا حال بیان کرونگا، کہ تیرے عشق و محبت کی آگ میں میرا دل ہمیشہ کباب کی طرح جلتا رہا ہے۔

۱۸۔ علم مثال کے طور پر رزق و روزی کے ایک ایسے دائم و قائم سلسلے کی طرح ہے، جو ہمیشہ جاری رہتا ہے، اور جہالت یا بے علمی کی حالت کو دیکھو تو سہی کہ وہ قحط سالی کی بھوک کی طرح ہے، جس سے لوگوں کو بیحد تکلیف ہوتی ہے۔

۱۹- نیک کاموں کی انجام دہی کیلئے تم سب کی دُعائیں اُس (بادشاہِ دین) کی رعیّت کی طرح ہیں، اور مولا کی نورانی دعا سردار و بادشاہ ہے، چنانچہ یہ مجموعی طاقت ایک فاتح و کامیاب لشکر کی طرح بھی ہے، اور ایک مضبوط قلعے کی طرح بھی۔

۲۰- تمہارے آپس کے اختلافات کی وجہ سے دین کی فصل آفاتِ سماوی و ارضی سے تباہ ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک دوسرے سے عداوت رکھنا کھیت کی متھیل (کانگیاری[1]) کی طرح ہے، اور حسد کو دیکھ لینا کہ وہ تمہ (زنگِ گندم[2]) کی طرح ہے۔

۲۱- عالمِ ظاہر ایک درخت کے مُشابہ ہے، اور تُو اے انسان! اسکا میوہ، نتیجہ اور ماحصل ہے، لیکن درخت پھل کی گٹھلی سے بنتا ہے، پس اگر یہ بھید کھل جائے کہ تُو خود درخت بھی ہے اور گٹھلی بھی، تو بس گویا تُو خود سارا جہان ہے۔

۲۲- آدم علیہ السلام سے جو پیدا ہُوا، وہ اے انسان! تُو ہے، اور عالم سے جو کچھ حاصل آیا، وہ بھی تُو ہی ہے، پس تُو اولادِ آدم بھی ہے اور نتیجہ و جوہرِ عالم بھی، لہٰذا اے فرزندِ آدمؑ! تو اپنے باپ حضرت آدمؑ کی طرح ہو جا، اور اے خُلاصۂ عالم! اپنی اصل و ماخذ (عالم) کی طرح ایک دُنیا یعنی عالمِ شخصی بن جا۔

۲۳- تو بھی ایک مولا شناس شخص ہے، اِس لئے تجھکو نورانی تائید حاصل ہو، جیسے ہمارے مفلس نصیر کو سُلطانِ دین کے دروازۂ مبارک پر گنجِ علم و حکمت ملا ہے۔

۱۹، جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ ۔۔۔ ۲۰، جنوری ۱۹۸۷ء

[1] فارسی، سیاہک۔
[2] فارسی، زنگِ گندم یا زنگہ گیاہ، انگریزی، RUST۔

عقلی گالچِن فُٹ نہ

١ عقلی گالچِن فُٹ نہ مولا نورے دیکرنے رگث ایسل
علمے توم یار دنگون عطرے اشپو یگث ایسل

٢ نورے مغرب ژُم قیامتے علمے سان میر جل ٹمن
جل مناس ژُم بوژُ مناس ژر گلی جہان سم سگث ایسل

٣ شلی برلٹن میر دِ یارشی رُورے بہار بلا میغما نا
گتی منی برگس خروژن شوقے اسمان ٹگث ایسل

٤ اِنے شگلو ٹِگ جوور دیئین دیدارے دولت دیچان
اُن لے مستی اُن غفلت سرے جون اُنے دگث ایسل

٥ گوس ازلے آئینہ گو ژم اِنے تجلی ایسلسر
ذکر مولا خت نہ گا! اُنے ایئفہ شامو زگث ایسل

٦ جیتے گیومار عقلی شرمار ذکرے برکت ژُم بلا
اُن خدا ایکے تِل نکوری رُمو ٹگ گوس ٹگث ایسل

٧ اُن علیے وم جانی اولاد باکے آخر لیب اپا
عقل لیم جندار بیئن گلی اومو اُسکٹے نگث ایسل

٨ جینے امام ئیسی باکے گوسے کاھی سنگن اینی لہ شیر!
جیتے گو سُخم دژری برین مو دینے خدمتے سگث ایسل

٩ ذکرے شمع اُنے نیسپلن ای دا ہملکم ایسچا
اِنے سخاوت اِنے حفاظت اُنے رُوراِنے شگث ایسل

١٠ سُملو پیغمبرے خدا ژُم نورے دولت اور سوژم
کفرے رسے اوپچر نیس بخت و دولت ٹھگث ایسل

١١ دینے گو ڈِلرایر اقرسم علمے چِل گا اَیلم
ھنیا دُنیا ضاغرتچگ ھنیا دس مترگث ایسل

١٢ جا شہنشاہ مینے کے ایئشان کُل جہان لو سیل ایجی
جا سلیمان اینکے تِس ھغرے ترگث ایسل

١٣ رُورے جاد لو وقتے مولا فومے سر دُر بای ہمیشی
باطنیے برگا ینالر سرے دُنیا جگث ایسل

١٤ جن ٹلگ نولجی بچانی خاقان جون مو بب کتانی کا
دھنی ینوُمے بلغن رخو لجا دھی ابشی زگث زگث ایسل

١٥ مصطفٰے کے مرتضٰے اُغرُم طعامن نو بِلم
چوک پیار ردیمی لیکن تازہ ھک ٹگث ٹگث ایسل

١٦ علمے شم ژُم فکرے دسا دس عقلے چلے ٹگ یوم ہیم
بخت اِلمچی میوہ ینگن نورے توم ژُم دِرگث ایسل

١٧ اِنے محبتے فُومے بہ پڑس کھولے دنسے بٹی بان غینشے کم
غینشے کم سِسا دُلمن دادن دِرُم گلی ژگث ایسل

١٨ جا قلم جاجی کے اس داھستی لوکی قربان لیتم
اُنے اُیم عشق لو نہیر شامو تو اچن ٹگث ایسل

١٩ اُن کرامتے یادشاہ یا دلجے جن تلتچ گدون
بیلوٹے میئمی دھرستی جا عقل ایسل جا یگث ایسل

٢٠ گال اخولجا ھیر چپا میئنے ترگ نا دُنیا تر دڑان؟
جیتے جی بای جیتے ترگ جاتو کے ایسل جا ترگث ایسل

٢١ نورے تشریف دیم متھیچی گا جے غافل اَیَنیا
شلی فرشتا ری درمع درین دیمے نسین ٹھگ ٹھگث ایسل

٢٢ عالم ملکوتے ہگ دومان عجب شانی بلئے
نورے مخلو تِکے اوسل دا اومے بیلم جلمگث ایسل

٢٣ اُن نصیر گا ہمیشہ حُسنے گلشن دیتو ژُم
عقلی گالچِن مُٹ نہ مو اُن صبغۃ اللہ رگث ایسل

نوٹ: جہاں کسی لفظ کے ابتدائی حرف پر زبر، زیر یا پیش نہ ہو اس پر صفر دیا جاتا ہے، جیسے: ژرگ، ترگ وغیرہ۔

۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء

ترجمہ و تفہیم

١- اے طالبِ حقیقت! جسطرح طریقہ ہے، اور جیسا کہ اسکا حق ہے، تو دیدۂ دانش کھول کر مولائے پاک کے باغِ روحانیت و نورانیت کی رنگینیوں کا مشاہدہ اور نظارہ کر لے، اور علم کے درختوں کے نیچے جا کر دیکھ لے کہ پھلوں سے قبل جو پھول کھلتے ہیں، انکی پنکھڑیاں جو عطر سے بھرپور ہیں، وہ کسطرح گل فشانی کا منظر پیش کرتی ہیں۔

٢- سورج کے مغرب سے طلوع ہو جانے کی پیش گوئی فرمائی گئی تھی، چنانچہ ہمارے لئے تو نور کے مغرب سے علمِ قیامت کا ایک خورشیدِ انور طلوع ہو چکا ہے، جسکی علمی اور فنی ضیاپاشیوں سے شرق و غرب اور سارا جہان منور و تابان ہو گیا ہے۔

٣- یہ ہم عاشقوں کے حق میں کتنی بڑی سعادت ہے کہ اس بہارِ روحانی کے موسم میں محبت کی بارش برسنے والی ہے، دیکھو تو سہی کہ کالی بدلیاں چھا رہی ہیں، اور شوق و وصال کا آسمان کلی طور پر ابر آلود ہو چکا ہے۔

٤- جو سعادتمند لوگ اسکے فرمانبردار اور محب ہیں، وہ تو ہر وقت شب بہت پہلے اٹھکر دیدارِ حقیقی کی لازوال دولت کو کماتے رہتے ہیں، لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ تجھ میں یہ مخموری اور مستی کس چیز کی ہے، اور یہ بیخبری کیوں ہے، تو اپنے خوابِ خرگوشی کو دیکھ لینا، شاید روحانی پسماندگی کا اصل سبب یہی ہے۔

٥- اُس کا احسانِ انتہائی عظیم ہے کہ اُس نے اپنی رحمانی صورت پر نفسِ واحدہ کو پیدا کیا، اور تم میں سے ہر ایک کو اُس مخلوقِ کامل کا ایک عکس بنا کر ایسا معجزاتی دل عطا کر دیا کہ وہ آئینۂ اسرارِ ازل کا کام کرتا تھا، اور اس میں خدا کی تجلی نظر آتی تھی، لیکن تو نے اس دنیا میں آ کر ذکرِ الٰہی کو چھوڑ دیا، اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ دیکھ تیرا انمول آئینہ سراسر زنگ آلود ہو چکا ہے۔

٦- رونقِ روح اور عقلی مسرت و شادمانی ذکر کی برکت سے میسر آتی ہے، لیکن تو اسمِ خداوندی کو فراموش کر بیٹھا ہے، دیکھ لے کہ اسی وجہ سے روح میں کوئی روشنی نظر نہیں آتی، اور دل اکثر اُداس رہتا ہے۔

٧- اگر تو بحقیقت زمانے کے علی علیہ السلام کی روحانی اولاد ہے، تو پھر سمجھ لینا کہ تو عبث، بیکار، اور ضائع نہیں، اور نہ تیری روح کو کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے، دیکھ کہ جانور جنکی کوئی عقل نہیں، وہ کسطرح اپنے بچوں کی حفاظت و حمایت کرتے رہتے ہیں۔

۸- اگر تُو خلوصِ دل سے امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کو مانتا اور جانتا ہے
تو پھر اے شیر مرد! تُو اسکے کسی گیٹ کا محافظ ہو جا کیونکہ عشق کا تقاضا یہی ہے،
اب روحانی طور پر کمر ہمت باندھ لے، اور دینی خدمت کی شکل میں امامِ عالیمقامؑ کے
درِ اقدس کی پاسبانی کرتا رہ۔

۹- تُو ذکر و عبادت کی شمع کو بس تھوڑی ہی دیر کیلئے روشن کر لیتا ہے، اور پھر فوراً
اسے بجھا دیتا ہے، یا اسکی حفاظت نہیں کرتا، اور دیکھ کہ وہ مالکِ حقیقی تیرے حق میں کتنا
فیاض و سخی ہے، اور کسطرح تیری روح کی حفاظت کر رہا ہے۔

۱۰- حضورِ اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدائے بزرگ و برتر
کی بارگاہِ عالی سے لوگوں کیلئے بصورتِ اسلام ایک بہت بڑی نورانی دولت حاصل
کر لی تھی، لیکن تجھکو معلوم ہے کہ جب یہ بخت و دولت تمام کے پاس پہنچا دی گئی، تو
انہوں نے کفر و انکار سے اسے دھکیل کر نکال دیا۔

۱۱- جب آنحضرتؐ نہرِ اسلام تعمیر فرما رہے تھے، اور تعاون کیلئے فرمایا گیا،
تو لوگوں نے انکار کیا، دین کی نہر اللہ تعالیٰ نے اپنے آسمانی اور زمینی لشکر کے ہاتھ سے مکمل
کر دی، پھر لوگوں کو آبپاشی کی دعوت دی گئی، تو اسکو بھی اکثر لوگوں نے نہیں مانا، جس
کی وجہ سے آج تُو دیکھ سکتا ہے، کہ دُنیا میں ایکطرف ادھوری ادھوری آبیاری ہو رہی
ہے، اور دوسری طرف لق و دق صحرا کا بہت بڑا حصہ ہے۔

۱۲- میرا شاہنشاہ اس حال میں سارے جہان کی سیر و سیاحت کرتا ہے کہ
اسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا، اگر تُو نے میرے سلیمانِ زمانؑ کو نہیں پہچانا ہے، تو اُس
کے ہوائی گھوڑے کے اصطبل کو دیکھ لے، یعنی تُو ریاضت و عبادت کے تجربے سے
یہ معلوم کر سکتا ہے کہ تیری رُوح کوئی بھی امر کیلئے ہوائی گھوڑے کا کام دے سکتی
ہے، یعنی ایسا کہنا درست ہے کہ کامیاب روح نور کا ہوائی گھوڑا ہے، اور جسم
اس کا طویلہ (اصطبل)۔

۱۳- روحانی جہاد ہمیشہ جاری ہے اور اسمیں مولائے زمانؑ امیرِ لشکر کا فریضہ
انجام دے رہے ہیں، تُو دیکھتا ہے کہ دُنیا کی کوئی جنگ سردار کے بغیر نہیں لڑی جاتی ہے۔

۱۴- یہ روحانی سفر کی ایک مثال ہے کہ ایک شخص کسی انتہائی عمدہ گھوڑے پر سوار
ہو کر خاقان یعنی بڑے بادشاہ کی طرح جا رہا ہے، جبکہ دوسرا آدمی ایسے ٹٹو پر جاتا ہے
جو ایک جانب سے اپنی پشت کے زخم سے درد کو شدت سے محسوس کر رہا ہے، اور دوسری جانب
سے تُو یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ وہ بد رفتار ہے، جس کی وجہ سے سوار کو بیحد تکلیف ہوتی ہے، اور یہ ایک

[illegible]

بہت بڑی مصیبت ہے۔

۱۵- حضرت محمد مُصطفیٰ[ص] اور حضرت علی مُرتضیٰ[ع] کے مقدس کھانوں میں سے ایک طعام بطورِ تبرّک رکھا ہُوا تھا، جو عرصۂ دراز کے بعد اب ہمیں نصیب ہُوا، لیکن اس عظیم معجزے کو دیکھ تو سہی کہ متبرک کھانا ہنوز تازہ بتازہ اور بالکل گرم ہی ہے، اور اسمیں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

۱۶- میں علمی بھوک کی وجہ سے بیقرار ہو کر غذا کی تلاش میں صحرا نوردی کر رہا تھا، اور مجھے عقل کے صاف و شیریں پانی کیلئے شدید پیاس لگ رہی تھی، قدرتِ خدا کو دیکھ کہ اسی حال میں یکایک میرا بخت اپنے دامن کو میوہ ہائے لذیذ سے بھر کر ایک نورانی درخت سے اُتر آیا۔

۱۷- سب کے سب ایک ساتھ کیوں نہیں پگھل جاتے؟ اِسمیں اُسکی آتشِ محبت کا کوئی قصور نہیں، کیونکہ یہاں اکثر لوگ پتھر کے بنے ہوئے ہیں، اور جو سونے کے ہیں، وہ بہت ہی تھوڑے ہیں، تو دیکھ لے کہ جو سونے کے تھے، وہ تو فوراً پگھل گئے، لیکن پتھر بڑا سخت ہوتا ہے، اسلئے وہ جُوں کا تُوں پڑا ہے۔

۱۸- اے محبوبِ روحانی! میں نے اپنا قلم، دل و جان اور پُوری ہستی تیرے لئے قربان کر دی ہے، اور دیکھ لینا کہ تیرے شیریں عشق میں ہمیشہ روتے روتے میری آنکھیں کمزور ہو رہی ہیں۔

۱۹- تُو باکرامت بادشاہ ہے، اور میں ایک انتہائی نادار گدا ہوں، پس دیکھ لے میری ناچیز عقل اور گستاخ دانش کو، کہ میں کسی مناسبت کے بغیر تیری دوستی کا خیال کرتا ہوں۔

۲۰- میری ہستی میں ایک بڑا زخم پنہاں ہے، جس کے درد سے میں بیتاب ہو کر رو رہا ہوں، یہ زخم اس لئے ہے کہ مجھے اپنے کُل سے کاٹ کر اِس دُنیا میں لایا گیا ہے، میرا محبوب ہی میرے وجود کا حصۂ عُلوی ہے، تُو دیکھ لے کہ وہی میرا کُل اور کمال ہے، اور دیکھ لے کہ وہی میری انا ئے بالا بھی ہے۔

۲۱- یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ میں غافل اُس معرفتِ زریں پر سوتے پڑا تھا، جبکہ اسکی نورانی تجلی آئی تھی، لیکن زہے نصیب! کہ فرشتۂ عشق نے خود آ کر کہا: "اُٹھ اُٹھ" اور مجھے ہلا ہلا کر جگا دیا۔

۲۲- حیرت ہے کہ عالمِ ملکوت کا دروازہ کھولا گیا ہے، جسکی روشنیاں اور رنگینیاں بیحد عجیب و غریب ہیں، اے عزیز تُو ان نورانی مخلوقات کو تو دیکھ لے، اور ان کے انمول لباس کا مشاہدہ کر۔

۲۳- اے نصیر! تُو ہمیشہ باغ و گلشن کے عجائب و غرائب اور رنگ و بو کی رعنائی و دلکشی کی تعریف و توصیف کیوں کرتا ہے، بلکہ خدا سے عالی ہمتی طلب کرتے ہوئے دیدۂ دانش کھول، اور خدا کے نورانی رنگ کی انتہائی خوبصورت رنگینیوں کو دیکھا کر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱	جائے ثواب و امن خدا را بگو کجاست؟	آن کعبهٔ مبارک و آن خانهٔ خداست
۲	دانی مثال کعبهٔ اعظم که چیست آن؟	این خانهٔ شریف که در پیش روئے ماست
۳	آن چیست خانهٔ ز خدا آنچه زنده است؟	مولائے حاضر است که او نورِ کبریاست
۴	ایزد ولیٔ امر کرا خواند در کلام؟	آن را که او امام زمان است و رہنماست
۵	بنمائے از حدیث که بابِ نبی که بود؟	والله! بابِ علمِ نبی ذاتِ مرتضاست
۶	مولائے مومنان که بود بعد مصطفا؟	آن نائب رسول که سرتاج هل اتیٰ است
۷	آن کشتیٔ نجات کدام است در جهان؟	شخصِ امامت است که از آلِ مصطفاست
۸	نورِ خدا کجاست که تابان همی بود؟	در هستیٔ امامِ بحق شاهِ اولیاست
۹	آیا همو ست حبلِ خدا یا کسی دگر؟	انسانِ کامل است که در دهر پیشواست
۱۰	آئینهٔ خدائے نما کیست بر زمین؟	سلطانِ لافتا و شهنشاهِ انّماست
۱۱	شاهِ زمانه کیست و سردارِ دین کجاست؟	مولا کریم عصر که سرچشمهٔ هُدا است
۱۲	نوری که با کتابِ سماویست آن کجاست؟	در جبههٔ مبارکِ مولا و مقتدا است
۱۳	آن مظهرِ خدا و امامِ زمانه کیست؟	آقائے ما که از همه رو پاک با صفاست
۱۴	خود خازن و خزانه و مفتاح و در که است؟	آن نورِ حق امامِ مبین میرِ دو سراست

سنگِ بنیادِ جماعتخانهٔ سورن کوٹ نہادہ شد: —
چهارشنبه، ۱۷ر جمادی الآخر سنہ ۱۳۸۱ھ / ۲۱ر مارچ سنہ ۱۹۶۲ء، ۵ سال از جوش -

۱- س: (۱۲۵/۲) بتاؤ کہ لوگوں کیلئے جائے ثواب اور مقامِ امن کہاں ہے؟ ج: ایسا مقام وہ بابرکت خانۂ کعبہ اور وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہی ہے، جو مکہ میں ہے۔

۲- س: آیا تم کعبۂ اعظم کی مثال جانتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ ج: جی ہاں، یہ فضل و شرف والا گھر یعنی جماعت خانہ اس کا نمونہ ہے، جو ہمارے سامنے ہے۔

۳- س: خدا و نورِ عالم کا وہ گھر کونسا ہے جو زندہ و گویندہ ہے؟ ج: خدا تعالیٰ کا ایسا گھر مولائے حاضر یعنی امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کی پاک و پاکیزہ ہستی ہے، کیونکہ نورِ الٰہی وہی تو ہے

۴- س: اللہ پاک نے قرآن حکیم (۵۹/۴) میں کس کو "صاحبِ امر" قرار دیا ہے؟ ج: اس انسانِ کامل کو جو زمانے کا برحق امامؑ اور ھادی ہوا کرتا ہے۔

۳۲

۵- س: تم حدیثِ شریف کی روشنی میں یہ دکھاؤ کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم و حکمت کا دروازہ کون تھا؟ ج: خدا کی قسم! آنحضرتؐ کے علم و حکمت کا دروازہ مولا مرتضیٰ علی کا نور ہے۔

۶- س: حضرت محمد مصطفیٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مومنین کا مولا و آقا کون ہے؟ ج: وہ بحکمِ حدیث: من کنت مولاہ ...... آنحضورؐ کے جانشین ہیں، یعنی حضرت علی علیہ السلام، جو مملکتِ ھل اتیٰ (۷۶: ۱) کے بادشاہ ہیں۔

۷- س: اِس دُنیا میں وہ نجات والی کشتی کونسی ہے، جسکا ذکر حدیث میں فرمایا گیا ہے؟ ج: یہ شخصِ کامل صاحبِ مرتبۂ امامت ہے، جو آلِ حضرت محمد مصطفیٰؐ ہے۔

۸- س: خدا تعالیٰ کا نور جسکا ذکر قرآن کے بہت سے مقامات پر موجود ہے، وہ کہاں ہے جو ازل سے درخشان و تابان رواں دواں ہے؟ ج: وہ نور امام برحقؑ کی پاک ہستی میں ہے جو اولیاء کا بادشاہ ہے۔ ○ خدا کی رحمت ہے

۹- س: کیا اللہ کی رسّی (۳: ۱۰۳) بھی وہی یعنی امام علیہ السلام ہے یا کوئی دوسرا شخص؟
ج: وہی انسانِ کامل (ع) ہے جو زمانے میں پیشوا ہے۔

۱۰- س: کہتے ہیں کہ خلیفۂ خدا روئے زمین پر آئینۂ خدا کا کام انجام دیتا ہے تو وہ کون ہے؟ ج: وہ سلطنتِ لافتیٰ کا سلطان اور ولایتِ انما (۵: ۵۵) کا شاہنشاہ ہے۔

۱۱- س: زمانے کا بادشاہ کون ہے اور دین کا سردار کون؟ ج: وہ مولانا شاہ کریم الحسینی امامِ زمان ہی ہیں، جو سرچشمۂ ہدایت ہیں۔

۱۲- س: جو نور ابتدا ہی سے آسمانی کتاب کے ساتھ ساتھ آیا ہے، وہ کہاں ہے؟ ج: وہ نور مولا اور پیشوا (امامؑ) کی مبارک پیشانی میں جلوہ گر ہے۔

۱۳- س: وہ خدا کا مظہر اور زمانے کا امام اطہر کون ہے؟ ج: وہ مظہر ہمارے آقائے نامدار ہیں جو ہر طرح اور ہر اعتبار سے انتہائی پاک و پاکیزہ ہیں۔

۱۴- س: خود ہی خزانہ دار بھی ہے، خزانہ بھی، کلید بھی ہے اور دروازہ بھی ہے، یہ کون ہو سکتا ہے جو ان تمام اوصاف کا مالک ہے؟ ج: وہ خدائے بزرگ و برتر کا نور، امامِ مبین ہے اور دونوں جہان کے امیر (صاحبِ امر) ہے۔

نوٹ: سونی کوٹ (گلگت) کی نیکنام جماعت کی خواہش بلکہ پُرزور فرمائش تھی کہ اُنکے جماعتخانۂ نو کے کتبہ کیلئے کوئی پُرمغز نظم تیار کر دی جائے، چنانچہ بتائیدِ نورِ الٰہی یہ عالیشان نظم تیار ہوئی، اور اُن حضرات کے بخت سے بڑا تعجب ہوا کہ یہ ظہور میں شامل ہوا۔ نصیر الدین نصیر ہونزائی

◎ نظم اپنی اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے

۱۵/ جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ   ۱۴/ فروری ۱۹۸۷ء

آبِ شفا
(مُسدّس)

از قلم علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

۱
مظہرِ نورِ خدا
دوڑمی آبِ شفا
جیتے طبیب بائی شُوا
یزرے اِمنائی می شُشا
دردگے گنے می دوا
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۲
دم کے دُوا دوڑمی
نورے غِذا دوڑمی
جیتے دَوا دوڑمی
میمو بہا دوڑمی
عقلے شفا دوڑمی
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۳
میشں لو بلم زگش ریچی
بی خبرن شگ ریچی
دگش ژرے زبان دگ ریچی
سگش ژومُخی میرنگ ریچی
غیرے بلم دگش ریچی
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۴
آبِ شفا مُو میان
وقتے دمن بائی عیان
صاف و صفا اِر غیان
رحمتے بتن حیران
بر نگا اِیَرم میان
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۵
آبِ حیاتن ایسل
نورگے ذاتن ایسل
عقلے نجاتن ایسل
شاہِ صفاتن ایسل
ابدے نجاتن ایسل
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۶
خضرِ زمانر سلام
اِنے جلے جانر سلام
اِنے شکلے شانر سلام
لعلگے کانر سلام
اِنے میلے سانر سلام
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۷
آبِ شفا بِلا طہور
شا بِلا مولا ظہور
آبِ بقاء آبِ نور
میشں لو ہمیش بائی حضور
نورے ٹی می کوہِ طور
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۸
حکمتے قرآن غتن
عشقے ترانان غتن
رحمتے فرمان غتن
مدحتے سلطان غتن
رازگشے آیان غتن
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۹
نورے مہر جیتے منش!
کینہ کے گٹ جیتے منش!
آبِ شفا تیتے منش!
نفسے جگر لیتے منش!
مشکلگر چھیتے منش!
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۱۰
علمِ امامت ہیتن
نورِ ہدایت ہیتن
رازِ قیامت ہیتن
گنجِ سلامت ہیتن
اِنے شکلے حکمت ہیتن
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۱۱
عالم شخصیو لو بائی
آئیش کے بر دیو لو بائی
اِن میشے بلدیو لو بائی
جسم لو بائی جیو لو بائی
ذکرگشے گلکیو لو بائی
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۱۲
آلِ نبی بالی امام
وقتے سخی بائی امام
نورِ علی بائی امام
علمے غنی بائی امام
ذکرِ جلی بائی امام
کھوت بہ سِرن یا خدا!

۱۳	نورے کتاب میر مُن روزِ حساب میر مُن	عقلے خطاب میر مُن عشقے شراب میر مُن	علمے جواب میر مُن کھوت بہ یسرن یا خدا!
۱۴	آبِ شفا! نورے چیل! ساقئے ذکرِ جمیل!	کوثرے فریر دلیل! جانا دوائے علیل!	جنت لُمُ سلسبیل! کھوت بہ یسرن یا خدا!
۱۵	مِنے ژُو نصیر گدا! اُنے قلم مرحبا	حکمتے آبِ شفا سجدہ ایتس ٹیڈبا	نورے دِمن عشقے کا کھوت بہ یسرن یا خدا!

ترجمہ و تفہیم: 1- یاد رکھو کہ خداوندِ تعالیٰ کے نورِ پاک کا مظہر (امامِ زمانؑ) روحانی طبیب ہے، اُس نے ہمارے دکھوں اور امراض کیلئے آبِ شفا کو دوا بنا کر بھیجا ہے، کیونکہ ہمارا سخی اور شفیق کو ہم پر رحم آیا ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۲- مولا نے آبِ شفا پر اسمِ اعظم دم کر کے دعائے برکات کے ساتھ بھیجا ہے، اُس نے یہ روحانی دوا بھیجی ہے، جو عقل کیلئے باعثِ شفا بھی ہے اور نورانی غذا بھی، اور یہ سب کچھ ہمارے روحانی باپ نے ارسال کیا ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۳- اب ہمارے دلوں سے زنگِ غفلت ہٹ جائیگا، ہم سوئے ہوئے تھے اب جاگ اٹھیں گے، ہمارے دل سے غیر کا رنگ و خیال محو ہو جائیگا، اگر ہم میں سے کوئی غافل ہے تو وہ آگاہ ہو جائیگا، ہمارے لئے روشنی آئیگی اور تاریکی چلی جائیگی، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۴- اب ہم آبِ شفا پئیں گے، اور اسکی نگاہ میں باطنی طور پر صاف ستھرے ہو جائیں گے، فرمانبرداری کر کے اسکے عزیز ہو جائیں گے، زمانے کا مالک ظاہر ہے، اور ہم سب پر بڑا مہربان ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۵- اے ساقی دیکھ لے کہ آبِ شفا ایک آبِ حیات ہے، غور کر کہ یہ عقل کیلئے شہد و شکر کی طرح شیریں ہے، سوچ لے کہ یہ ایک ابدی نجات ہے، اور دیکھ کہ اسکا حکم کرنے والا سرچشمۂ نور ہے، جو بڑا اعلیٰ صفات بادشاہ ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۶- زمانے کا خضرؑ (امامِ وقتؑ) جو آبِ حیات کا رہنما ہے اسکو سلام ہو، اسکی محبت کی عظمت و شان کو سلام ہو، اسکے بادۂ عشق کے خُم کو سلام ہو، اسکے آبِ شفا کی روح کو سلام ہو، اور وہ خود جو کلامِ جواہر ہے، اسکو سلام ہو، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۷- آبِ شفا کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی شرطوں کے ساتھ ہر بیماری اور آلائش سے پاک کر دیتا ہے، کیونکہ وہ آبِ حیات اور نور کا پانی ہے، جبکہ نورانی گھر یعنی جماعتخانہ ہمارے حق میں

کوہِ طور کی طرح ہے، جس میں مولائے اقدس و اطہر کا دائمی ظہور ہے، اور وہ ہمیشہ ہمارے دل میں بھی موجود ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۸۔ اے برادر قرآنِ حکیم پڑھ لیا کر، اور رحمت والا فرمان کا مطالعہ کر، آیت کو اسکے بھیدوں کے ساتھ پڑھ لینا، عشقِ مولا میں نغمہ خوان ہو جانا، اور سلطانِ دین کی مدح سرائی کرنا، یا خدا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۹۔ چاند رات کی مثال پر ہمیں نور کا نیا چاند نظر آئے! آبِ شفا کا نتیجہ ایسا ہو! یہ عمل مثلِ کلید تمام مشکلات کے تالوں کو کھول ڈالے! کینہ اور عداوت جل جائے! اور نفس کے خلاف جہاد کرنے کیلئے یہ ایک گھات کی جگہ بن جائے! یا پروردگار یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۱۰۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ ہم علمِ امامت سے فیض یاب ہو جائیں گے، اسی سے ہم اسرارِ قیامت کو جان لیں گے، اسکی محبت کی حکمت سمجھ لیں گے، نورِ ہدایت اور خزانۂ سلامتی کو بھی پہچان لیں گے، خداوندا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۱۱۔ وہ محبوب ہمارے عالمِ شخصی میں موجود ہے، ہمارے دل کے ایوان میں جلوہ نما ہے، ہمارے اذکار کے پر و پرواز میں رہتا ہے، وہ ارض و سما میں ہے، اور ہمارے جسم و جان میں رہتا ہے، یا رب یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۲۔ امام آلِ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) ہے، امام نورِ علیؑ ہو کر آتا ہے، امامِ خدا کا اسمِ اعظم ہے اس لئے وہ ذکرِ جلی بھی ہے اور ذکرِ خفی بھی، امام ظاہراً و باطناً زمانے کا قیامِ ہو کر آتا ہے، اور صرف امام عالیمقام ہی ہے جو علم میں بیحد امیر ہوتا ہے، خدایا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۳۔ بولنے والی نورانی کتاب بن کر، عقلِ کامل کا خطاب و بیان ہو کر، ہر علمی سوال کا جوابِ مفصّل بنکر، ہمارے علم و آگہی کیلئے ایک عملی قیامت بن کر، اور اپنے عاشقوں کیلئے شرابِ عشق بنکر، وہ موجود ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۴۔ اے آبِ شفا! اے آبِ نور! اے تو حوضِ کوثر کا رہنما! اے بہشت کے چشمۂ سلسبیل کے پانی! اے ساقیٔ جنت کے ذکرِ جمیل! اے ہر بیمار کی دوا کی جان! یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۵۔ اے مفلس و گدا نصیر! اس پُر حکمت آبِ شفا کو پی لے، اور یہ کام نور کے مالک کے عشق کے ساتھ ہونا چاہئے، آفرین ہو تیرے قلم پر کہ میں نے اسکو تحریر کے دوران سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۴، رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ۵، مارچ ۱۹۸۷ء

○ دوا کا نام

◎ ایک بیمار کی دوا تجویز ہوئی ہے

AAB-I ŚAFAA.
(musaddas)

Az qalam-i Allamah Nasiruddin Nasir Hunzai

1- Mazhar-i Nuur-i Qhudaa doočimi Aab-i śafaa	Jiiye Tabiib bay śuwaa nire imanay mii Ṣaṣaa	dardiṅe gane mii dawaa khot be siran yaa Qhudaa!
2- Dam ke duwaa doočimi nuure ġizaa doočimi	jiiye dawaa doočimi miymo Babaa doočimi	aqale śafaa doočimi khot be siran yaa Qhudaa!
3- Mesulo bilum zaṅ nići biiqhabaran śaṅ nići	daṅċe nibaan daṅ nići saṅ żuçi meer, ṭaṅ nići	ġeyre bilum raṅ nići khot be siran yaa Qhudaa!
4- Aab-i Śafaa muu miyaan Waqte Daman bay ayaan	saaf-u safaa eer ġayaan mimaṭe buṭan mehrbaan	bar nuka eyarum mayaan khot be siran yaa Qhudaa!
5- Aab-i Hayaatan esal Nuuriṅe Zaatan esal	aqale nabaatan esal Śaah-i Sifaatan esal	abade najaatan esal khot be siran yaa Qhudaa!
6- Qhizr-i Zamaanar salaam! Ine ċhile jaanar salaam!	Ine śule śaanar salaam! La'liṅe Kaanar salaam!	Ine mele saanar salaam! khot be siran yaa Qhudaa!
7- Aab-i Śafaa bila tahuur çhaa bila Mawlaa Zuhuur	Aab-i Baqaa, Aab-i Nuur mesulo hamiiś bay Huzuur	Nuure Ha mii Kuuh-i Tuur khot be siran yaa Qhudaa!
8- Hikmate Qur'aan ġatan iśqe taraanaan ġatan	Rahmete Farmaan ġatan midhat-i Sultaan ġatan	raaziṅe aayaan ġatan khot be siran yaa Qhudaa!
9- Nuure mimar ċheey maniṣ! kiina ke gaṭ jeey maniṣ!	Aab-i Śafaa teey maniṣ! nafse jaṅar leey maniṣ!	muśkiliṅar ćheey maniṣ! khot be siran yaa Qhudaa!
10- Ilm-i Imaamat heyan Nuur-i Hidaayet heyan	Raaz-i Qiyaamat heyan Ganj-i Salaamat heyan	Ine śule hikmat heyan khot be siran yaa Qhudaa!
11- Aalam-i śaqhsiwlo bay ayaś ke birdiwlo bay	In mese baldiwlo bay jismulo bay jiwlo bay	zikriṅe galgiwlo bay khot be siran yaa Qhudaa!
12- Aal-i Nabii bay Imaam Waqte Saqhii bay Imaam	Nuur-i Alii bay Imaam ilume Ġanii bay Imaam	Zikr-i Jalii bay Imaam khot be siran yaa Qhudaa!
13- Nuure Kitaab meer numan Ruuz-i Hisaab meer numan	Aqale Qhitaab meer numan Iśqe Śaraab meer numan	Ilume Juwaab meer numan khot be siran yaa Qhudaa!
14- Aab-i Śafaa! Nuure Ċhiil! Saaqiye zikr-i jamiil!	Kawsare Fariyar daliil! jaan-i dawaa-i aliil!	Jannatulum salsabiil! khot be siran yaa Qhudaa!
15- Mine żu Nasir-i gadaa! une qalamar marhabaa!	Hikmate Aab-i Śafaa sujda etas yeeċabaa	Nuure Damane iśqe kaa khot be siran yaa Qhudaa!

5/3/87

نعتِ نبی ﷺ

۱	محمدؐ عشقے نس دیمی	دُرُودن سین سلامن سین	دُوا دیمی نفَس دیمی	دُرُودن سین سلامن سین
۲	اگر شریاے رَی باکے	دُور گیوماے رَی باکے	بُش گوس تھارے رَی باکے	دُرُودن سین سلامن سین
۳	محمدؐ شل ایم تیذم	خیال نمہ اس لعذم تیذم	ہمیشہ انے دین شقم تیذم	درودن سین سلامن سین
۴	حبیبِ کبریا ان بای	امامِ انبیا ان بای	دلیلِ اولیا ان بای	درودن سین سلامن سین
۵	خدایے خاص شگلوان بای	شملو تت ذم شملوان بای	بتن قرآنے الوان بای	درودن سین سلامن سین
۶	انہ شاہِ عرب سیئبان	کمالِ گشا بٹے عجب سیئبان	یقیناً نورِ رب سیئبان	درودن سین سلامن سین
۷	خدایے غیبے رحمت بای	اتو غنس نورے دولت بای	شگلو تگے عشقے جنت بای	درودن سین سلامن سین
۸	ایشے دل ایر نمی معراج	خدا او شنی نیم سرتاج	ایون بان یس انہ محتاج	درودن سین سلامن سین
۹	محمد مصطفیٰ شل بینی	نبوتے نورے سابل بینی	بصیرتے گلچنر دُل بینی	درودن سین سلامن سین
۱۰	محمدؐ دینے رہبر بای	خدایے نورے مظہر بای	نبی تگے ساجو افسر بای	درودن سین سلامن سین
۱۱	بجم ان شکلے انسان بم	مگر ان نورے ہن سان بم	اکھیس ہن عقلے دنیان بم	درودن سین سلامن سین
۱۲	ایم بلا انے رسالتے شان	غُتم بلا حکمتگے قرآن	عجب تل معجزگے دُنیان	درودن سین سلامن سین
۱۳	کمل کامل کمانبی ہ ضا	جان و لو ام لوانے تیذا؟	غتن دلتسے ژولے دانا!	درودن سین سلامن سین
۱۴	خدایے برکتی دیرای	عجب لعالے چھشن دیرای	اکھیسہ عطرگے ترشی دیرای	درودن سین سلامن سین
۱۵	محمد فخرِ عالم بم	خدایے اسمِ اعظم بم	نبی تگشا الجی خاتم بم	درودن سین سلامن سین
۱۶	نصیرے کلہ بٹی ارمان	مناسرانے گنے قربان	مگر کھی یشہ ایمے حیران	درودن سین سلامن سین

ترجمہ: (۱) عشقِ محمدیؐ کی خوشبو آ رہی ہے، لہٰذا اے ساقی! آنحضرتؐ کے اسم مبارک پر درود و سلام پڑھ لے، حضورؐ کی طرف سے دعائے برکات آگئی ہے، اس لئے درود و سلام پڑھ لے۔

۲۔ اگر تو مسرور و شادمان ہو جانا چاہتا ہے، اپنی روح کو زینت بخشنا چاہتا ہے، اور دل کو ترقی کی دولت سے مالامال کر دینے کی خواہش ہے، تو پھر درود و سلام پڑھا کر۔

۳۔ میں نے خوش بختی سے دیکھا، حضرت محمدؐ کی محبت ایک شیرینی ہے، میں نے دیکھا کہ حضورؐ ایک نورانی تصور بنکر میرے دل میں تشریف فرما تھے، میں نے آپؐ کے دین کو ہمیشہ سرسبز پایا، درود و سلام پڑھا کر۔

۴۔ ذات کبریا کے محبوب آپؐ ہی ہیں، تمام پیغمبروں کے پیشوا آپؐ ہی ہیں، اولیاء کے رہبر و رہنما آپؐ ہی ہیں، درود و سلام پڑھا کر۔

۵- خدائے تعالیٰ کے خاص دوست آنحضور ﷺ ہیں، سارے شریعتوں میں سے اشرف ترین آپ ﷺ ہی ہیں، دیکھ لے کہ قرآن کے اس سرے سے اُس سرے تک حضور ﷺ ہی کا ذکرِ جمیل موجود ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۶- حضرت ﷺ کو عرب و عجم کے بڑے دینی بادشاہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، انکے کمالات تعجب خیز بیان کرتے ہیں، یقیناً آپ ﷺ کو ربّ العزت کا نور مانا جاتا ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۷- ہمارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ غیب ہیں، آپ ﷺ کا مرتبہ ایک ایسی نورانی دولت ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوتی، پیغمبرِ اکرم ﷺ اپنے عاشقوں کے حق میں عشقِ حقیقی کی بشارت ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۸- آسمان کے نیچے سے اوپر تک معراج (یعنی سیڑھی) بن گئی تھی، اور ہمارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کے عرش پر مہمان ہو گئے تھے، یہی وجہ ہے کہ سارے لوگ آپ ﷺ کے محتاج ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۹- اے ساتھی! محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاکیزہ محبت سیکھ لے، آفتابِ نورِ نبوت کے سرچشمے کو پہچان لے، سرمۂ چشمِ بصیرت کی شناخت کر لے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۰- حضرت محمد ﷺ دینِ اسلام کے رہنما ہیں، آپ ﷺ نورِ خدا کے مظہرِ اتم ہیں، تمام انبیا کے عادل سردار ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۱- آپ ﷺ اگرچہ بظاہر بشر تھے، مگر آفتابِ نور تھے، ایک بڑی عجیب عقلی دنیا تھے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۲- اُن کی شانِ رسالت بڑی عظیم ہے، جسکا ثبوت اپنی معنوی گہرائیوں کے ساتھ قرآنِ حکیم ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۳- قرآن جیسی کامل و مکمل کتاب تُو نے دُنیا بھر میں کہاں دیکھی ہے؟ اے دانا! آجا قرآنِ پاک کو بڑی عمدگی سے پڑھا کر، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۴- خدا نے آنحضرت ﷺ کو گنجِ اسرار بنا کر بھیجا ہے، حضور ﷺ ایک انتہائی گرانقدر گوہرِ جواہر کی طرح ہیں، آپ ﷺ نسیمِ بہشت کی طرح ہیں، جو گوناگوں خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہوتی ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۵- محمد مصطفیٰ ﷺ فخرِ موجودات تھے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے زندہ اسمِ بزرگ تھے، آنحضرت ﷺ خاتم انبیا تھے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۶- نصیرِ حقیر کو بیحد شوق ہے کہ حضورِ انور ﷺ کے مبارک نام سے قربان ہو جائے، مگر یہ خود کو اس قابل نہیں پا کر حیران ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

27/6/87

آفتابِ نور کا طلوع

۱ دالین لے دیئن چور دمو چورہ می بیادیمی — تیئین بیس گھاچان دیئن دیئن نورے میا دیمی
۲ اِن سِرّ خدا نورے دمن ظاہر و باطن — می چھنم ڈُکُٹ میسے گری سم سگ نما دیمی
۳ اِن زندہ کتاب حکمتے بُل عقلگے دریا — میر کعبہ نمن حضرت یز دانے دیمی
۴ اِن آلِ نبی نورِ علی خازنِ قرآن — می رُومتے گنے دینے سعادت نگا دیمی
۵ اِن مظہرِ حق عرش خدا دینے شہنشا — جار جلوہ اوّل غنم لو زلزلا دیمی
۶ اسلامے علم دینے ڈُکو عزّتے گنڈو — شُر تُدیشے گلاب نورِ کے چین رُوے بسا دیمی
۷ جاوٗ لجیے دیدارے گنے بیشن کے فکر نیڈ — جا شُل بلبلیکش ششا ایسل مُو سجا دیمی
۸ مُو شکرو خدایا! شلے سِس یرنے غریبم — اُنے رحمتے بُل برکتے کان شلے تھگا دیمی
۹ جا نورِ علی ساقیٔ کوثر "غفتنس کے — کوثرے نسن دَم جون بُٹ مزا دیمی
۱۰ جا اسے غفُر دُسوک تعلیٰ علی" سلیس کے — فردوسے شرابے نمُنن جا شیشا دیمی
۱۱ غافل امنم اسُ لوم اشگالو بمیا خیر! — دا یاد ایتم بجلی جون اِن ششا دیمی
۱۲ مین عشق الو دُویان کے فنا بان کے مبارک! — شُر تُدیشُ لعی چیتو قمنی ما بہا دیمی
۱۳ دیدارے دمو دیمی مگر عشقے سِس ام بان؟ — اُنے شلے سِس اُونر ایو سا گُور گانا دیمی
۱۴ بی موقع نوکعیر بیچھماہ بی بہرہ برلتم — جار کھینے برلٹ دیمی عجب ناترگا دیمی
۱۵ جا لوقُت نوسل اِنے ھگنے افسرے ایا سرم — مُوان یکلم تکمگے کارُوے شوقا دیمی
۱۶ اس علمے متعن شہرنے سودا ولو بنال بم — مُو دیمیا خیر شکر محمدِ ش رُوے ژیا دیمی
۱۷ قرانے ھگایگ دُونس گنے ین کے ایم جام — بسرے چھعیئہ مُشرکے کا نورِ نبیے معجزا دیمی
۱۸ سان نورے ایَشا دُسوکمی مُو می ایش بان — نورُوس ایکلی نورے بہان شوا دیمی
۱۹ دمجارے سفر فسعی نہ غنی دنزلے مقصود — بُٹ خوش مماین شلگو یو مُو اِنے بسا دیمی
۲۰ فردوس برین نورِ مبین عالمے سردار — ژُولے ایسل نصیر اُنے گو سے معشوقے گا دیمی

شکرو

ایَشِ ژُم

یہ گا

ترجمہ: ① اے ساتھیو! صبح سویرے جاگو اُٹھو کہ ہمارے روحانی باپ (امامِ زمان ؑ) یہاں تشریف فرما ہو گئے ہیں، اتنی دیر تک کیوں سوئے پڑے ہو، اُٹھو اُٹھو کہ آفتابِ نور طلوع ہو چکا ہے۔

② وہ سِرِّ خدا (اللہ تعالیٰ کا بھید) حاملِ نور ظاہراً و باطناً ہمارے دلِ تنگ و تاریک کیلئے چراغِ ہدایت بن کر آئے ہیں۔

③ وہ قرآنِ ناطق، سرچشمۂ حکمت، اور دریائے عقول ہیں، ہمارے لئے کعبہ اور خداوند تعالیٰ کا مقدس گھر بن کر آگئے ہیں۔

④ وہ آلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نورِ علی ؑ، اور قرآنِ حکیم خزانہ دار ہیں، ہماری روحوں کیلئے دینی (اور دنیوی) سعادت لیکر آئے ہیں۔

⑤ جب میں نے اُس مظہرِ حق، عرشِ الٰہی، اور شاہنشاہِ دین کے جلوۂ اوّل کو دیکھا تو یقیناً میں نے محسوس کیا کہ اسکے جلال کی وجہ سے بھونچال آرہا تھا۔

⑥ وہ پرچمِ اسلام کا مرتبہ رکھتے ہیں، وہ ستونِ دین ہیں، اور تمام انسانوں میں طُرّۂ عزت و برتری ہیں، وہ گلابِ مسرت و شادمانی، لباسِ نورانی، اور منزلِ روحانی تشریف فرما ہو گئے۔

⑦ انہوں نے یہ دیکھا کہ میں خواب میں انکے دیدار کو حاصل کرنے کیلئے آہیں بھرتا اور فکر کرتا ہوں تو اسی لئے میرے مہربان اور سخی کو دیکھو تو سہی کہ وہ بیداری ہی میں دیدار دینے کی خاطر تشریف لائے۔

⑧ خدایا! اب ہم تیری اس نعمت کا شکر کرتے ہیں، کہ اگرچہ اہلِ محبت پہلے غریب تھے لیکن اب تیری رحمت کا سرچشمہ، برکت کی کان، اور محبت کا فیض آگیا۔

⑨ جب میں نے بار بار "نورِ علی ساقیٔ کوثر" کے الفاظ کو پڑھا، تو مجھے بیحد لذت محسوس ہوئی، گویا مجھے کوثر کی خوشبو آرہی تھی۔

⑩ جب میں نے اپنے دل کی گہرائی میں اُتر کر "علی علی" کہا، تو اسکے نتیجے میں میرا پیالۂ بادۂ جذبات سے لبریز ہو کر میرے سامنے آیا۔

⑪ وہ میرے دل میں موجود تو تھے، لیکن جیسے ہی میں بھول گیا تو وہ شاید فوراً ہی چلے گئے، اور جب میں نے انکو یاد کیا، تو بجلی کی طرح چشم زدن میں حاضر ہو گئے۔

⑫ حضرات جو عشق میں پگھل گئے ہیں، اور فنا ہو چکے ہیں، انکو مبارک ہو، اب تم بدرجۂ انتہا مسرور و شادمان ہو جاؤ، کیونکہ تمہارے روحانی باپ تشریف لاچکے ہیں۔

⑬ صاحبِ دیدار تو آئے ہوئے تھے، لیکن عشاق کہاں ہیں؟ اے ساتھی یہ تمہاری وجہ سے ہے کہ تم نے اصلِ عشق کو نہیں بتایا، اور وہ ضرور تم کو گلہ کریں گے۔

○ بیانِ وارداتِ روحانی

(امامِ عالی مقام کی صورت میں)

(۱۴) تم دُنیا کی مصیبت پر رو رو کر کیا حاصل کرو گے، یہ تو بے وقت کی بارش کی طرح بے سود ہے، خدا کا شکر ہے کہ میرے یہاں عین موقع کے مطابق تعجب خیز بارش بڑی دیر تک ہوتی رہی۔

(۱۵) میرے پھٹے پُرانے کپڑوں کو دیکھ کر محبوبِ جان کے دربان افسر نے مجھے انکے حضور جانے نہیں دیا تھا، مگر یہ بات میرے بادشاہ کو اچھی نہیں لگی، لہٰذا اب انہوں نے از راہِ عنایت مجھے کئی تحفوں کے ساتھ ایک روحانی چوغہ بھیجا ہے۔

(۱۶) میرا دل علم کے کسی دور شہر میں جا کر عرصۂ دراز تک نہیں آرہا تھا، اب البتہ دل واپس ہو گیا، اس لئے خدا کا شکر کرتا ہوں، اور دیکھتا ہوں کہ روح کی گٹھڑی یہاں پہنچ گئی ہے۔

① [illegible]

(۱۷) کوئی ایسا شخص نہیں تھا، جو میرے لئے حکمتِ قرآن کے دروازوں کو کھول سکے اب باکرامت کلیدوں کے ساتھ نورِ نبی ص کا معجزۂ علمی یعنی امام اقدس و اطہر ع آگئے ہیں۔

(۱۸) آسمانِ نورانیت سے ایک خورشیدِ انور نازل ہوا ہے، اس لئے ہم بیحد شادمان ہیں، اگرچہ ظاہری جشنِ نوروز تو نہیں ہے، لیکن جو نورانی بہار آئی ہے، وہ بڑی عجیب و غریب ہے۔

(۱۹) پُر مشقت سفر کے خاتمے پر اب منزلِ مقصود نظر آرہی ہے، دوستو اب تم بدرجۂ انتہا خوش ہو جاؤ کہ معشوق کی منزل آرہی ہے۔

(۲۰) وہ زندہ جنت، نورِ ظاہر اور تمام اہلِ جہان کے سردار ہیں، اے نصیرِ حقیر یہ دیکھو اور دیدار حاصل کرو کہ تمہارے محبوبِ جان آئے ہیں۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی
25/10/87

محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

(نعت)

۱ غلیسن با بیسن مِلی نی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
ڈُنگ اَسے ہا ربیسن گری نی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۲ خدا شُل بہ نہ عطا میئمی؟ بیسن ژُم اِن رِضا میئمی؟
اِمت ے سگ رھنما میئمی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۳ بہ وجہ ژُم میر اُیَم قرآن؟ بُٹن دلستوغی فرقان؟
اِمت ے حکمتے نہ دِین آسان؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۴ اِمت دیکرن دِشم ٹیشا؟ اِمت توم ضابقم ٹیشا؟
اِدِسی میوان اُیَم ٹیشا؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۵ یکن دریان جُوَن ٹیژم یکن دُنیان جُوَن ٹیژم
یکن اسمان جُوَن ٹیژم محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۶ عجب سِن پاک بُلن ایسلن بشتم گُلگلی ایسلن
آیَشی لُم سُنبلی ایسلن محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۷ گیَم سیئبا اِمت حکمت؟ اِمت ہِمت اِمت طاقت؟
اِمت برکت اِمت دولت؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۸ اکھیسی دُنیا عجب شہرن ایسل تِل لعلی بازارن
بہشتم عطرے شُرَیارن محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۹ خدا ژُم میر کمنؐ سوکمی بشتمُ تومے لمن سوکمی
آیَش ژُم چِھشن نُمن سوکمی محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۱۰ اِمت شُلے بُلنے آبادبان؟ اِمت دُنیا ولو آزادبان؟
اِمت شُرٹیشے دلشادبان؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۱۱ اِیک شاھی گنوگن بیلجا؟ اِیک سَنبلگئے بٹو یاتبا؟
اِیک اسقرگئے نُسی گوچا؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

۱۲ اِمت دریا غم کُشے رای؟ اِیس مراکا ایم کُشے رای! | اِمت خنجرے یرم کُشے رای؟ محمدے شُل محمدے شُل

۱۳ بہ دلتس سگ چراغن نام عجب اسقر گشے باغن نا؟ | ایم بن عشقے داغن نا؟ محمدے شُل محمدے شُل

۱۴ اُیونر ساجو سان ایسلن محبتے معجزان ایسلن | نبوتے نورے شان ایسلن محمدے شُل محمدے شُل

۱۵ بیسن جا جیتے چندکس نی؟ بیسن جمدیتے گنے دک نی؟ | بیسن اِنے عشقے فورے یک نی؟ محمدے شُل محمدے شُل

۱۶ گناہ بے گو ثمو تقوی گین؟ دُرودن سیلن سلامن سیل | خدا شُلگوین مناسر حیلن محمدے شُل محمدے شُل

۱۷ عجب مقبول دُعان ثیثم اکھیس دلتس دوان ثیثم | ایم بن معجزان ثیثم محمدے شُل محمدے شُل

۱۸ خیالگے سگ جہانن گا! الطیف یاقوتے کانن گا! | ایم قدرتے نشانن گا! محمدے شُل محمدے شُل

۱۹ محمدے نورے برکت ثُم ثُوس بِلا مُو زمانا ثُم | ایسل نا مُو دُم چِلے اُم محمدے شُل محمدے شُل

۲۰ یقین بلا غینسے جل میثمی شترگٹ بُریے بل میثمی | ریو نزل لعلے تل میثمی محمدے شُل محمدے شُل

۲۱ نصیر! اُنے دردے گنے درمان اُیم کُشے جان اُیم کُشے کان | یم دیم علمے دستر خوان محمدے شُل محمدے شُل

ترجمہ:—

۱- میں کچھ بیمار ہوں نہ جانے میرے لئے کیا دوا نافع ہوگی؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، بس آنحضرت صلعم کی محبت ہی دوا ہے۔ میرے ظلمت کدۂ دل کیلئے کونسی چیز چراغ کا کام کر سکتی ہے؟ محمد صلعم کی محبت، محمد صلعم کی محبت۔

۲- خدا کی محبت کیوں کر عطا ہوگی؟ کس عمل سے وہ راضی ہوگا؟ کونسی روشنی ہمیں خدا کی طرف رہنمائی کریگی؟ محمد صلعم کی محبت، محمد صلعم کی محبت۔

۳- کس وجہ سے (کیوں) یہی قرآن اتنا شیریں ہے؟ یہ فرقان مجید حسین نظر آرہا ہے؟

کس حکمت کی بنا پر دین آسان ہو جاتا ہے؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۴۔ کونسا باغ و باغیچہ بگاڑ سے محفوظ و سلامت ہے؟ کونسا درخت سدا بہار ہے؟ کس قسم کا پھل سب سے میٹھا ہے؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۵۔ میں نے کبھی ایک دریا کی طرح دیکھی، کبھی ایک دنیا جیسی دیکھی، کبھی آسمان کی مثال پر نظر آئی؛ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۶۔ دیکھو یہ ایک عجیب سرچشمہ ہے، دیکھو یہ بہشت کی ایک خوشبو ہے، دیکھو یہ ایک آسمانی سُنبُل (بال چھڑ، جٹا ماسی) ہے: محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۷۔ کس حکمت کو حاصل کرنیکا خیال ہے؟ کونسی ہمت اور کونسی طاقت چاہئے؟ کس خزانے کو اور کس دولت کو چاہتے ہو؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۸۔ ایک بڑی عجیب دُنیا ہے، جسمیں ایک نرالا شہر ہے، جہاں ایک ایسا بازار ہے کہ اسمیں جواہر ہی جواہر ہیں (اور یہ ہے:) محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کے حضور (یعنی عرش) سے ہم سب کیلئے ایک رسّی نازل ہو چکی ہے، بہشت سے درخت طُوبیٰ کی ایک شاخ زمین کو چھو رہی ہے، آسمان سے سیڑھی بنکر اُتر آئی ہے: محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۰۔ ہم کس محبت کے سرچشمے سے آباد ہیں؟ کس دُنیا میں آزاد ہیں؟ اور کس شادمانی سے دلشاد ہیں؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۱۔ کونسے بہترین لباس پہننا پسند کرتے ہو؟ کونسے سنبلوں کے دستے کو کُلاہ میں لگانا چاہتے ہو؟ کس قسم کے پھولوں کو سُونگھنے کی خواہش رکھتے ہو؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۲۔ کس سمندر (یعنی علم) کی گہرائی کو چاہتے ہو؟ کس دربار کی بزرگی کو پسند کرتے ہو؟ اور کس خنجر کی تیزی کو؟ محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۳۔ یہ روشن چراغ کتنا خوبصورت ہے، یہ باغ و گلشن کتنا عجیب خوش منظر ہے، یہ داغِ عشق ازبس لذیذ ہے: محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۴۔ دیکھو اس سورج کو جو سب پر یکساں مہربان ہے، دیکھو معجزۂ محبت کو، اور دیکھو نورِ نبوت کی شان کو یعنی: محمدﷺ کی محبت، محمدﷺ کی محبت۔

۱۵۔ کونسی چیز میری جان کی تکیہ گاہ ہو سکتی ہے؟ کونسی شئی فردائے قیامت کیلئے

باعثِ امید ہو سکتی ہے؟ اور وہ چیز کیا ہے جو اسکے پاک عشق کی حرارت کا کام دے؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۶- تم نے اپنے توشۂ تقویٰ لیا ہے کہ نہیں؟ آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجو، خدا کے دوست بن جانے کیلئے سیکھو: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۷- میں نے ایک تعجب خیز مقبول دعا دیکھی، میں نے ایک حیرت انگیز مؤثر دوا دیکھی، ایک بہت بڑا معجزہ دیکھا: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۸- خیالات کے ایک روشن عالم کو دیکھو، لطیف یاقوت کی کان کو دیکھو، قدرتِ خدا کے ایک بڑے گلستان کو دیکھو: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۹- محمدِ مصطفیٰؐ کے نورِ پاک کی برکت سے اب دوسرا (بہت اچھا) زمانہ آنے والا ہے، اب تم دیکھتے رہنا کہ یہ کل مُسکرانے والا ہے: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۲۰- یقین ہے کہ سونے کا ڈھیر لگ جائیگا، اسکے گرداگرد چاندی کی دیوار بن جائیگی اور ہم سب کے اوپر جواہر کی چھت ہوگی: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۲۱- اے نصیر! تیرے درد کی دوا، لذتوں کی جان، لذتوں کی کان، اور قرآنی علم جو مائدۂ عیسیٰؑ کی طرح ہے (یہ سب ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے): محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی
کراچی
۲۸، ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ، ۲۰، دسمبر ۱۹۸۷ء

نوٹ: اب وقت آچکا ہے کہ ہم سب ملکر بُرُوشسکی کو ترقی دیں، اس سے اصل زبان کو بہت فائدہ ہوگا، اگرچہ اس زبان کو ایک مکمل ادبی صورت دینے کیلئے از حد محنت درکار ہے، تاہم اب (ان شاء اللہ) کوئی خوف نہیں، ہم اکیلے نہیں ہوں گے۔

امید ہے کہ ہمارا وہ ادارہ جو بُرُوشسکی ریسرچ کیلئے بنا ہے اب اپنے کام کو تیز تر کریگا، اس ادارے میں بڑے مخلص حضرات کام کر رہے ہیں، ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ پروردگارِ دوجہان انہیں بیش از بیش عالی ہمتی عنایت فرمائے! آمین!

ذکرِ جمیل

دلتس یار — یعنی دیدارے یار

١ صاحبِ دیدارے مُوسُ ذکرِ جمیلن منِس — ما رُوے شُر یارے مُو ذکرِ جمیلن منِس

٢ شُل بلبلِکس می ببا عالم اُیونر شَشا — حق یکلمُ رہنما ذکرِ جمیلن منِس

٣ سرکے فرِشتان مُن دی ہما شاہِ زمن؟ — امتے نظرے ایسلمن ؟ ذکرِ جمیلن منِس

٤ نورِ نبی تیڈمن آلِ علی تیڈمن — علمے غنی تیڈمن ذکرِ جمیلن منِس

٥ نورے مُلاقاتِکے عشقے مُناجاتِکے — رحمتے آیاتِکے ذکرِ جمیلن منِس

٦ اِنے شکے ارمانِگے سگَ کُشے فرمانِگے — اِنے اکھیس احسانِکے ذکرِ جمیلن منِس

٧ نورِکے رہبر امن ؟ علمے سمندر امن ؟ — آلِ پیغمبر امن ؟ ذکرِ جمیلن منِس

٨ جیتے ببا شفقتِگ اِنورے لقا حکمتِگ ! — عقلے غذا لزتگ ! ذکرِ جمیلن منِس

٩ شاہِ مُعظم بابا؟ زُبدۂ عالم بابا ؟ — نورِ مُجسم بابا ؟ ذکرِ جمیلن منِس

١٠ لعلِگے کان دی بابا؟ جانِ جہان دی بابا؟ — جیمگے جان دی بابا؟ ذکرِ جمیلن منِس

١١ چغمگے اِن دُمرِشان حکمتِگے خوش بیان — جان بائے بے جانِ جان؟ ذکرِ جمیلن منِس

١٢ بیس لو دِسر چی بیون دُمو لو دُمر چی بیون — تھوس دیور چی بیون ذکرِ جمیلن منِس

۱۳ اوس لو بسیگ بین اوغم عقلے بُشاپمگ شقم
نورے فمول بُٹ اُیم ذکرِ جمیلن منش

۱۴ ماہِ تمام دی بما؟ وقتے امام دی بما؟
شاہِ انام دی بما؟ ذکرِ جمیلی منش

۱۵ رازِ بشر دی بما؟ گنج گہر دی بما؟
جیبے طمر دی بما؟ ذکرِ جمیلن منش

۱۶ اِنے شلے دیدار اُیم اِنے مکے گفتار اُیم
اِنے سیرے کردار اُیم ذکرِ جمیلی منش

۱۷ ذکرِ خدا کلہ بُٹ اے چشمِ بصیرت فُت اے
تھم چھمک بس کُعت اے ذکرِ جمیلن منش

۱۸ راہِ پیمبر ایت؟ علمے ہمکلتر ایت؟
حکمتے گنے دَر ایت ذکرِ جمیلن منش

۱۹ بیشکی شُو قُم رحمتن! بیرم اُیم دولتن!
بیشکی شتیلو عزتن! ذکرِ جمیلی منش

۲۰ جسم لو بای جان لو تیشما قرآن لو
اِنے صفت اسمان لو ذکرِ جمیلی منش

۲۱ اِنے گنے جی دیو نصیر! اِنے شلے سنگ لم فقیر!
تاکہ گمائما اسیر ذکرِ جمیلی منش

ترجمہ یا مطلب :—

۱- آپ امام زمانؑ کی عزیز جماعت کو حسبِ منشا دیدارِ پاک کی سعادت تو حاصل ہوگی، اب اسکی لذت و شادمانی تازہ کرکے مزید ثواب حاصل کرنے کیلئے صاحبِ دیدار کا تذکرۂ جمیل ہو، آپ کی روحانی مسرتوں کا ذکرِ خیر ہونا چاہئے۔

۲- ہمارے شفیق و مہربان روحانی باپ کا، سارے عالم کے سخی کا، اور ربانی رہنما کا ذکرِ جمیل ہونا چاہئے۔

۳- کیا زمانے کا بادشاہ یعنی امامِ وقتؑ ایک جسمانی فرشتے کے لباس میں ملبوس ہوکر تشریف فرما ہوئے تھے؟ اگر ایسا ہے تو آپ سب نے اس نورانی ہستی کا دیدار کس نگاہ

سے کیا؟ اسکا ذکرِ خیر ہونا چاہیئے۔

۴- آپ صاحبان نے نورِ نبیؐ، آلِ علیؑ، اور غنیؔ علم و حکمت کا دیدارِ مقدس حاصل کیا ہے، تو اس سعادت کا تذکرۂ حسین و دلنشین کیوں نہ ہو۔

۵- نورانی ملاقاتوں، عاشقانہ مناجاتوں، اور آیاتِ رحمت کی خوبصورت یاد ہونی چاہیئے۔

۶- اسکی محبت کے کیسے ارمان تھے، اسکے ارشادات کسطرح ضوفشانی کرتے تھے، اسکے عجیب و غریب احسانات کیسے تھے، اسکا ہر وقت ذکرِ جمیل ضروری ہے۔ [illegible]

۷- وہ رہنما کون ہے جو انوار کا راستہ دکھاتا ہے؟ وہ باکمال شخص کون ہے جو نورانیت میں بحرِ علم کا کام کر رہا ہے؟ وہ ذاتِ مقدس کونسی ہے، جو آلِ رسولؐ کا مرتبۂ اعلیٰ رکھتی ہے؟ اسکا ذکرِ خیر ہونا ضروری ہے۔

۸- ہمارے روحانی باپا کی شفقتیں بڑی عجیب و غریب ہیں، اسکی نورانی ملاقات کی حکمتوں کا کیا کہنا، اور جو عقلی غذائیں ہیں، ان سب کا ہر وقت ذکرِ جمیل ہونا چاہیئے۔

۹- کیا وہ عظیم بادشاہ ہیں؟ کیا وہ برگزیدۂ عالم ہیں؟ آیا وہ نورِ مجسّم ہیں؟ اسکا بڑی خوبصورتی سے بیان ہونا چاہیئے۔

۱۰- کیا وہ کانِ جواہر آیا ہے؟ کیا وہ کائنات کی روحِ مجسّم آیا ہے؟ کیا وہ ہماری جانوں کی جان آیا ہے؟ اسکا حسن و خوبی سے تذکرہ ضروری ہے۔

۱۱- زبان و بیان میں وہ موتی بکھیرنے والا ہے، حکمت بیانی میں بیمثال ہے، آیا وہ ہماری جان ہے یا جان کی جان؟ اسکا تذکرۂ حسین ضرور ہونا چاہیئے۔

۱۲- امام علیہ السلامؑ کے دیدار سے ہم اپنے دل کی دنیا میں سرسبز ہو جائیں گے، ہم بھی اپنی روح میں ایک گلشن کی مسکراہٹ کے، ہم از سرِ نو زندہ ہو جائیں گے، اسکا ذکرِ جمیل ہونا چاہیئے۔

۱۳- اُن لوگوں پر رشک آتا ہے، جن کے دلوں میں امامؑ کی محبت کے باغ پیدا ہوئے ہیں، عقل کی زمینیں بیحد آباد ہو رہی ہیں، اور نورانی پھل بدرجۂ انتہا شیریں ہوتے ہیں، اس کا بخوبی تذکرہ کیوں نہ ہو۔

۱۴- آیا وہ چودھویں کا چاند آگئے ہیں؟ کیا امامِ زمان صلوات اللہ علیہ تشریف لائے ہیں؟ کیا وہ بادشاہِ عالم یہاں آگئے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر اسکا تذکرۂ جمیل ہونا ضروری ہے۔

۱۵- کیا وہ انسانیت کا بھید آیا تھا؟ کیا وہ گنج گوہر آگیا تھا؟ کیا وہ ہماری جان کی

تعویذ آیا تھا؟ تو پھر آپ بار بار اسکا تذکرۂ جمیل کیوں نہیں کرتے۔

۱۶- اسکی محبت انگیز ملاقات بے انتہا شیریں ہے، اسکا کلام گوہر بار نہایت لذت بخش ہے، اور اسکا پُر حکمت کام زبردست نشاط آور ہے، لہٰذا اسکا ہر وقت ذکرِ جمیل ضروری ہے۔

۱۷- کثرت سے خدا کی یاد کیا کرو، دیدۂ دل کھولو، اور دوسری تمام باتوں کو مختصر کرلو، مگر ان دیدارِ پاک کا ذکرِ جمیل بار بار کرنا کہ اسمیں بہت بڑی حکمت ہے۔

۱۸- پیغمبرِ اکرمؐ کا راستہ کونسا ہے؟ مدینۂ علم نبیؐ کا باب کہاں ہے؟ آنحضرتؐ کی حکمت میں داخل ہو جانے کیلئے دروازہ کہاں ہے؟ اسکا بخوبی تذکرہ ہو۔

۱۹- امام علیہ السلام کے ساتھ کتنی بڑی وسیع رحمت ہے ایمان کتنی عظیم دولت رکھتا ہوتا ہے! اور کیسی زبردست عزت ہے، اسکا تو اچھی طرح تذکرہ ہونا چاہئے۔

۲۰- اسکے ظہور کا معجزہ جسم میں بھی ہے اور جان میں بھی، آپ قرآن پڑھ لینا جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے، تاکہ معلوم ہو کہ اسکی صفت کس طرح آسمانی ہوتی ہے، اور جو باتیں یاد رہیں، ان کا ذکرِ جمیل ضروری ہے۔

۲۱- اے نصیرِ حقیر! اے گدائے کوچۂ عشقِ جاناں! تم اپنی جان کو بیدریغ اُس کے لئے قربان کردو، تاکہ تمہیں اسکی قربت نصیب ہو، غرض یہ ہے کہ ہر بہانے سے محبوبِ جان کا ذکرِ جمیل ہوتا رہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی
۲۱ر جمادی الاول ۱۴۰۸ھ ۲۲ر دسمبر ۱۹۸۷ء

نوٹ: آپ کہتے ہیں: عبادت، ذکر، زکات، کتاب، مدرسہ، ماسٹر، سکول، پھر ان الفاظ کے آخر میں پُرشسکی "ن" لگا کر کہتے ہیں: عبادتن، ذکرن، زکاتن، کتابن، مدرسان، ماسٹرن، سکولن، اسی طرح ذکرِ جمیل + ن = "ذکرِ جمیلن" ہو گیا۔ یہ بُرشسکی نون ایک کو ظاہر کرتا ہے، جسطرح فارسی میں ے اور انگریزی میں A ہے یا AN ہے، جیسے: بادشاہ سے بادشاہے = A KING (پادشاہ پادشان) ہوتا ہے۔

فارسی میں   اور انگریزی میں KING سے

شُلے حِکمتِگ بزارن

۱ جاپادشالے ئیشم شُلے حِکمتِگے بزارن
جار ووے ببالے ئیشم رُوے عزتگے بزارن

۲ شُلے اوسّے بر چِلِگ دین اُسُم زمیں رے سرچی
دِیقانے مل لبسیو لو چِلے برکتِگے بزارن

۳ جا جیئمو رٹیسے کھولے گاین اِنے شُلے شگلے دُمُسن با
قرآنے نورے اسیمی شُلے آیتِگے بزارن

۴ مولا علیسے کرامت ٹیئرن کے ٹیشمن ما
فِردوس باغے میوا رُوے لذتِگے بزارن

۵ نورِ نبی علی بای ایمانے مملکے سرکار
اِنے کاخدا ایکل ژُم سِرے رحمتِگے بزارن

۶ اِن زندہ ہُن جہانی ہُن عشقے لامکانی
اِن بُٹ اکھیٹن بہشتن اِنے جنتِگے بزارن

۷ اِن ھادی زمانہ قرآنے علمے برکِشا
ہُن نور ہمیشہ قائم لیکن کتنگے بزارن

۸ چیپ لُم خزانہ میئقا؟ ساس ہیئشی گور مبارک!
گور نو بِئرن ازل ژُم رُوے دولتِگے بزارن

۹ ظُلمن منی کے دُنیا ھیرنا حضورے بِگڑے
منظور منی کے میئمی اِنے شفقتِگے بزارن

۱۰ ذکرِ کثیرے گورشا دُنیا اِیونے بِل گول
گور میئمی اِسمے سگ ژُم رُوے راحتِگے بزارن

۱۱ شُلگوسن! ایسل حقیقتے برگُنڈ دُمائے بِچیئرن
اِنے رحمتِگے بزارن می غفلتِگے بزارن

۱۲ چھیئیِن اِای بہ گُوسّم گوسُ لُم ھکانگ بہ دوم
قرآنے اِای بہ گو ہیمی اِنے حکمتِگے بزارن

۱۳ کلہ بُٹ متھن گنن گالیسن ورے تھاگی ہک خا | غو اِر گو مِگ ہزارن دا ایک رنگ ہزارن

۱۴ بن حالے گاخدا بای انسان ہمیشہ فرم فر | بن گُندے گوتی بے ہیشا گوسے حالنگ ہزارن

۱۵ لیکن خدیسے بیرمگ انسان یکل نے ترحیدن | گو کابڈن ایسل نا اِنے قدرتنگ ہزارن

۱۶ قرآن کے نورے وجہ ذم اسلامے دین مکمل | قرآن تفسیمے ٹیڈن گو کے جُتنگ ہزارن

۱۷ گوش لُم بسیگے نزاکت گور لیل مناس اوای | اسمان زمین یکل ذم بڈا آفتنگ ہزارن

۱۸ جا اِیشہ اس تق آچان بیچم لے جیتی مولا؟ | دُمرس منیش خدا ذم دِگعو ہمتنگ ہزارن

۱۹ یارب! نصیر سیبای تل عاجزیے دعا مگ | پرمومنر نصیب اے اُفے نصیرنگ ہزارن

ترجمہ یا مطلب:-

۱- میں نے اپنے بادشاہ کے حضور میں محبت کی ہزاروں حکمتیں دیکھیں، میں نے اپنے روحانی باپ کے ہاں روح کی ہزاروں عزتیں دیکھیں، یعنی معلوم ہوا کہ سب کیلئے یہی قانون تھا۔

۲- یقین ہے کہ مولا کی محبت میں جیسے میرے آنسو بہتے رہتے ہیں، انکی ندی میرے دل کی بستی کو سرسبز و آباد کریگی، کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ زمیندار کے کھیت اور باغ میں پانی کی ہزاروں برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۳- ساتھیو! ادھر دیکھو تو سہی، میں اپنے اختیار سے اُسکی محبت میں پابزنجیر ہوں، جسکی اصل وجہ یہ ہے کہ نورِ قرآن نے مجھے اس مقدس محبت سے متعلق ہزاروں آیات کی تعلیم دی ہے۔

۴- اگر تم مولا علی علیہ السلام کی کرامات روحانی کا مشاہدہ کر سکو گے، تو اسکے

تحت تم باغِ فردوس کے میوۂ روحانی کی ہزار گونہ لذتوں کو ضرور محسوس کرو گے۔

۵- نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نورِ علیؑ ہیں، جو مملکتِ ایمان کے مالک ہیں، اور آپؑ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی جانب سے ہزاروں باطنی رحمتیں ہیں۔

۶- وہ ایک زندہ عالم ہے، وہ عشق کا ایک لامکان ہے، وہ ایک انتہائی عجیب و غریب بہشت ہے، جسکے تحت ہزاروں جنتیں موجود ہیں۔

۷- اِن تمام اوصاف کے ساتھ وہ ہادیٔ زمان ہیں، جو قرآنی علم و حکمت کا خزانہ ہیں، وہ بمرتبۂ نور یکتا ہمیشہ قائم ہیں، لیکن پورے ادوار میں انکے ہزار ہا لباس ہیں۔

۸- اے ساتھی! کیا تم نے چھپا ہوا خزانہ دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو ہزار ہا مبارک ہو! کیونکہ تمہارے لئے اُس میں ازل سے بے شمار روحانی لذتیں رکھی ہوئی ہیں۔

۹- اگر اس دُنیا میں تم پر کوئی ظلم ہوتا ہے، تو وہ خالی از حکمت ہرگز نہیں، سو تُم حضور کے دروازے پر جا کر گریہ و زاری کر لینا، کیونکہ اگر یہ منظور ہوئی تو پھر تم کو انکی ہزاروں شفقتیں حاصل ہوں گی۔

۱۰- ذکرِ کثیر کی خمرِ بہشتی سے مستی میں ڈوب جا، اور دُنیا و مَافیہا کو طاقِ نسیان پر رکھ دے، تب ہی اسمِ پاک کی روشنی سے تجھکو ہزاروں روحانی راحتیں مُیسّر ہوں گی۔

۱۱- اے دوست! دیکھو حقیقت کچھ اس طرح ہے کہ روزانہ خدا کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں، مگر افسوس یہ ہے کہ بجائے شکر گزاری کے ہم سے ہزاروں غفلتیں سرزد ہوتی جاتی ہیں۔

۱۲- یہ خوشگوار اور ناقابلِ فراموش واقعہ تمہیں ضرور یاد ہوگا کہ محبوبِ جان نے خود ہی ایک کُنجی تمہیں عنایت کر دی تھی، ساتھ ہی ساتھ تمہارے دل کے تمام دروازوں کو کھول دیا تھا، اور اسکے نتیجے میں قرآنِ پاک نے از خود تم کو ہزار ہا حکمتوں سے آگاہ کر دیا تھا۔

۱۳- تعجب ہے کہ اُس (معشوقِ روحانی) کے محلِ نورانی تک انتہائی دور کا راستہ واقع ہے، جسکے نہ صرف نشیب و فراز ہی ہزاروں ہیں، بلکہ میدانی حصے بھی ہزاروں ہیں۔

۱۴- صرف ذاتِ خدا ہی زمانِ ناگزرندہ (دھر) میں ایک حال پر قائم ہے، لیکن انسان ہمیشہ ادلتا بدلتا رہتا ہے، جیسا کہ تم ایک دن میں اپنے دل کے ہزاروں حالات کو دیکھتے ہو، اور اسی مثال سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہو کہ انسان کتنا تغیر پذیر ہے۔

۱۵- لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت کے بھید انسان کے علم میں
اُتر رہے ہیں، اسکی مثال کیلئے دیکھو کہ تمہارے ساتھ اسکی ہزاروں قدرتیں کام کر رہی ہیں۔
۱۶- تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمت (۵/۳) دو سب سے بڑی چیزوں کے بغیر ممکن ہی نہیں،
اور وہ بنیادی چیزیں ہیں: نور اور قرآن (۵/۱۵) پس نور اور قرآن کے سبب سے دینِ اسلام مکمل
ہے، تم قرآن کو پڑھتے ہوئے اس حقیقت کے ہزاروں دلائل کو دیکھ سکتے ہو۔
۱۷- تم کو اپنے دل کے روحانی باغوں کی نفاست و نزاکت کا ضرور علم ہونا چاہئے،
تاکہ انکی حفاظت کا شدید احساس ہو، ورنہ انکے خلاف ہزاروں آفات سماوی و ارضی موجود ہیں۔
۱۸- اے میرے بے حد شیریں آقائے روحانی! بعض افراد میرے آئینۂ دل کو بار
بار توڑتے رہتے ہیں، اسکے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟ "اسکے لئے سوائے صبر کے اور کوئی چارہ منظور
نہیں، لہٰذا تم خدا سے عالی ہمتی اور اولوالعزمی کی ہزار گونہ دعائیں مانگتے رہو"۔
۱۹- اے میرے پروردگار! تیرا یہ بندۂ کمترین نصیر بڑی عاجزی سے دعائیں کر رہا ہے
کہ ہر مومن کو تیری ہزاروں نصرتیں نصیب ہوں!

نوٹ: یہ نظم روحانیت اور علم و حکمت کے مغز نغز سے بھرپور ہے،
اور دوسری تمام نظمیں بھی اسی طرح ہیں، لیکن دراصل یہ چیزیں میری نہیں ہیں، اُسی کی ہیں
جسکے عشق و محبت نے مجھ خاکسار میں معجزانہ کام کیا، پھر یہ نعمت عاشقانِ مولا
کے طفیل سے ہے کہ وہ بہت زیادہ ہیں، اور انکی شکرگزاری و قدردانی عظیم ہے،
نیز یہ اُس قوم کا ورثہ ہے، جس نے بُرُوشسکی زبان کو جنم دیا، اور بڑی چاہت سے
اسکی پرورش و حفاظت کی، میں قوم نہیں ہوں، صرف ایک شخص ہوں، مگر ہاں، اُس
خوش نصیب قوم کے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد میں سے ایک حقیر فرد کی حیثیت سے
مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہے کہ آج بُرُوشسکی میں ایسے خزائن لٹائے جا رہے ہیں۔
توجہ فرمائیں: اِس نظم کے ہر شعر کے آخر میں دیکھا جائے کہ تین الفاظ کے نیچے ایضاً
(=) کی علامت لگائی گئی ہے، جو بوقتِ ترنم ان لفظوں کو دُہرانے کا اشارہ ہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی

۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ ، ۳۱ دسمبر ۱۹۸۷ء

بیس جون اکوغن

۱ مظہرِ یزدان ثُوس بیس جون اکوغن	معنیٔ قرآن ثُوسی بیس جون اکوغن
۲ جنّتے دربار مناس رحمتے دیدار مناس	رُو مُڈے شُرپار مناس بیس جون اکوغن
۳ عشقے مناجات مناس نُورے ملاقات مناس	گُلچنے برسات مناس بیس جون اکوغن
۴ شہد و شکر دیمیا؟ علم و ہنر دیمیا — ؟	جان و جگر دیمیا؟ بیس جون اکوغن
۵ گوسُ امام غنی کے عقلے کتاب سفری کے	سِرمگے گوس بسی کے بیس جون اکوغن
۶ رازِ گے برکش ایسل لعل و گُہرے چھسِ ایسل	رُولو ژو یارقیش ایسل بیس جون اکوغن
۷ حضرتےؐ معراج ایسل نُورے بہار اج ایسل	ایسل عَلَم تاج ایسل بیس جون اکوغن
۸ شاہِ زمن دیم لو امرے دمن دیم لو	چُندوے تن دیم لو بیس جون اکوغن
۹ شاہِ شریعت کے اِن پیرِ طریقت کے اِن	گنجِ حقیقت کے اِن بیس جون اکوغن
۱۰ نُورِ گے مولا ثُوس جنّتے طوبیٰ ثُوس	عالَم بالا ثُوس بیس جون اکوغن
۱۱ دینے شہنشا کلام نُورِ ہدایت مدام	شکرو اے نی لے صبح و شام بیس جون اکوغن
۱۲ اُن نُوے کِشتیولوبا عالَم شخصیولوبا	حکمتے کُردولو با بیس جون اکوغن

نوٹ: اپنی اگر طاہی گو ہر شعر کے آخری تین الفاظ کو دُہرائیں تو پڑھ سکتے ہیں (یعنی: بیس جون اکوغن)

۱۳ جسم بی ناسوتُ لو جی بِلا ملکوتُ لو — عقلی سا جبروتُ لو بیسن جُون اکوغن

۱۴ گوسُ لو گریگ ٹیشُما خُلدے بسیگ ٹیشُما — نورے گُنیگ ٹیشُما بیسن جُون اکوغن

۱۵ فضل و کمال اِنے بِلا حُسن و جمال اِنے بِلا — جاہ و جلال اِنے بِلا بیسن جُون اکوغن

۱۶ حضرت مولا امام نُورے سا عالی مقام — معنیٔ دارالسّلام بیسن جُون اکوغن

۱۷ کھین کے زمانا علی ٹیشُما سین یا علی — ٹیشُما گو کا علی بیسن جُون اکوغن

۱۸ گوسُ لو بہشتی ممُن ٹیشُما سر کُشے دمن — نا شکرے ار گمُن بیسن جُون اکوغن

۱۹ بُرغُو زَھَون منی کے غیبے قَوَن منی کے — گُوَرٹ شَوَن منی کے بیسن جُون اکوغن

۲۰ جنتُ لُم لسی ژُوچی مجلسے گنے یسی ژُوچی — شعر و سخنے اَس ژُوچی بیسن جُون اکوغن

۲۱ رمزے برگِشِ سین نصیر یہ یسکی ماہِ مُنیر؟ — جنّتے بریسی ژُم اسیر بیسن جُون اکوغن

۵ رجمادی الثانی ۱۴۰۸ھ — ۲۵ جنوری ۱۹۸۸ء

ترجمہ و تفہیم:-

۱- نورِ خدا کے مظہر کی تشریف آوری کو ایک عام واقعہ مت سمجھ لے، ترجمانِ قرآن کی آمد کو کوئی معمولی بات نہ سمجھ لے۔

۲- جب بہشت کی طرح دربار منعقد ہو جاتا ہے، رحمتوں والا دیدار حاصل ہو جاتا ہے، اور روحوں کیلئے بے حد مسرت و شادمانی حاصل ہو جاتی ہے، تو یہ خیال نہ کرنا کہ یہ معمولی چیز ہے۔

۳- عاشقوں کی مناجاتِ عشق، نورِ امامت کی ملاقات، اور تیری آنکھوں سے

محبت کے آنسوؤں کی بارش، یہ سب کرامات ہیں، انکو دُنیا کی عام چیزیں نہ سمجھنا۔

۴- کیا وہ گنجِ شہد و شکر آگیا؟ کیا وہ سرچشمۂ علم و ہنر آگیا؟ اور کیا وہ عاشقوں کی جان و جگر آگیا؟ اسکی آمد کو ایک عام واقعہ مت خیال کرنا۔

۵- اگر خوش بختی سے تیرے دل میں امام صلوات اللہ علیہ کا ظہور ہو، عقل کی کتاب بولنے لگے، اور معجزاتِ روحانی سے اطمینان ہو جائے، تو اس عظیم انقلاب کو عام واقعہ قرار نہ دینا۔

۶- گنجینۂ اسرار کو دیکھ لے، لعل و گوہر کے پہاڑ کو دیکھ لے، روحانی طور پر ترقی کر کے ان تمام چیزوں کو دیکھ لے، اور ان کو عام چیزیں نہ سمجھنا۔

۷- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پُرحکمت معراج کا تصور کرنا، اپنے نورانی باپ کی روحانی سلطنت کو دیکھ لینا، پرچمِ امامت اور تاج کو دیکھ لینا، اور ان کے متعلق عام خیالات نہ رکھنا۔

۸- جب وقت زمانہ کا بادشاہ آتا ہے، جب صاحبِ امر تشریف لاتا ہے، اور جہاں تنِ پنج انوار جلوہ نما ہوتا ہے، وہاں یہ تصور نہ کرنا کہ یہ معمولی بات ہے۔

۹- مرتبۂ جانشینِ رسول، شاہِ شیعہ وہی ہے، پیرِ طریقت بھی وہی ہے، اور حقیقت کا خزانہ بھی وہی ہے، اس امرِ واقعی کو عام نہ سمجھنا۔

۱۰- مولائے انوار کی تشریف آوری گویا بہشت کے درختِ طوبیٰ کا نزول ہے، اور عالمِ روحانی کا ظہور، یہ معجزات ایسے ہیں کہ تو ان کو دُنیا کی چیزوں میں شمار نہیں کر سکتا۔

۱۱- شاہنشاہِ دین کی مقدس باتیں بفضلِ خدا نورِ ہدایت کا درجہ رکھتی ہیں، اے مومن! جا تو صبح و شام خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا، اور ان نعمتوں کو عام چیزیں نہ سمجھ لے۔

۱۲- تو یقیناً کشتیٔ نوح میں سوار ہے، تو عالمِ شخصی میں ہے، اور تو جسمِ لطیف میں ہے، ان معجزات کی قدردانی کرتے رہنا۔

۱۳- تیرا جسم عالمِ ناسوت میں رہتا ہے، جان عالمِ ملکوت میں، اور آفتابِ عقل عالمِ جبروت میں روشن ہے، لیکن یہ اس وقت کی بات ہے، جبکہ تو امام علیہ السلام میں فنا ہو جاتا ہے، پس تو ان نعمتوں کی معرفت حاصل کر لے۔

۱۴- تو اپنے دل میں روشنیوں کو دیکھیگا، باغاتِ بہشت کا مشاہدہ کریگا، اور خیمۂ نورانیت نظر آئیں گے، تو ان باتوں کو معمولی باتیں نہ سمجھ لینا۔

۱۵- جو کچھ فضیلت و کمالیت ہے، وہ اُسی کی ہے، حسن و جمال معنوی و صُوری اُسی کا ہے، اور مرتبت و جلالت بھی اسی کی ہے، پس تُو اِن الفاظ کو عام معنوں میں نہ لینا۔

۱۶- حضرت مولانا امام حاضر علیہ السّلام عالی مرتبہ آفتابِ نور ہیں، جو سلامتی کے گھر کے معنی ہیں، تو اسکو سُنی سُنائی بات نہ ٹھرانا۔

۱۷- تُو نے زمانے کے علی کو پہچان لیا ہے، تو پھر یا علی یا علی کہا کر، تاکہ مُشاہدے میں آئے کہ علی تیرے ساتھ ہے، ان باتوں کے متعلق عامیانہ خیال نہ رکھنا۔

۱۸- وہ تیرے دل میں ایک بہشت بنکر ظاہر ہوگا اور تُو صاحبِ اسرار کو دیکھے گا لیکن شکر گزاری ضروری ہے، اور ناشکری سے ڈرنا ہے، سو میری باتوں کو اَن سُنی نہ کر دینا۔

۱۹- اگر صُورِ اسرافیل کی ذرّہ بھر گونج سُنائی دے (یعنی کان کا بجنا) غیب کی کوئی پکار ہو، اور کچھ رونگٹے کھڑے ہو جائیں، تو اسکو عام چیز نہ سمجھنا، کیونکہ یہیں سے معجزات شروع ہو جاتے ہیں۔

۲۰- حضرت امامؑ کی تشریف آوری کے ساتھ جنّت کی خوشبوئیں آئیں گی، مجلس کی شان دو بالا ہو جائیگی، اور مجھ میں شعر بنانے اور بات کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائیگا، کیونکہ اسوقت مجمع سکونِ قلب حاصل ہوگا، تو اِن باتوں کو ایسی ویسی نہ سمجھنا۔

۲۱- اے نصیر! اِشارہ و کنایہ میں بات کیا کر، بتا دے کہ وہ عُشّاق کا بدرِ مُنیر کیسا ہے اور کہاں ہے؟ وہ خدا کا نور ہے، اسلئے اسکا ظہور رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے، اسکے لئے تُو باور کرنا، اور اِن باتوں کو عام مت سمجھنا۔

نوٹ: یہ ایک بہترین نظم ہے، آپ اسکی گہرائی میں اُتر کر خوبیوں کا نظارہ کر لیں، اور فائدہ اُٹھائیں، اِن نظموں سے یقیناً ایک خاموش اور مہذّب انقلاب آنے والا ہے، کیونکہ ان میں بھرپور صداقت، درد، سوز، مکمّل تجربہ اور یقینِ محکم کے علاوہ انسانی عاجزانہ فریاد بھی ہے، اور علم و حکمت تو سب سے پہلی چیز ہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی

کراچی

27/1/88

دوستِ مصطفیٰؐ

1 انبیاء لرگہ شہنشاہ مصطفیٰؐ ننگ یاری کیم ؟ — اُول علیؑ المرتضیٰ ام مصطفیٰؐ ننگ یاری دُور ﷺ

2 ھر جھاد ننگ لشکر یکہ نامدار سرداری کیم ؟ — ذُوالفقار ننگ ایگاسی مولانا علی سرداری دُور ﷺ

3 قیبیسی نعمت دُور کہ توگوماس لذّت ھم راحت — دلبرِ زیبا علی ننگ رنگ برنگ دیداری دُور ﷺ

4 سُوزلا گوچی قرآن علی دُور ھر لباسی دا آشکار — ھر زمان دا ھر مکان دا صاحبِ اسراری دُور ﷺ

5 ھم مکان دا لامکان دا عرشی دا ھم فرشی دا — مرتضیٰ دور مرتضیٰ ننگ بوالعجائبکاری دُور ﷺ

6 یار ننگ جلوہ عجب دُور ھر زمان مینگ شکلی دا — عاشقان لر ننگ عجب یر دلبر عیّاری دُور ﷺ

7 من گل و گلزار دُنیا فہ فقط محتاج اماس — ھر زمان جان و دیلیم دا عشقِ حقیقی ننگ گلزاری دُور ﷺ

8 شاہ ننگ دیدار اُوچون لس بیقرار دُور شول نصیر — بیقرار لر ننگ قراری شاہ ننگ دیداری دُور ﷺ

<u>ترجمہ:</u> ۱- شاہنشاہِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ (صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم) کا دوست کون ہے؟ وہ حضرت علیؑ مرتضیٰؑ ہے جو محمد مصطفیٰؐ کا دوست ہے۔

۲- ہر جہاد کے لشکر کا نامور امیر اور سردار کون ہے؟ صاحبِ ذُوالفقار مولانا علی اس لشکر کا سردار ہے۔

۳- وہ کونسی نعمت ہے، جسکی لذت اور راحت کبھی ختم نہیں ہوتی؟ وہ نعمت دلبرِ زیبا علیؑ کے رنگ برنگ دیدار کی صورت میں ہے۔

۴- بولنے والا قرآن علیؑ ہے جو کہ ہر (امام کے) لباس میں ظاہر ہوتا ہے، ہر زمانے میں اور ہر جگہ بھیدوں کا مالک موجود ہے۔

۵- مکان و لامکان میں بھی، عرش و فرش پر بھی، مرتضیٰ علیؑ ہے، کیونکہ مرتضیٰ علیؑ عجائب و غرائب کا مالک ہے۔

۶- جلوۂ جانان بڑا تعجب خیز ہے کہ ہر گھڑی ہزار شکلوں میں بدلتا ہے، عاشقوں کا یہ ایک بہت ہی عجیب چالاک معشوق ہے۔

7- میں دُنیا کے گُل و گلشن کیلئے ہرگز محتاج نہیں ہوں (کیونکہ) ہر وقت میری جان اور دل میں عشقِ حقیقی کا ایک گلزار موجود ہے۔

8- (دینی) بادشاہ کے مُبارک دیدار کیلئے یہ نصیر بہت بیقرار ہے، بیقرار عاشقوں کیلئے قرار شاہ کے دیدار میں ہے۔

نوٹ: منقبت ۱ تا ۷ تاریخی اعتبار سے بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں کہ آج سے تقریباً 34 سال قبل (سنہ 1951ء میں) مُلکِ چین کے اسماعیلیوں کے درمیان رہتے ہوئے لکھی گئی تھیں۔ نصیر الدین نصیر ہونزائی
29، نومبر 1985ء

(۵)

غلام علی

۶۲

1 من علی گه بنده دور من شاهِ سلطانیم علی | طاعتیم حجیم نمازیم دین و ایمانیم علی کمو

2 کنتُ کنزاً مخفیاً انگلاب خزانه ایستاسام | باشقه بر کیشی تاپمادیم اول گنج پنهانیم علی کمو

3 درد و غم دین جیغلامایمن جیغلاسام دیدار اوچون | راحتیم نوریم شفایم حرز و درمانیم علی کمو

4 کوندا یوز مینگ مقصدیم تاپتیم علی نینگ فضلی دین | جان پناهیم مهربانیم مشکل آسانیم علی کمو

5 شول زمان سلطان محمد شاه علی دور اول علی | نورِ یزدانیم علی دور مغزِ قرآنیم علی کمو

6 حیدرِ صفدر علی دور فاتحِ خیبر علی | شاهِ دورانیم علی دور شاهِ مردانیم علی کمو

7 لا فتیٰ الا علی لا سیفَ الا ذوالفقار | هر بلادین ساقلاغوچی سن ای نگهبانیم علی کمو

8 رمزِ حبل اللہ علی دور عروۃ الوثقیٰ علی | مالکِ حور و قصور و خلد و رضوانیم علی کمو

9 ایکی عالم دا سخی سلطان محمد شاه علی | حشر دا قاضی علی دور شاهِ شاهانیم علی کمو

ترجمہ: ۱- میں مولا علیؑ کا بندہ (غلام) ہوں، میرا (حضرت مولانا امام) سلطان محمد شاہؑ جناب علیؑ ہے، میری عبادت، میرا حج، میری نماز، میرا دین و ایمان علیؑ ہے۔

۲- کنتُ کنزاً مخفیاً (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا ...... کی حدیثِ قدسی) سنکر جب میں نے اُس خزانے کو ڈھونڈا، تو مجھے کوئی دوسرا نہیں ملا بلکہ وہ میرا مخفی خزانہ علیؑ ہے۔

۳- میں درد و غم سے نہیں روتا ہوں، اور اگر میں آنسو بہاؤں تو یہ دیدار کیلئے ہے، کیونکہ میری راحت، میرا نور، میری شفا، میری جائے پناہ اور دوا علیؑ ہے۔

۴- مولا علیؑ کی مہربانی سے ہر روز مجھے لاکھ مقاصد حاصل ہوتے رہے، میری جان کی پناہ، میرا مہربان، میرا مشکل کشا علیؑ ہے۔

۵- اِس زمانے میں حضرت مولانا امام "سلطان محمد شاہؑ" علیؑ ہے وہی علیؑ، میرے لئے نورِ خدا علیؑ ہے، اور قرآن کا مغز (باطن) علیؑ ہے۔

۶- (لشکرِ دشمن کی) صف کو چیرنے والا شیر علیؑ ہے، خیبر کو فتح کرنے والا علیؑ ہے، زمانے کا بادشاہ علیؑ ہے، اور بہادروں کا سرتاج علیؑ ہے۔

۷- علیؑ جیسا کوئی بہادر نہیں، ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں، ہر بلا سے بچانے والا تو ہے اے میرا نگہبان علیؑ!

۸- حبل اللہ (خدا کی رسّی) کا اشارہ علیؑ ہے، عُروۃ الوُثقیٰ (مضبوط حلقہ) علیؑ ہے، حورانِ بہشتی اور محلات کا مالک، میری جنت اور رضوان علیؑ ہے۔

۹- دونوں جہان کا سخی حضرت مولانا سلطان محمد شاہؑ ہے، جو زمانے کا علیؑ ہے، اور روزِ قیامت کا قاضی بھی علیؑ ہے۔

یاعلی دہ یدو

۱	دل بتحقیق یاعلی دہ یدو	جان بحق مرتضا علی دہ یدو
۲	بو باشم ھم ھمیشہ یرگہ باریپ	جان فدا سر فدا علی دہ یدو
۳	ایکی ظاھر کوزوم علی نی کوروپ	انتَ شمسُ الضحیٰ علی دہ یدو
۴	قولاقیم شاہ نیک کلام انگلاپ	پاک سہن دائما علی دہ یدو
۵	ذکر مولا تیلیم فہ لزتلیک	ای تو مُشکل کُشا علی دہ یدو
۶	قولّلاریم ھر قچان دُعا قیلسام	دستگیر رھنما علی دہ یدو
۷	تینا قیم ایکی "ھُو" توبان اوستون	در زمین و سما علی دہ یدو
۸	ھم اعضالاریم خفی و جلی	حق حقا حق حقا علی دہ یدو
۹	آدم و نوح و ھم خلیل و کلیم	عیسا و مُصطفا علی دہ یدو
۱۰	آسمان یر درخ گیاہ حیوانل	آدمی زاد یا علی دہ یدو
۱۱	جن پری لار فرشتہ لار یردم	شاہِ جود و سخا علی دہ یدو
۱۲	انبیا اولیا و نیکان لار	رھبر و پیشوا علی دہ یدو
۱۳	قیسی مومن بلاغہ بولسا دوچار	المدد یا غنا علی دہ یدو
۱۴	بلبل و قمری و گل و غنچہ	مرحبا مرحبا علی دہ یدو
۱۵	صدق و اخلاص بیلان نصیرالدین	جان فدا ھم لقا علی دہ یدو

۱۔ (میرا) دل یقین کے ساتھ یاعلیؑ کہتا ہے، جان مرتضیٰ علیؑ کو برحق مانتی ہے۔

۲۔ یہ میرا سر بھی ہمیشہ زمین پر جھکتا ہوا کہتا ہے کہ اے علی آپ کیلئے جان بھی فدا ہو، اور سر بھی۔

۳۔ میری دونوں ظاہری آنکھیں (زمانے کے) علیؑ کو دیکھکر کہتی ہیں: یاعلیؑ آپ تو چاشت کے خورشید انور ہیں۔

۴- میرے (دونوں) کان شاہ کے کلام کو سنکر کہتے ہیں: یا علیؑ آپ ہمیشہ پاک ہیں۔

۵- مولا کی یاد میری زبان کیلئے بڑی لذت بخش ہوا کرتی ہے (اسی لئے) کہتی ہے کہ: اے علیؑ آپ مشکل کشا ہیں۔

۶- میرے ہاتھ جب بھی دعا کیلئے اٹھتے ہیں، تو کہنے لگتے ہیں کہ یا علیؑ آپ ہی دستگیر ہیں۔

۷- میرا سانس دو طرح سے یعنی داخل اور خارج ہوتے ہوئے ہمیشہ "یا ھو" کہتا رہتا ہے، اور یہ مانتا ہے کہ علیؑ زمین پر بھی ہیں، اور آسمان میں بھی۔

۸- میرے تمام اعضاء ظاہر میں اور باطن میں اس بات کے قائل ہیں کہ علیؑ اپنے تمام مراتب میں برحق ہیں۔

۹- آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم السلام مولا علی علیہ السلام کی تعریف و توصیف فرماتے ہیں۔

۱۰- آسمان، زمین، درخت، نبات، حیوان، اور انسان زبانِ حال سے یا زبانِ قال سے علی علیہ السلام کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

۱۱- جنات، پریوں، اور فرشتوں میں بھی ہمیشہ یہی چرچا ہے کہ مولا علیؑ فیاضی اور سخاوت کا بادشاہ ہے۔

۱۲- انبیاء، اولیاء اور صلحا سب کے سب حضرت علی صلوات اللہ علیہ کو رہنما اور امام تسلیم کر لیتے ہیں۔

۱۳- جو مومن کسی آزمائش اور تکلیف سے دوچار ہو جاتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ: المدد (مدد کیجئے) اے ممدوحِ "لا فتیٰ" علیؑ۔

۱۴- بلبل، قمری، پھول، اور کلی کہتی ہے: سبحان اللہ! علیؑ کی شان کا کیا کہنا!

۱۵- انتہائی صداقت و اخلاص کے ساتھ نصیر الدین کہتا ہے کہ: میری جان بصد شوق آپ سے قربان ہو! اے نورانیت کے چاند! اے علیؑ!

حق مولا مولا دایلی

۱ ھر غم ھر بیر خفالیق تہ حق مولا مولا دایلی — ھر مشکل ھر اغریق تہ حق مولا مولا دایلی

۲ شاہ نیتی اسمی راحت دُور طاعت لار نیتی طاعت دُور — عزت لار نیتی عزت دُور حق مولا مولا دایلی

۳ شاہ نیتی اسمی نجات بر گوچی عاشق لار غہ قنات بر گوچی — اولگان لار گہ حیات بر گوچی حق مولا مولا دایلی

۴ شاہ نیتی اسمی سُلطان دُور سُلطان لار نیتی سلطان دُور — مومن لار نیتی ایمان دُور حق مولا مولا دایلی

۵ شاہ نیتی اسمی حُرمتلیک شاہ نیتی عشق لذتلیک — شاہ نیتی ایشلاری حکمتلیک حق مولا مولا دایلی

۶ شاہ نیتی اسم لاری بیر میتی ۱۰۰۱ بیر شاہ نیتی شانی دہ والظاھر — شاہ قیوم دُور شاہ قادر حق مولا مولا دایلی

۷ شاہ نیتی وصلی نی استامیز نور و جمالی نی استامیز — قرب و جلالی نی استامیز حق مولا مولا دایلی

۸ مومن لار نیتی ھادی کیم؟ قائم کیم دُور؟ مھدی کیم؟ — محشر کونی دا کی قاضی کیم؟ حق مولا مولا دایلی

۹ عالم لار نیتی خالق کیم؟ مخلوق لار نیتی رازق کیم؟ — پادشالیق قہ لائق کیم؟ حق مولا مولا دایلی

۱۰ دایم یاد قیل مولا نیتی طاعت قیل اُول دانا نیتی — قُو للوقی قیل سہ ل آقا نیتی حق مولا مولا دایلی

۱۱ یا مولا یم دستگیر عاجز بندہ لار دُور نصیر — یا من نعم و نعم النصیر حق مولا مولا دایلی

۱- (مومنو!) ہم ہر غم اور ہر مصیبت میں حق مولا مولا کہا کریں گے، ہر مشکل اور ہر بیماری میں ہم حق مولا مولا کہتے رہیں گے۔

۲- شاہ (یعنی امام عالیمقامؑ) کا مبارک اسم سراپا راحت ہے، اور یہ ایک افضل طاعت ہے، اور یہ عزتوں کی ایک سردار عزت ہے (لہٰذا) ہم حق مولا مولا کہتے رہیں گے۔

۳- شاہ کا اسم پاک نجات دینے والا ہے، یہ عاشقوں میں پرواز کیلئے پر لگا دیتا ہے، اور مُردوں کو حیات سرمدی عطا کر دیتا ہے، پس ہم حق مولا مولا کہا کریں گے۔

۴- ہمارے شاہ کا مبارک نام سُلطان ہے، اسی لئے وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے، مومنین کا (رازِ) ایمان بھی وہی ہے، ہم ہر حق مولا ہر حق مولا کہتے رہیں گے۔

۵- ہمارے پادشاہ کا نام بڑا معزز ہے، اسکا عشق بیحد شیریں ہوا کرتا ہے، اور اسکے تمام کام پُر حکمت ہوتے ہیں، ہم حق مولا مولا کہا کریں گے۔

۶- ہمارے شاہ کے مبارک اسماء ایک ہزار ایک ہیں، اسکی شان میں "وَالظَّاہِر" ہے، شاہ قیّوم اور قادر ہے، ہم مولا برحق مولا برحق کہیں گے۔

۷- ہم اپنے شاہ کے دیدار کو طلب کرتے ہیں، ہم اسکے نور اور جمال کے طلبگار ہیں، ہم اسکے قرب و جلال کو چاہتے ہیں، ہم مولا حق مولا حق کہیں گے۔

۸- مومنوں کا ہادی کون ہے؟ قائم کون ہے؟ اور مہدی کون ہے؟ روزِ محشر کا قاضی کون ہے؟ ہم حق مولا مولا کہیں گے۔

۹- عالموں کا خالق کون ہے؟ مخلوقات کا رازق کون ہے؟ پادشاہی کے لائق کون ہے؟ ہم برحق مولا برحق مولا کہا کریں گے۔

۱۰- مولا کو ہمیشہ یاد کرتے رہنا، اُس دانا کی اطاعت کرنا، ہمیشہ اپنے آقا کی غلامی کرتے رہنا، ہم برحق مولا برحق مولا کہتے رہیں گے۔

۱۱- اے میرے مولا! دستگیری فرما! نصیر تیرا ایک عاجز بندہ ہے، اے وہ مالک! جو بہترین مددگار ہے، ہم مولا برحق مولا برحق کہا کریں گے۔

Nasiruddin Nasir Hunzai
2/1/88

تحفۂ قرآنی جواہر

(1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - میں علمی اور ادبی دنیا کا ایک حقیر اور مفلس انسان قرآنِ حکیم کی تعریف و توصیف کیسے بیان کر سکتا ہوں، اور اگر پھر بھی اپنی عقلِ جزوی کے مطابق سعی کروں کیونکہ قرآنِ کریم ایک ایسے عظیم بے مثال پہاڑ کی طرح ہے، جو سب قسم کے گرانمایہ جواہر و معدنیات اور گوناگون برکتوں سے بھر پور ہو، تو یہ بات قرآنِ پاک کی ایک کمترین صفت ہوگی، بہرحال یہاں سورۂ تکویر (۸۱/۱-۲۹) کی وسیع حکمتوں میں سے چند مفہومات درج کرنے کیلئے کوشش کی جاتی ہے، آپ اس مضمون کو مذکورہ سورہ کے ساتھ ملا کر بار بار پڑھ لیں: —

۱- جب انفرادی، علمی، اور عرفانی قیامت برپا ہو جاتی ہے، تو اس وقت عالمِ شخصی کا نور مقامِ عقل پر جمع کیا جاتا ہے، جس طرح کہ دستِ قدرت میں کائنات لپیٹ لی جاتی ہے (۲۱/۱۰۴، ۳۹/۶۷) یعنی اُس حال میں مومنِ مطلق نظارۂ نور براہِ راست سرچشمۂ عقل پر کرنے لگیگا، جیسا کہ حضرت ذوالقرنینؑ نے خورشیدِ نورِ عقل کو عالمِ صغیر میں اپنے سامنے طلوع و غروب ہوتے ہوئے دیکھا تھا (۱۸/۸۶-۹۰)

(۵۶/۲، ۵۸/۱۵، ۳۹/۶۷)

۲- عالمِ ظاہر کی مثال دیکھئے کہ جب سورج نکلتا ہے، تو اُس وقت چاند اور ستاروں میں کوئی روشنی نظر نہیں آتی ہے، اسی طرح روحانی قیامت میں جب ذیلی مراتب مرتبۂ اعلیٰ میں سمیٹ لئے جاتے ہیں، تو پھر نتیجے کے طور پر باقی حدودِ دین دکھائی نہیں دیتے ہیں۔

۳- باطنی پہاڑ دو قسم کے ہیں: کوہِ روح، اور کوہِ عقل، یہ پہاڑ شروع شروع میں ایک طرح سے منجمد اور ساکن ہوتے ہیں، مگر جب قیامت برپا ہو جاتی ہے، تو ایسے میں وہ نہ صرف حرکت میں آتے ہیں، بلکہ ریزہ ریزہ بھی ہو جاتے ہیں۔ (۲۰/۱۰۵)

۴- اُونٹ کا سوئی کے ناکے سے داخل ہو جانا نورِ عقل کے (۷/۴۰ میں) غروب ہو جانے کی مثال ہے (۸۱/۴) دس مہینے کی گابھن اُونٹنی سے نفسِ کلّ مراد ہے، کیونکہ حدودِ جسمانی کی ترتیب میں حضرت ناطق علیہ السلام اسکے دسویں مہینے کا روحانی حمل ہے، پس انفرادی قیامتوں میں ایسی اونٹنیاں اپنے پیٹ کے بچوں سے فارغ ہو جاتی ہیں، مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مقابلہ حدودِ جسمانی سے گزر کر نفسِ کلّی تک پہنچ جاتا ہے۔

۵- ظاہر میں وحوش (جنگلی جانور) انسان سے دور بھاگتے ہیں، لیکن واقعۂ قیامت ایک ایسا زبردست قانونِ جامعیت ہے کہ اُن سب کو روحانی طور پر انسان میں جمع کر دیتا ہے۔

۶- روحانی قیامت میں دریاؤں میں جوش آنے کے معنی یہ ہیں کہ علم کے سرچشمے جو اسمائے عِظام اور کلماتِ تامّات ہیں، وہ خود بخود بولنے لگتے ہیں-

۷- ہر روح کا بالائی سرا عالمِ عُلوی میں اور زیریں سرا عالمِ سِفلی میں ہوتا ہے، اور قیامت کے دن دونوں سرے باہم مل جاتے ہیں، اور یہ ہُوا نفوس کا جوڑا جوڑا ہونا-

۸، ۹- جسطرح لوگ حمیّتِ جاہلیّت سے اپنی لڑکی کو زندہ درگور کر دیتے تھے، اسی طرح اکثر آدمی اپنے اندر کی شاگردانہ صلاحیت (جو نکاحِ روحانی میں لڑکی کی مثال ہے) کو غیر مناسب شرم و ناموس کی وجہ سے دفنا کر، بی دم لیتے ہیں، تاکہ وہ اپنے گمان میں دینی تعلیم کی ذلّت و خواری، اور شرمساری سے محفوظ رہ سکیں، لیکن یہ بات اللہ تبارک و تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے، لہٰذا قیامت کے دن شاگردی کی صلاحیت کو ایک معصوم، حسین و جمیل لڑکی کی صورت میں زندہ کر کے پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ کے سبب سے زندہ گاڑی ہوئی تھی-

۱۰- ہر شخص کا نامۂ اعمال دُنیا کی کسی کتاب کی طرح نہیں، بلکہ ذرّاتِ مُنتشِر پر مبنی ہوگا، وہ اپنے آپ بولتا رہیگا-

۱۱- آسمان کی کھال اُتارنے کے معنی ہیں کہ کائنات اور اسکی ہر چیز کا باطنی مشاہدہ ہوگا، اور اس کُلیّہ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی شئی کھال یا چھلکے کے بغیر نہیں ہے، چنانچہ آدمی کا جسمِ کثیف چھلکا ہے، اور جسمِ لطیف مغز-

۱۲- اُس وقت یہ امر بھی ضروری ہے کہ دوزخ کا مُشاہدہ ہو، لہٰذا نافرمان روحوں کے ایندھن سے اسے بھڑکا کر واقعۂ عذاب دکھلا دیا جائیگا-

۱۳- بہشت کائنات کے طول و عرض میں پوشیدہ ہے (۵۷/۲۱، ۳/۱۳۳) لیکن قیامت کے دن وہ عالمِ شخصی میں نزدیک لائی جائیگی-

۱۴- ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ، اور اجر و صلہ معلوم ہو جائیگا-

۱۵، ۱۶- اللہ جلّ شانہٗ اُن ستاروں کی قسم کھاتا ہے، جو سیدھے چلتے ہیں، پیچھے لوٹتے ہیں، اور نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں، یہ تینوں اوصاف مقرّب فرشتوں کے ہیں، اور ستارۂ عقل کے بھی، کہ وہ جب طلوع ہو جاتا ہے تو سیدھا چلتا ہے، غروب ہوتے ہُوئے چھُپ جاتا ہے اور دوبارہ طلوع ہو جانے کیلئے لَوٹ جاتا ہے، چونکہ یہ عالمِ وحدت کا نور ہے، اس لئے یہی سورج بھی ہے، چاند بھی، اور ستارے بھی، پس یہ واحد بھی ہے اور جمع بھی-

۱۷-۱۸- خداوند برتر عالمِ امر کی رات کے اُس حصّے کی قسم کھاتا ہے، جو اس دُنیا کی مثال میں نورانی بندگی کا وقت ہوتا ہے، تاکہ ہر دانا مومن اس وقت کی قدر و قیمت کو اچھی

طرح سے سمجھ سکے، بعد صُبحِ عقل اور ظہورِ کلمۂ کُن کی قسم کھا کر نتیجۂ عبادت کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔

۱۹- قسم کا خاص مطلب اس حقیقت کی یقینی دہانی کرانا ہے کہ قرآن پاک کسی شک کے بغیر خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے، جو قلم، لوح، اسرافیل، میکائیل، اور جبرائیل کے توسط سے نازل ہوا ہے، اور یہاں خاص طور پر نفسِ کُلّی جیسے عظیم فرشتے یعنی لوح کا ذکر ہے، کیونکہ وہی سب سے زیادہ قوّت والا ہے، اور صاحبِ عرش کا انتہائی قرب بھی اسی کو حاصل ہے۔

۲۱،۲۰- مالکِ عرش کی آخری نزدیکی کا رُتبہ اس عظیم طاقتور فرشتے کو حاصل ہے، جس کو لوحِ محفوظ اور کُرسی کہا جاتا ہے، اور نفسِ کُلّی بھی وہی ہے، جس کی بے پناہ طاقت کا یہ عالم ہے کہ آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر سما لیا ہے (۲/۲۵۵) رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اُس فرشتے کے پیغام کو ہر طرح سے قبول کیا، تب اُس نے حضور ص کو اسرارِ ازل کے امانتی خزانے سپرد کر دئے۔

۲۲- ارشاد ہے: تمہارے روحانی ساتھی (یعنی پیشوا) حضرت محمد ص مجنون نہیں ہیں، جس کا روشن ثبوت یہ ہے کہ تم ائمّۂ اطہار ع کی نورانیت میں پیغمبر ص کی ہدایت اور نقشِ قدم پر چل کر مراحلِ روحانیت میں بہت آگے جا سکتے ہو، یہ "صاحبکم" (تمہارے ساتھی) کی حکمت ہے۔ (۵) لطیفہ

۲۳- اُفُقِ مُبین (کنارۂ ظاہر) عالمِ جسمانی میں بھی ہے اور عالمِ روحانی میں بھی، چنانچہ آنحضرت ص نے اُس عظیم فرشتے کو دونوں مقام پر دیکھا، کیونکہ ظہورات دو قسم کے ہیں، جسم کے سامنے، اور روح کے سامنے، لفظِ روح میں مرتبۂ عقل کا اشارہ بھی ہے۔

۲۴- جس طرح فرشتہ پیغمبر ص کو غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہے، اسی طرح آنحضرت ص مومنین کو اسرارِ الٰہی سے آگاہ کرنے پر بُخل نہیں کرتے ہیں۔

۲۶،۲۵- قرآن پاک صرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ کسی شیطانِ رجیم کا قول ہرگز نہیں، تو تم کہاں چلے جاتے ہو۔

۲۷- یہ تو دراصل تمام دُنیا والوں کیلئے نصیحت نامہ ہے، کیونکہ حضورِ اکرم ص عوالمِ انسانی کیلئے رحمت ہیں (۲۱/۱۰۷)۔

۲۹،۲۸- یہ سارے حقائق و معارف اُس شخص کیلئے روشن ہو سکتے ہیں، جو تم میں سے راہِ راست پر سیدھا چلنا چاہے، مگر تم چاہو گے کیسے جب تک کہ خدا نہ چاہے کہ وہی پروردگارِ عالمین ہے، پس تم علم و عمل سے اپنے ارادے کو ارادۂ الٰہی میں فنا کر دو۔

یہ تحفہ کس کے نام ہے؟ دُنیائے انسانیت کے نام ہے، عالمِ اسلام کے نام ہے، ہر باسعادت مسلمان کے نام ہے، تمام اسماعیلیوں کے نام ہے اور بالخصوص اُن حضرات کے نام ہے، جو ان تعلیمات سے دلچسپی رکھتے ہیں، جیسے دُنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے عزیزان (تلامیذ) ہیں، اور یہ میرا خاص فرض ہے کہ انکی حوصلہ افزائی کروں، تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ علم و عرفان کی طرف توجہ دیں، اور قرآن و اسلام کی خدمت کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اگر کتاب میں بجا طور پر کسی مومن کا نام درج کیا جاتا ہے، تو اسمیں کیا حرج ہے، یہ تو بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اس وسیلے سے نہ صرف ایک شخص، ایک خاندان، اور حلقۂ خویشان کتاب سے وابستہ ہو جائیگا، بلکہ آئندہ نسل بھی فخر سے اس کارنامے کو اپنائیگی، اور دیکھئے کہ حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے آپ بیتی "میں" کس فراخدلی سے کتنے لوگوں کے نام کو زندہ کر دیا ہے، امام عالیمقام کے اس عمل میں بڑی حکمت ہے، اور ہم سب کیلئے یہ ایک مقدس عملی ہدایت ہے۔

اگر میں اس علمی خدمت کے بارے میں ادارے کا ذکر نہ کروں، اور وقتاً فوقتاً اسکے قابل افراد کے نام نہ بتاؤں، یا اشارہ نہ کروں، تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ آج سے سو برس کے بعد لوگ ہر ایسے کارکن کو بھول جائیں، جس نے یہاں بے شمار خدمات انجام دی ہیں، تاکہ سارا کام بلا شرکتِ غیرے میرے نام پر ہو، لیکن یہ طریقہ خدا کے حضور میں ناپسندیدہ ہے۔

میں اپنی ہر برانچ کے عہدہ داروں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اچھے کارکنوں کی تحریری اور عملی ہمت افزائی کریں، اور جب میری قلمی خدمت کی ضرورت ہو، تو آگاہ کریں۔

میں قرآنی جواہر کا یہ انمول تحفہ اپنے چیف ایڈوائزر جناب خان محمد صاحب کی طرف سے آپ عزیزوں کو اور سب کو پیش کرتا ہوں، کیونکہ انہوں نے اب تک فروغِ علم کے سلسلے میں از بس عظیم خدمات انجام دی ہیں، وہ جتنے با اخلاق، شریف النفس، اور دانشمند ہیں، اتنے قابل اور بہت سے اعلیٰ کاموں میں تجربہ کار بھی ہیں، انہوں نے بڑی عالی ہمتی سے امام شناسی جیسی مشکل کتاب کا انگریزی ترجمہ کر دیا، اور نظرِ ثانی دو بہت بڑے سکالرز سے کرائی، جنہوں نے اس بنیادی کام کیلئے استعمال کردہ ذخیرۂ الفاظ کی بہت تعریف کی ہے، ہم سب دعا کریں کہ خداوندِ عالم عزیزم خان محمد پر بے حد مہربان ہو! انہیں دونوں جہان کی سرفرازی اور سرخروئی عنایت فرمائے! اور جملۂ اہلِ ایمان کو بھی۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی

Karachi-3

یکم رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

2/3/87

تین تعجب خیز سوال

۱- اُستادی اور شاگردی کا ربط و رشتہ اور تعلق ایک ایسی آفاقی اور عالمگیر حقیقت ہے، کہ جسکے اَن مِٹ نقوش سے کتابِ انسانیت اور صحیفۂ مذہب کا کوئی صفحہ خالی نہیں، ہر چند کہ یہ مقدس نسبت و محبت ہر پیشہ اور ہر فن میں پائی جاتی ہے، تاہم عموماً دُنیائے علم و ادب میں، اور خصوصاً دینی تعلیم کے مقام پر اس رشتے کا تقدس اور بھی بڑھ جاتا ہے، اور اگر آپ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ روشن حقائق دیکھنا چاہتے ہیں، تو بیشک قرآن و حدیث سے اور بخصوص رجوع کریں۔

۲- ہر ہوشمند مومن اور ہر دانا درویش ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ اسکی ایک منجمد خودی ہو، جو کبھی نہ پگھلے، اور سنگِ خارا کی طرح سخت ہو رہے، چنانچہ میں ایسی "انا" چاہتا ہوں جو ہمیشہ اور ہر وقت عاجز، نرم، اور لطیف رہے، تاکہ میں اسے بار بار امامِ وقت صلوات اللہ علیہ سے بصد شوق نثار اور نچھاور کر سکوں، تاکہ اس فداکاری سے مجھے بیحد مسرت و شادمانی حاصل ہوتی رہے، کیونکہ جو شخص خود پسند، خود نما، اور خود پرست ہو، تو وہ بحقیقت خدا پرست اور درویش نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی ہے کہ جو آدمی تحدیثِ نعمت (۹۳ : ۱۱ نعمت کا تذکرہ) نہیں کرتا، وہ ناشکرا ہو جاتا ہے۔

۳- ہمارے بہت ہی خاص اور بہت ہی عزیز شاگردوں میں سے عزیز القدر نور علی اور انکی بیگم کو آرڈینیٹر یاسمین نے اپنے ایک پُر خلوص اور دلکش مکتوب (14-5-87) میں تین تعجب خیز سوال برائے حصولِ جواب تحریر کر دئے ہیں، یہ دونوں عزیزان ہیوسٹن یعنی امریکا میں مقیم ہیں، آپ بڑے شوق سے پوچھیں گے کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہو! کہ امریکا جیسے عظیم ملک (جہاں مادی ترقیوں کا بہت بڑا طوفان برپا ہے) میں رہتے ہوئے بھی کسی تساہل و تغافل کے بغیر دینی علم کے فیوض و برکات حاصل کرتے رہتے ہیں، وہ دینی توجہ سے پڑھ رہے ہیں، اور علمی کیسیٹوں کو سُن رہے ہیں، مولائے پاک کے ایسے پسندیدہ اور پیارے روحانی فرزند حقیقی علم کے حصول کی خاطر کتنی شدید محنت کرتے ہیں! اور کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ انہیں ایسی عالی ہمتی اور نیک توفیق عنایت ہوئی ہے۔

۴- ان عزیزوں کے علمی سوالات اس طرح ہیں: سوالِ اوّل: آپکے ایک کیسیٹ میں ہے کہ: حضرتِ آدمؑ اور حضرتِ عیسیٰؑ کی پیدائش قانونِ فطرت کے مطابق ہوئی تھی، یعنی

[illegible] بقیہ صفحہ نمبر ۷۵

وہ صاحبان ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے، جبکہ پیر ناصر خسرو اپنی مشہور کتاب "وجہِ دین" میں فرماتے ہیں کہ شروع شروع میں سمندر کی مچھلیاں اور دوسرے جانور ماں باپ کے بغیر پیدا ہوگئے تھے (دیکھئے: وجہِ دین ترجمۂ اردو، حصّۂ اوّل، کلام نمبر ۴، صفحہ ۴۱، آخری پیراگراف) پس بہربانی اسکی وضاحت کیجئے۔

۵۔ سوالِ دُوّم: انسان جسمِ لطیف سے جسمِ کثیف میں، اور کثیف سے لطیف میں کسطرح مُنتقل ہو جاتا ہے؟ اسکی وضاحت ضروری ہے۔ اور سوالِ سوّم یہ ہے کہ: جب روحانی دور آئیگا تو انسان (سبھی) جسمِ کثیف کو چھوڑ کر جسمِ لطیف کو اپنائیگا، تو کیا یہ دور کثیف دور کے برابر ہوگا (یعنی وقت کے لحاظ سے)؟ جیسے رات اور دن ۱۲، ۱۲ گھنٹے کے ہوتے ہیں، اور اسی طرح ایک سرکل (CIRCLE) بن جاتا ہے؟

۶۔ جواب برائے سوالِ اوّل: اکثر واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بظاہر لوگوں کے نزدیک کچھ اور دکھائی دیتے ہیں، مگر بحقیقت خدا کے نزدیک کچھ اور ہوتے ہیں، چنانچہ جب کوئی ایسا قصہ بیان کرنا ہو، تو قرآنِ حکیم کے بہت سے طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ متعلقہ ارشاد میں "عند اللہ" (خدا کے نزدیک) کے اشارے سے بزبانِ حکمت یہ فرمایا جاتا ہے کہ یہ بات ایسی نہیں، جسطرح لوگ سمجھ رہے ہیں، بلکہ اسکی حقیقت خدائے علیم و حکیم کی نظر میں کچھ اور ہے، پس آپ اِس آیۂ کریمہ میں ذرا غور کریں:-

اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُن فَیَکُونُ (۳/۵۹) بے شک عیسیٰؑ کی مثال "خدا کے نزدیک" آدمؑ کی مثال جیسی ہے اُس (یعنی آدمؑ) کو مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا ہو جا تو وہ ہو گیا۔ یعنی تخلیقِ جسمانی اور تکمیلِ روحانی کے اعتبار سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کے مابین کوئی فرق نہیں، اسکا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے ماں باپ (بی بی مریمؑ اور یوسف نجارؑ) تھے، اسی طرح حضرت آدمؑ کے بھی اپنے والدین تھے۔

۷۔ حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام قرآنِ حکیم، حدیثِ نبوی، اور عقل و منطق کی رُو سے بشر اور انسان تھے؟ یا نہیں؟ بیشک بشر تھے، کیوں نہیں، پھر آپ سورۂ فُرقان (۲۵/۵۴) کا یہ کُلیہ دیکھیں: وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ مِنَ الْمَاۤءِ بَشَرًا = اور وہ ایسا ہے جس نے پانی (نطفہ) سے انسان کو پیدا کیا۔ نیز آپ قرآنِ مقدس میں لفظِ نطفہ کی تحقیق کریں، یہ آپکو بارہ مقامات پر ملیگا، اور بالآخر اِس ریسرچ کا خلاصہ و نتیجہ یہ نکلیگا کہ کسی استثنا کے بغیر ہر انسان ماں باپ کے مخلوط نطفے سے پیدا کیا گیا ہے،

مثلاً (دیکھ لیجئے سورۂ دھر کی دوسری آیت [illegible])

۸- اب یہ سوال کسی جاندار مخلوق کا (خواہ انسان ہو یا غیر انسان) ماں باپ کے بغیر پیدا ہو جانا، یہ بات ابداعی ظہور کے اعتبار سے درست ہے، جسکی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں، لیکن جب ہم قرآنی حکمت کی روشنی میں دنیا کی تشبیہ ریشم کے کیڑے سے دیتے ہیں، اور آخرت کی تمثیل پروانے سے، تو اُس حال میں یہ قانون ماننا ضروری ہوتا ہے کہ جفت اور جوڑے کے بغیر کوئی شئ ہے ہی نہیں، سورۂ یاسین (۳۶/۳۶) میں غور سے دیکھئے کہ ذاتِ سبحان کے سوا تمام چیزیں جفت جفت ہیں، اور یہ بھی معلوم ہو جانا چاہئے کہ ریشم کا کیڑا اور پروانہ مل کر دائرۂ لا ابتداء و لا انتہا بناتے ہیں، یہ تصورِ آفرینش کے لئے ایک بہترین مثال ہے، آپ "تصورِ آفرینش" کا مضمون پڑھیں۔

۹- جب سیارۂ زمین وجود میں آیا، تو صاف ظاہر ہے کہ اس پر پانی، نباتات، حیوانات، اور انسان کا کوئی نام و نشان نہ تھا، چنانچہ قرآنِ حکیم کا اشارہ ہے کہ زمین پر سب سے پہلے پانی پیدا ہوا (۲۱/۳۰) اور پانی سے نباتات، پھر ہر قسم کے جاندار، اور آخر میں انسان نمودار ہو گیا، لیکن یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟ اور کہاں سے آگیا؟ خزانۂ الٰہی (۱۵/۲۱) سے، جو عالمِ لطیف ہے، جسکو نفسِ کلی کہتے ہیں، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ کی پُرحکمت سُنّت کسی تبدیلی کے بغیر ہمیشہ جاری و ساری رہتی ہے (۳۳/۶۲، ۳۵/۴۳، ۴۸/۲۳) اسکی وضاحت یہ ہے کہ وہ اپنے سلسلۂ تخلیق میں کسی دنیا یعنی سیارے کو بناتا ہے، پھر اُس پر بصورتِ مخلوقات ظاہر ارواح کو پھیلا دیتا ہے، اور پھر وقت آنے پر ان تمام چیزوں کو اپنے دستِ قدرت سے سمیٹ لپیٹ کر انہی خزانوں میں جمع کر لیتا ہے، جن سے ہر چیز دنیا میں نازل ہوئی تھی، یعنی لطیف سے کثیف ہو گئی تھی (۱۵/۲۱)

[illegible]

۱۰- اب ہم بیانِ بالا کی روشنی میں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ سیارۂ زمین کی نوع بنوع ذی حیات مخلوقات کے ابتدائی جوڑے (نر و مادہ) بطریقِ ابداع پیدا کئے گئے تھے، بہ عبارتِ دیگر وہ خزائنِ لطیف (۱۵/۲۱) سے نازل ہوئے تھے، اس لئے اُنہیں پر اُنکے ماں باپ کی ضرورت ہی نہ تھی، لیکن یہی اوّلین مخلوقات جب بحالتِ کثیف دوسرے سیارے پر تھیں، اور انکو دستِ قدرت نے ہنوز درجاتِ خزائن (یعنی نفسِ کلی) کی طرف نہیں لپیٹا تھا، تو اُس وقت اُنکے ماں باپ تھے، (اسمیں نہ صرف اُن پچھلوں کا ذکر ہوا، جو ہماری دنیا کے سمندر میں ابتداءً بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتی تھیں، بلکہ

جوڑا جوڑا

دیگر تمام ابتدائی جانوروں کے علاوہ وہ ✓ کا بھی تذکرہ ہو چکا، جو کسی قدیم سیّارے سے بہشت (خزائنِ الٰہی) میں داخل ہونے کے بعد زمین پر اُتر گئے تھے۔

۱۱- جواب برائے سوالِ دوم: قرآنِ کریم کی بہت سی آیاتِ حکمت آگین کا بیان اور اشارہ ہے کہ ہر چیز ہمیشہ ہمیشہ ایک دائرے میں گردش کرتی رہتی ہے، جیسا کہ سورۂ یاسین کا ایک ارشاد (۳۶:۳۹) ہے، لیکن یہ بحث الگ ہے کہ ایسی چیزوں پر اس بے پایان گردشوں کے دوران کیا کیا واقعات گزرتے ہیں، بہر حال یہ امرِ واقعی ہے کہ چیزیں اس گردش میں کثیف سے لطیف ہو جاتی ہیں، اور لطیف سے کثیف، کیونکہ زندگی حرکت کے بغیر محال (ناممکن) ہے، اگر آپ حیاتِ سرمدی چاہتے ہیں، تو وہ صرف اور صرف دائمی حرکت کی صورت میں ہوگی، وہ عقلی، روحی، اور جسمی حرکت ہے، پس انسان کے جسمِ لطیف سے جسمِ کثیف میں آنے، اور پھر بدنِ کثیف سے جُثّۂ ابداعیہ بن جانے کی مثال روحانیت میں موجود ہے، جس کا قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ ذکر فرمایا گیا ہے۔

۱۲- امامِ عالیمقام صلوات اللہ علیہ ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ مومنین علمِ حقیقی اور عباداتِ کثیرہ کے ذریعہ زندگی ہی میں اپنی روح کو بدن کے قیدخانے سے باہر نکالیں، یہ عمل اُس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ کوئی شخص روحانی ترقی کے سلسلے میں منزلِ عزرائیلی تک پہنچ جاتا ہے، اور اُس پر نفسانی موت اور ذاتی قیامت واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ = مفہوم: جو شخص روحانی طور پر یا جسمانی اعتبار سے مر جاتا ہے، تو اسکی انفرادی قیامت برپا ہو جاتی ہے، اور پھر آگے چل کر وہ اپنے جُثّۂ ابداعیہ کو دیکھ سکتا ہے، پس یہی ابداعی بدن یعنی جسمِ لطیف نہ صرف آدمِ اوّل کا نمونہ ہے، بلکہ خلقِ آخر کی مثال بھی ہے (۲۳:۱۴) جیسے گھڑی کی سوئی جب رات کے وقت ۱۲ کے ہندسے پر آتی ہے، تو وہی گزشتہ روز کا انجام بھی ہے، اور آئندہ یوم کا آغاز بھی، کیسا ابداع و انبعاث ایک ہی معجزہ ہے۔

۱۳- جواب برائے سوالِ سوم: ایک طرف دُنیا ہے، جو عالمِ کثیف ہے، اور دوسری طرف آخرت، جس کو عالمِ لطیف کہتے ہیں، چنانچہ دَورِ جسمانی کا تعلق دُنیا سے ہے، جس کا وقت محدود ہے، اور دَورِ روحانی کا تعلق آخرت سے ہے، جس کی مدت غیر محدود ہے، اگرچہ ظاہری اور دُنیوی اعتبار سے دونوں دَور برابر ہیں۔ والسلام

نصیر الدین نصیر ہونزائی
6/6/87

نوٹ: یہ پُر مغز مقالہ سب کیلئے ایک مستقل تحفہ ہوگا، اور دوستانِ عزیز کو اس سے بیحد خوشی ہوگی۔

نوٹ: سلسلۂ قیامتنامہ، درسِ علم، گزشتہ مقالہ اور درس سے اس لفظ کو غور سے پڑھیں۔ معاملہ یعنی ۱۲ و ۱۴ اور صفحوں کی حاشیہ

ایک نورانی خواب

۱۔ یہاں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ جس مومن نے یہ خواب دیکھا ہے اس کا کیا نام ہے؟ اور وہ کیسے اوصاف کا مالک ہے؟ معلوم ہوا کہ جناب محترم و مکرم ر ع صاحب جیسے فرشتہ (رضی) نے یہ نورانی خواب دیکھا ہے، تو پھر انکے اسم شریف کے مسرت انگیز معنی اور انکی صفات و خصائل محمودہ کی وجہ سے یہ خواب، خود انکو، آپ کو، اور ہم سب احباب کو بڑا مبارک ہے۔

۲۔ انہوں نے بحالت خواب جس علاقے میں امام اقدس و اطہر ع کا پاک دیدار کیا ہے، اس علاقے کو بھی، اور تمام تعلیم یافتہ حضرات کو بھی زبردست بشارت ہے کہ اُن سب کو مقدس خدمت کا موقع مل رہا ہے، وہ مکان جو ڈیزائن میں قدیم مگر نیا بنا ہوا، اشارہ کر رہا ہے کہ قدیم عقائد بیحد ضروری ہیں، لیکن علم و حکمت کی روشنی میں انکی تعمیر نو لازمی ہے، کیونکہ نظریات عتیق اور علوم جدید کے بغیر مواد نہیں مل سکتا ہے۔

۳۔ مولائے پاک کے حضورِ اقدس میں لوگوں کی یہ کوشش کہ وہ اپنی اپنی رپورٹ کو پیش کریں، یہ مختلف درجوں کی خدمات کی مثال ہے، اور عزیز القدر ر ع صاحب کا ایسا کاغذ پیش کرنا کہ اس پر کوئی تحریر ہی نہ تھی، یہ اس بات کی علامت ہے کہ انہوں نے از راہ عشق و فنا اپنی تمام خدمات کی نفی کر دی، کیونکہ انکے نزدیک مولا ہی نے سب کچھ کیا ہے اور کر رہا ہے۔

۴۔ غ ق صاحب کی سُرخ خوبصورت فائل، جس میں کچھ تحریر تھی، اس حقیقت کی طرف نشاندہی کر رہی ہے، کہ انکی اور انکے تمام رفقائے کار (کیونکہ فائل ادارے کی علامت ہے) کی بیمثال خدمات زندہ شہیدوں کے عظیم کارناموں کی طرح اعلیٰ ہیں، انہوں نے اپنی یہ فائل ر ع کی رپورٹ کے نیچے کیوں رکھی؟ کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے عزیز دوستوں کی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں، حاضر امام صلوات اللہ علیہ نے غ ق کی فائل کو ر ع سے کیوں منسوب فرمایا؟ اس لئے کہ غ ق اور ر ع دونوں جانی اور ایمانی دوست ہیں، لہٰذا وہ یکجان اور دو قالب ہو چکے ہیں، پس اسمیں درحقیقت کوئی فرق نہیں تھا، اور جملہ مومنین ایسے ہیں۔

۵۔ ر ع کا مولائے پاک سے یہ درخواست کرنا کہ یا حاضر امام ع یہ فائل اور تحریر غ ق کی ہے، اس تعبیر کو ظاہر کرتا ہے کہ یقیناً بنیادی کارنامے غ ق صاحب کے ہیں، حاضر

امامؑ نے عزیزم غ ق کو قلمدان یا سفید مضبوط نوٹ بک کا انعام عطا فرمایا، اور یہ انعام بھی ر ع کے توسط سے ملا، اسکے معنی یہ ہیں کہ امام عالیمقامؑ غ ق سے مقدس خدمت لینا چاہتا ہے، اور اسکے عوض میں انکو گنجینۂ علم سے مالامال فرمانا چاہتا ہے، یاد رہے کہ اس رُویائے صالحہ میں ر ع کی پاکیزہ روح فرشتے کا کردار انجام دے رہی تھی، سب کو مبارک ہو! صد بار مبارک ہو! آمین !!

۶- ہمارے بہت ہی عزیز صدر فتح علی حبیب صاحب، محترمہ گل شکر فتح علی، بہت ہی پیارے صدر محمد عبد العزیز صاحب، اور محترمہ یاسمین محمد آپ سب کو مبارکباد کہتے ہیں، ان سب عزیزوں کا مشورہ یہ ہے کہ ہماری تحریروں میں دوسرے بہت سے مفید موضوعات کے ساتھ خواب کے کئی مضامین بھی ہیں، اُن سب کا یکجا مطالعہ ازبس سود مند ثابت ہوگا، اور یہ ہم سب کی خوش بختی ہے کہ خواب جیسے اہم موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

۷- اگر قرآن و حدیث میں خواب کا کوئی ذکر نہ ہوتا، کوئی اہمیت نہ ہوتی، اور تعبیرِ خواب کا کوئی ثبوت نہ ملتا، تو کسی کا یہ خیال درست ہوتا کہ خواب ایک فضول اور بے معنی چیز ہے، مگر یہ بات نہیں، کیونکہ خواب نبوت کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جزو ہے، پس یہ نکتہ یاد رہے کہ عالمِ خواب عالمِ روحانیت کا نمونہ ہے۔

۸- مجھے معلوم ہے کہ جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب ہونزائی کی طرح آپکو بھی تعریف و ستائش گراں گزرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں نے دونوں عزیزوں کے نام کو پوری طرح ظاہر نہیں کیا ہے، ورنہ کوئی حرج نہیں تھا، بہرکیف آپ یہ تحریر احباب سے نہ چھپائیں، انکو دکھائیں، اور بعد ممکن ہے کہ یہ چیز بھی مستقبل کی تاریخ میں درج ہو۔

فقط بہت سی دعاؤں کے ساتھ

نصیر ہونزائی

17/7/87

میر + زو = میرزو	اَمیر زادہ = میرزا = میرزو (میرزا = میرزو)
شو ، دولہ شو	شاہ ، دولت شاہ
تیر دون ، خِمشی دون	تیر دان ، گُماج دان
قلمدون ، شِمول بوق	قلمدان ، شمال باغ
خُون + زو = خُونزو	خان زادی ، رئیس کی بیٹی
ہُون + زا = ہونزا	ہُون زادہ = ہون زا ، قوم ہون کی نسل
زُو	زادہ = زو ، خوشگاؤ کا بچہ
ہُن کُو شل	وہ جگہ جہاں ہُن (ہون) رہتے تھے (الترت میں ہے)
خُرو + کو + شل = خروکوشل	وہ مقام جسمیں فرزندانِ خرو رہتے ہیں
بُرُوشل	بروشسکی بولنے والوں کا مقام ، یہ گلدت میں تھا
بکو ، بکای اشدر	بکو ، آدمی کا نام ، بکای اشدر ، اشدر ولد بکو
برای	گھر ، گھوٹ ، خاندان ، قبیلہ ، مویشی خانہ ، اغیل
قیزِلِک ، قیزلو	سُرخ ، سُرخ گھوڑا ، نیز آدمی کا نام
قرا ، قرا بیگ	مُتم ، متم تھم ، شاہِ سیاہ
دوآن	گارڈس ، دولیدن ، دوان ، دوڑنا ، دوڑتا ہوا
گُش + پُور = گشپور	گش (بادشاہ) پُور (بیٹا) یعنی شہزادہ
لسے ، لیئے	اے مردا ! حرفِ ندا
سے ، سیئے	اے عورت ! یہ لفظ صرف عورت ہی استعمال کر سکتی ہے
سے ، سیلی	عفیفہ ، باعصمت عورت
گون (بُو) گونو	گونو ، بدبودار آدمی
وا	واما ! وا ابا ! حرفِ ندا
تھارک	آستانہ ، آستان ، زیارت گاہ
بَسِیت (بسیط)	چرواہوں کے بیٹھنے کی جگہ (پہاڑ پر)
چھتو	بکری کا بچہ جسکو ذبح کرنے پر کاہن خون چوستا ہے
بُردی	کلہ بُٹ ، بہت زیادہ
لوٹو	چھمُر کیے لوٹو
اِلبن	باج ، خراج ، ٹیکس المالگ

(ان کی جگہ واو سے)

شال، شل	دش، جگہ، جیسے بروگشل، درمشال، وغیرہ-
بال + دن = بلدن	بال/بل (سان) دن (پیتھر)
سل + دن = سلدن	سَل (سیل)
شیتش	کھانے کی فراوانی، یہ لفظ انسان اور حیوان دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے
شیچم، پیچم	کھانا پینا
ھونز	پہاڑ کا نام، شاید یہ ھون قوم کی نسبت سے ہو-
گیا، گیا کو	کشمیری، کشمیر
کلوچو	باشندۂ کولی، جون بڈلف کی کتاب باب اول میں دیکھئے
چھتال	چترال
سارگو (سارگی)	گلگت، گیلت GIILT, GILIT, GILGIT
کرتشی، کرچی	ایک جگہ کا نام
شقمل SIQAA MAL	اشکومن، یہ لفظ دراصل "سقامل" ہے-
پوں یاکا (پنیاکی)	پُنیال
غُرائی	گُریز
الگان ALEGAN	نگر
کھوگان KHOGAN	ہُونزا
کھجون، کھجونا	بروشسکی بولنے والا، بُروشسکی
کھچیم	گلی، یعنی قیمتی گلی
خاتونہ بن	گل بوٹے، گُل کاری
گُندو GUNDÚ	غینشے گمبری، سنہری کلغی، جیغہ
یامبو، یامبوچہ	بُریسے چھش، ایک بہت بڑا ترکی سکہ
قیت قیت (ققیت)	گُڑگُڑی
کھای مناس	انگڑائی لینا
دیمتلس	جمائی لینا
فوھانیس	ڈکار لینا
اُزم	بچھوا

تھیلکی ، تھِلکی	مرتبہ ، تھیلکی چھوٹے مناس
تھُوکی	بدنامی تھوکی ٹرُوس
چودو	شرم ، طنز چودو اُچھیس
جتی (جت + ی = جتی)	توان کا برتن ، جرمانہ ، جت کی ڈوری
~~بانگالو~~ باگالو	مُونژن ، BAÑÁALO
~~ننگالو~~ منگالو	حمایت کرنے والا
نگے مالو	غیر تحمند باپ
سیداژن	قومی بیٹا (اس لفظ میں "ژن" زن کی طرح ہے
ساجو (ساجُون)	سورج کی طرح سب میں مشترک
~~لچ~~ لشار	ستارہ صبح
شوغری فیشو	شکری فیشو
بلوژ	بلتی
ھیسُو ، ھیٹ	آزاد آدمی ، کشادہ جگہ ، آزاد مویشی
زُولُو	ناپاک ، قابل غسل
مُوچی بلویس	عورت کا ناوقت بچہ گرجانا
اے سا وشیس	عورت یا مادہ جانور کا قبل از وقت بچہ گرجانا
مُوشل	درد ، زرہ
ڈڈاکو	شدید درد ، زرہ
ہولوچی مومو سس	زچہ کا از سر نو تر و تازہ ہو جانا
یمبُر ، اِیَل	لمبے ظرف
بوٹرو (بوٹ)	اِسطل ژرہ دغوگش خسی ایتم اِنے
لوٹر	چھُمر کیے لوٹ
سیری بزُیری	شوقم حل لبسی
خبن ، خبیو	فُوے جک ایتم فریگش
مُلیش اِلترُس	الیس ژُم دیوس
بورت	سِنڈا سنگ ، غُم
دُشورس	چھوٹے مناس ، قشکس

بسقانگ ، بسقانگ	ضرر رسیدہ پیپ یگ ، لعاب ، تھوک
ریغُٹس	جلبی شو چُپ مناس
فنزل	چربی
ورک	چربی والی آنت (حلال جانور کی)
بدمُولوغو	چل توق مناس
شمس + شال = شمس شال	شمسال
طوطی ، طوطک ، طوطیک	طوطی ، ایغرس طوطیک
مُتُل ،	غفرہم چیزن بی ،
یُوشی ، غرت	مال غنیمت ، لوٹ
سِقا	گواس ، سحر ، جادو
سِقاکس	محبوب ، پیارا ، جادوگر
بُٹر	بکری کا بچہ (نر) ھنتر
وسُحاپ	طشت آب ، مشتا تقال کو تعویذ نیکر من چل مناس
یُودسُی	پہلے زمانے میں ایک خاص ڈھول تھا ، جس پر ایک "دبراتی" ، "قور ٹی"
دُوم تِکھا	قدیم رتوپ رسوا بلم ،
کھور ، کھورن	اُم ضیافت
اق تاُش (اق تھش)	برم دن } مسگار ہیں سے
باغ تاُش (باغ تھش)	دیل دن }
ہیُور یُول ، تیج یُول کا مجموعہ	ہونزا کے قدیم تور کی نام
ہیُور (ھور = حُر) آزاد	آزاد ، مستقل
یُول (ایل)	راستہ ، گن
کان یُورت (کان جوت)	کانوں والا ملک (یہ ترکوں نے ہونزا کے متعلق کہا)
(HAHA YUL) ہہا یُول	عجیب راستہ ، یعنی عمدہ راستہ ہونزا

نوٹ: کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں جبکہ یہاں کوئی آبادی نہ تھی وہ اہلِ ترکستان کیلئے صرف ایک آزاد راستہ تھا ، دریا کے کنارے ایسے خراب نہ تھے ، گلیشئرز کا زور بعد میں ہوا اور شمشال کے طوفان نے جگہ جگہ دریا سے متصل میدان راستوں کو کاٹ ڈالا

— حوالہ: کہتے ہیں ۱۹۴۵ء ۲۲ / ۲ / ۱۹۶۳ء ۔ ۱

الف، استفہامیہ

سادہ لفظ	سوالیہ	سادہ لفظ	سوالیہ
کم	کما؟	بُٹ	بُٹا؟
چور	چورا؟	تھلا	تھلا؟
پن	پنا؟	شِتم	شِتما؟
رن	رنا؟	غشِل	غشِلا؟
حاتم خان	حاتم خانا؟	اُو دُوّم	اُو دُوّما؟
شِمی	شِمیا؟	بچای	بچایا؟
غشِل سُومن	غشِل سُومنا؟	پاینگ	پاینگا؟
دَتوُ	دتوُا؟	اچھو۲	اچھو۳ا؟
اِن بای	اِن بایا؟	اِن بوم	اِن بوما؟
پلیس نِشی	پلیس نِشا؟	بُٹ پا	بُٹ پا؟
خندرہ، خندا	خندا؟	جرپہ، جرپا	جرپا؟
سندرہ، سندا	سندا؟	میوہ، میوا	میوا؟
سگہ علی	سگہ علیا؟	ہونزو	ہونزوا؟
اپا	اپا؟	مما	مما؟
یَہ، ئع	ئع؟	تھقہ، تھا (۱۰۰)	تھا؟
امیر حمزے	امیر حمزا؟	شے بشکے	شے بشکا؟
شتُوا	شتُوا؟	برے	برا؟
فنٹ اے	فنٹا؟	اِنے	اِنا؟
گوُتے	گوُتا؟	یا	یا؟
بس	بسا؟	بوس	بوسا؟
بٹیر، گگی،	بٹیرا گگی؟	چھمس، چائے	چھمسا چائے؟
بریکٹر، درم ضی	بریکٹرا درم ضی؟	اِن، اُن	اِنا اُن؟

Khuṭ Sawaaliya "Alip"

Sidam Bar	Sawaaliya	Sidam Bar	Sawaaliya
kam	káma ?	buṭ	buṭa?
ċhor	ċhora?	thalaa	thalaa?
hin	hina?	ṣiqám	ṣiqáma?
dan	dana?	ġaśíl	ġaśíla?
Haatam Qhaan	Haatam Qhaana?	U duuwam	U duuwama?
ṣimi	ṣimiya?	nićay	nićaya?
ġaśil suman	ġaśil sumana?	yayṅ	yayṅa?
Datú	Datúwa?	aćhó	aćhówa?
in bay	in baya?	in bom	in bóma?
hiles niṣ	hiles niṣa?	buṭpá	buṭpaa?
qhandá	qhandaa?	jarpá	jarpaa?
sínda	sinda ?	miiwá	miiwaa?
Sag-i Alii	Sag-i Aliya?	Hunzo	Hunzuwa?
áỵa	áỵa ?	máma	máma ?
há	haa?	thá (100)	thaa?
Amiir Hamzé	Amiir Hamzaa?	śe, biśké	śe biśkaa?
śuwá	śuwaa?	baré	baraa?
fuṭé	fuṭaa?	iné	inaa?
guté	gutaa?	ya	yaa?
bas	basa?	bos	bosa?
baṭér, gulí	baṭéra gulí?	ćhamús, ćaay	ćhamúsa ćaay?
bérikuċ, dirám fíṭi	B.Kuċá dirámfíṭi?	ín, ún	ína un?

7/1/88 B-R-A gane

Isum/Noun	Sawaaliya?	Nidaa'iya!	Izaafat waǧayra
babá	babaa?	waa babaa!	babaa haǧur
yarpá	yarpaa?	le yarpaa!	yarpaa basí
Tulá	Tulaa?	lee Tulaa!	Tulaa seními
Qará	Qaraa?	ẇaa Qaraa!	Qaraa Puno
trañfá	trañfaa?	ya le trañfaa!	trañfaa diś
Dulá	Dulaa?	Dulaa! Dulaa!	Dulaa kaa ni
kurpá	kurpaa?	ye ní le kurpaa!	kurpaa śuqa bim
Dadá	Dadaa?	"Dadaa!" senimi	Dadaa dečam bila
Mamá	Mamaa?	Mamaa!	Mamaa giram
nána	nána?	nána!	nána haale
áy̩a	ay̩a?	ay̩a!	ay̩a ćapan
táta	táta?	táta!	táta mamú
Hazíra	Hazíra?	waa Hazíra!	Hazíra huyés
Rizaa Śapaa	Rizaa? Śapaa?	waa Rizaa! dukooma Śapaa!	Rizaa senam Śapaa buṣay

Nooṭ: Guté han uyúm maslaan bilúm, kih baba sawaaliy waǧayraw lo "babaa" (ya'ni) ǵusanum méeybila, magar "nána" bese téey óomaybila? gutee wajah múu léel manimi, kih babá ke nána harañu lo STRESS-e farq bila. Yaṭpamo guté naqśawlo barénin ke maar léel méeymi, hunćo ismiñe aaqhiriye harpaṭe STRESS bi,walto ismiñe yarne stress bi, daa baaqi alto ismiñulo maziid diś api.

Yaarum guké Ismiṅe aaqhiri harpaṭe Zoor (Stress)
apíme wajá čum izaafat waǧayra api.

④ 14

Isum/Noun	Misaal		
	1	2	3
gabíla	gabíla? (gabíla naa?)	gabíla čum	gabíla tap
fatíla	tumáqe fatíla?	fatíla kaa	fatíla muś
faskíla	taríṅe faskíla?	faskíla ṭe	faskíla gane
pápa	pápa? bee ćiči?	"pápa" seybay	pápa kaa maśǧuul bay
káka	káka?	kákan khole gá!	káka čum
ćaġa	caġa?	ćaġa kaa	ćaġa ṭe ćaġa diimi
ála	ála? mána'	ála (anáa) eh	ála (ah) etas
pála	pála? maltáṣ	pála ful	pála čum duljami
áḍa	áḍa? thum, ġayr	áḍane kaa	áḍa sise kaa óoni
hála	hála? bee, ćíiki	haláči hurúṭ	han hálan manimi
mára	mára? ćikiṣ, siṭoor	máran diwlin	mára hiṅ doon
túra	túra? mulke riwaaj	túra ćaġa etin	túra čum yar śára'
ġára	ġára? qhuraak	darče ǧára?	iǧára ṭe éewalimi
harísa	harísa? tayaar bi	harísa kaa daa bésan?	harísa čum béske bee
hísa	hísana? awá	hísa čum hísa čar	hísan maními
píipa	píipa? hanjíle amaldaar	hanjíle bap gaṭi étas	hanjile píipa
ćáca	ćáca? ćhap (G.B.)	G.B (giyaase baaṣ)	číči (ćhap)
ġúwa	ġúwa? hurgowe zidd	ġúwa qhaṭ sok	úṭar ġúwa ćaqooṭi
Héra	Héra? Buroohuśale bila	diśan bila	Héra baśí
Baṭúra	Baṭúra? ġamuwan bi	Baṭúra Guujaalulo bi	Baṭur buṭ ġusanum bi
Ċandúra	Ċandúra? halanče gunč	Ċandúra (ćandar)	ćandar (halanč)
datúra	datúra? han poodaan	une datúra yeečaa?	datúra maśhuur bi
húya	húya? húya húu	balas dewaljar úchar	hiṅče joṭíśuwe húya
úla	úla? mára, úlači	úla, úlo	úlači, márači
búuḍa	búuḍa búuḍi? ṣiqaan	búuḍa búuḍimo śaneṅ	búuḍa, mapeer
pandúra	pandúra? asqúran bila	pandúra duqharas	amit asqúr bila?
túra	túra? túre	misaal: Túra ġaṣ	far ṅaṅuṅ lafz

Misaal: ġuwá (ċhéeye zidd) ġúwa (hurgowe zidd) óltik bariṅ hanjuko bičan kuli, magar óltik haráṅulo STRESSe waja čum farq bila, et dakhilaṭe bila: ġuwá, ġuwáa? ġuwáa ḍuṭáṅ, ġuwáa čum, ġuwáa kaa, ġuwáa ṭe čhéey, waǧayra. Daa múu isal náa: ġúwa, ġúwa? ġúwa qhaṭ, ġúwa čum, ġúwa kaa, ġúwa ṭe.

Nasiruddin Nasir Hunzai B.R.A. 9/1/88

قدیم ہُونزُرے چھِمگ

یعنی [مذھب، تاریخ، ثقافت
(بُٹ ضروری بِلا: ←

قدیم ہُونزُرے چھِمگ بُٹ عجیب و غریب بِڈَن، مگر افسوس کو رکارے
بُٹ یا چھِمگ امیاچیان، بیسیکہ تاریخ ڈِنگ لو بِلا، اگر گُوتے وقت لوکے کوشش
اومن کے بے چینے الجیم نسلے گنے لو ڈُمگ میمی، دا گُوتے زمانا سِسے بیسن دُم تُرن
ایومن کے، ہیر ترُوس زمانا سِسے بُٹ گلہ ایچُمن۔
ہُونزُ کُڈے میپیڈرو بُٹ ڈگو ہری بم، می بیرمن دُرو یِگ لو
اُوا ڈے موُن ایتِس امیمیان، اُوے سختی تمیش ایتسا کے ہر کُش تعریف بُٹ
اکھیش بِلا، دا سِین کُلی اِتے، ہزار افسوس اُوے تاریخ ایی، ہیر تاریخ بِلم کے بشوان
میمَن ڈے، بیسکے شک ایی، قدیم ہُونزُ کُڈ بُٹن دُرقِیگ لو مجبور نم، یہ خیر زمانہ ای
تیسی بِلم کے دا بیچن، سیز گلہ ایچن، دُنیاتے اِمیت مُلکن ظلم کے غریبی تسکاس ڈُم
بغیر ترقی یکلنے اتیبلا، می خواہ مُخواہ بیس مشقرس اواجی۔
می اُوے سادہ دا زمانا اوڈم میپیڈرو میسے غُمکُشے کا دعا ایتِس اواجی،
اُوے جِمٹر کلہ بُٹی احسانگ بِڈن، بیسیکہ اُو جرِش کے گمن بان، دا می سَر کے سُولتو،
اخنا اُو ایم کے، می امیماند ڈے، اُو ایلڈے می کھولتو ہو گُوتے سگ زمانہ تیڈمن،
الحمد للہ، می اُوے اسک بان، دا ممیٹے اُوے بُٹ شتیلو چُوم حقن بِلا ہیے کم
نے دال ایتِس چماٹ ایچن، حق دال ایتِس گُوتے بِلا کہ اُوے رُخ ایتم باش دُنیاتے چِر
دُسُوچن، اُوے اینگ کے ظلمگ برداشت (تمیش) ایتِس تعریف ایچن، دا مذھبی طور ڈے
اُوے اسکل غِنساپ اوچن، یعنی اُو دین کے ایمانے کمزور بم کہ، می اِن شاء اللہ اِیے کمزوری
منتقی ایچن، دا امیمیش اور دعا ایچی۔
اِخو کُون! پروردگارے بیو نز عقل کے سمبا آمیچھش! دُکعرس حرام بِلا، ہُونزو
جُون چھارے کورے دِش شقم ایتِس بُٹ ڈُم کے بُٹ مُشکل بِلم، لیکن خدائے مصلحت
کے توفیق ڈُم قدیم ہونزورے ہیتکینڈ سِسے اُجرکے او سُشم دیڈن، مُشہ ڈُم مُشن ڈُروطن

ڈم سر نے ہیقم ایتومن، گوڑلشو دوئیسن، گنیگ ایتس، ملے گنے درمیسن، بسیے گنے درمیسن، برتیگ، بلیگ ایتسن، ترک، غرپی، گرم، داہ دیولس، یولے گٹے اویلتش فیاک اوتسن چھش بن کے تیرتی یکل غژم مناس، بیا جم غیاگ یانسن تھمو بیچیگ گمیس، دشن دشن لو ذر ژگور برٹس، جورے فور گیس، داتھمے رجاکی، کھنی راجاکی، ضم کے تعت ایئے، سفرے فائدا ذم ناامید، دابُشای لو مشقت نے نے فقط کمن دجا کلر اپ ہےگو حالت دمیل یوٹ زر میبلا، مگر یرم سس اتے ایگش گلی خوش بم، بایمو ضنی وقت لو یریب ہیڈگ نے گراشم، دا ایت زمانا و لو تمام شمالی علاقگ لو میل کے بیم۔

جنی غراس خدایر خوشی بلا، یرم سس شیس یناس کے یولس التیسی بٹ دچھنم بم، مگر ذرم گلی اوے بہ غم بلم، چھمس، بوس، سکر کڑے ھل فیلڈے فغون کے نیش اوی اومو درویگ ذرہ تچم، بازار ن مارکٹن بیسے ایم، تولی دڑس چو دو بلم یہ گزارہ نے اوتمو چھپ ذرہ او ومی نو دنی دیوشم، ساس ھیشی شبش اور منش! داتھم می کے بانا؟ سبرے بور شخمے بیشے، ضمن تفتن الکھینم، ھل داخدایر شکر و الجیمانا؟ ایتے کہ بے، پروردگار رحم ایتس اخو کون!

یرم وقتے رولی بلم سیلاڑ نے جی نین چھغر ترنوکے یوبٹ عاجزی کے اخلاص کا خدایے ایک گلبوم، دغوگ دیقولیمی بسم اللہ، تر ایچمی بسم اللہ، شیک ڈگ ایچمی بسم اللہ، خم تقیمی، شیک اوچمی بسم اللہ، دا برھنے فتر اریگ دیسکم جنخ بسم اللہ ایچے! او آلے بہ سادگین بلم بہ عقیدان بلم اشیس یناس وقتے لو ضا خدا یار ایچم، دا ہمیشہ اخچیم خدایے اسم فت ایم، تھپ مو ایادکی لو ناچن نوین دتلم جنخ خدا اسم کمن اچھرے کا سینم ہاڑہ سگ میبلم، دا لے برکتگ اوا ذم اچو لو اولاد یکل غرمو شیذم۔

ایر زمانا ھونز کڑے شے گوڑگ بیلجم، در بیسکی ایشے کا شے قسوم گنوم شے گوپلتگ، شے پر بیسکی داگو شسکی فرڑن، بر غنی غسنم شوقا، گس مو گنے ککٹ چابک شوقا (گٹو) دا منہ کے گچرے بپرے گٹو میبشم، پر بیسا نمہ کے گریو بپرے فرڑن اپاچی ایچم، ھل برم فرڑن ھسکٹے ژن نے استعمال ایچم، سیلاڑ نے ھونزے شکست ذم الجی اچھوم رشے فرڑن فنے نے ٹکے فرڑن یا ارانی (عراقی؟) میاچی ایتمو، داتقلا تعلد مو تو خابٹن چینزگ لو برگسے انقلاب سومن، چھغرم علاقہ مناسے ورجم ذم میبر تگے یچو بیلس یسن ایچم، گپے ھل برگس بٹے بچو الناچم، بچو اگر گریو بٹے مینیمن کے یوبٹ تعرف

ہُونِیلتر ڑے مُدآم تاؤچِگ تَیَس، تھموے کوشن ماسی مُنِہ، ھل سریغولی ہچو یا پشاسکی گریو ہچو اَلتاچم، ہالم گیاس فنو کچِگ میئبَم، عام سِسے ہچولو جراپ اوینی ہنوز تچم، داگابی نے پای تا بہ بیگ کے میئبَم -

کھولے اِلی خاہر سِسے اُتھن دِقر سُؤنو مرگ اُفینشو بم، اِسکی یاولتی پشتے پرا اِتیپا گو تیپابو نو اُمُڈ کے ٹک اوچم، جو تِشو دِسونڑے اُیاچم غیگ قرنو صرف گکاری اُچھو قرگ فت اوچم، جو ٹمڑے فقط اُلگی کمن اُتھو غیگ (اُچھو قرگ) میئبَم، وطن لو نائ بالکل اپم، اِتے ڈم ھر بِضے ہالے مایش مناس بُٹ ضروری بِلم، بکینگ کے چر نڈ چرق دولجر اُسات زوخم -

ایت وقت لو ین ین درڑبم کے اُوے بُٹ درُؤ ایچم، چو (چاو) لو گری دوشن دولچم، یر چور ژوٹے درُو بلم، دا اِلجم شاید بدخشان وغیرہ بیکل ڈم تھوگ بیدا مُنیمی، اِمن درُڑے تھا (۱۰) گری داولیمے اھلیرین ھل ژیشن کھشے ملتن لو اِریگ بالجم، گری شوک اَڈمو سکٹسے گنے دیتم کے میئبَلم، شوک لم گری بہ حلال کے بہ حرام یہ چپسے نے سُچم، یہ تیئیلٹے لیٹشیوم بلاتگن شُوشم، داچاکر شوکے ترمکیٹ ضیع دولجم، گیو کے فرینڈرے درُڑسے عام بِلم، داتھموے اِشکر ایچم، رثولو بیلے ڈم درُو ایچم، ایت دوگتے دس لو میئبَلم -

اِشکر (اِشکار = شکار) درُو رسیئبان، اِشکرے گنے تھمو گساخ رمیش اوچم گسنخ ژہ التو طریقائے دُویبم، کاز اگیٹولو نورُٹ، یا تو مٹے تھپ مو بسا گنم ئے اولتیک طریقگ بُٹ عجیب بِڑن، مپیر تِگ ڈم دُغرسِن، داجے کے ماگر بیم، اِن شاء اللہ، تھمو گسانچے خدمت گنے میر شکار تگ (میشکار) میئبَم، درُوے گنے تھموے ھکای کے او ژو رشم، ایژ خلدونی، تغزی (تازی) چیکنا، وغیرہ میئبَم، داکیو چے ھن التو درُڑے کے اوکا ٹھک چچم، بر بِلا؟ چاٹے او رُٹس ٹھک جوان؟ نو سِین -

یر آبادی کم بلم، سِس کم بم، جاندار بُٹ بم، یعنی گری، بیٹل، بُلا، گیو، اُرکای، ھلجو، وغیرہ، اُرکے ھو سِین شُوچبی، اِتے ڈم اُرک فش ایتسر چماٹ ایچم باییمو اُرکے ڈم درُو ایچم، ایتے گنے بر کھنے سِسے گونے تھل بل منمر اوتھو آبادسے گکاری تک قبِل وشچم، داگون سگ منمر ڈڈگ بر بیپانے ژاؤ قیئو ایچم، اُرکای ~~اُرکای~~ ارِنما گکارشمے سرکے منمر تمقیسکی دولجم، اُرکے ڈم درُو ھونزو نگرے ضا نلا میئبَلم، تاکہ اُرک

سِندھ (سِندا) اِبی کِھتی دُوسی گُلی فت ایمنیش نوسین۔

مار شُوانے لیل بِلا کر حل ملتش، ممشی، دُو، دا اشاتو کُشاتو بیلسے دُشمن بی، یرز ماناؤ لو ہلجو کلہ بُٹ ہم، ایشرے گنے بُلت (بُلتِنگ) اچم، بُلت شاید جوٹ گوشین حیمتشہ، می گرم حیدر ابات لو "بُلتِنگی شُک" نوسین، حن شگن بی، ایلے یرز ماناؤ ہلے بُلتِنگ بِتم، گیوے تھو ڈوبو بِلم، گرکسے بُضا، ضِنی شوق کے گریبی (شوک) دا اُرے قبضہ

ھونزور اسلامے سکلتش ثوس ثم یرسِس بوتا پرست بلکہ ہیم پرست ہم، ۷ اُرگئے کا دیسمنم بوتن کے بوتخانان ایم گلی، مگر بوبعو اوتلکیم، ایثر ہوسے گوکور شُو جُون جوکو جِنداریک ہم، کا کا بُدھ مَتے اِنث کے بِلم، دا تو حن دِنن ثور کے عقیدا ایچم

بیشل سُوغای اَیَشو تھمے بلتستانے حاکم ابدال خانے ایئی شہ خاتون موکا گرنے دُموثرمی کے، ہو بلتستانم اخوندروے ہونزور ثوس نیس منیمی، یہ تیئلیٹ اثنا عشری مذھب صورت لو اسلام دیمی، اِتے واقعا تاریخ تقریباً ۹۵۵ھ دا ۱۵۴۸ء بِلم، کھولتو خا ۴۰۰ (ولتی تھاکے التولتی) دِین منیمی۔

۷ پیر شاہ حسین ابن شاہ اردبیل بدخشان ثم دِین میر سلیم خان اسماعیلی مذھب دعوت ایتیمی، ہیے آخری عمر لو گوتے پاک دعوت صرف اِنمو جیتئے قبول ایتیمی، دا اِن سلیم خان تھم بٹ ثرگا او لیلم ۱۱۲۳ھ لو دال منیمی، اِتے جسپاٹے ہونزلو یر کماسُم چراغ روشن ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء لو ایسپلمن، دا میر غضنفرے وقت لو بیشل پیر یاقوت شاہ دیمی کے، ہو ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء لو اسماعیلیت آشکار قبول میار دومنی۔

کھیر حن روایتگے مطابق تاج مُغلے بِلیٹے گیلت ثکن تراخان اسماعیلی مذھب دیثم کے، یہ تیئلیٹ ھونزو کے ثکن تھم کے کیوچ گوتے مذھب دُو ثم، مگر اِن مقامی تھمو ثرہ او ثمو حکومت حوالہ نے واپس نیمم، دا آن ۱۳۱۱ء ثم ۱۳۳۵ء خا گیلت کے ھونزلو تاج مُغلے نمائندہ حکومت بِلم ہتایم گوتے دعوتے کا کا عِلمے سنگ کُش کے اواجی بِلم، ایتے اومنسے وجہ ثم شاید یسن مذھب تِل اوثمی۔

نوٹ: مناسب ماغی بان کے گوتے ثم تقریرن دیسمن استعمال ایتوم، برحال یاسے ترقی ضروری بِلا —

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی

12/1/88

A LIST OF WORKS BY ALLAMAH NASIRUDDIN "NASIR" HUNZAI

91

S.No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
	ORIGINAL WORKS				
1.	Naġmah-i Israafiil	Burušaski	Poetry	82	1961
2.	Manzuumaat-i Nasiirii	-do-	-do-	64	1965
3.	Diiwaan-i Nasiirii (Ruuman).............	-do-	-do-	109	1980
4.	Burušaski Burjooniṅ	-do-	Prose	16	1983
5.	Inaay̱ Buruśaski	-do-	-do-	83	1984
6.	Diiwaan-i Nasiirii	-do-	Poetry	263	1985
7.	Buruśaski Qhateṅ (not published)	-do-	Prose		
8.	Saweene Bariṅ (not published)	-do-	-do-		
9.	Bariṅe Birkiş (not published)	-do-	-do-	1200	1987
10.	Zabuur-i Qiyaamat (on audio-cassettes) ..	-do-	-do-		
11.	Silsilah-i Nuur-i Imaamat	Urduu	-do-	144	1957
12.	Miizaan-al-Haqaa'iq	-do-	-do-	94	1962
13.	Sharaafat Naamah (translation)	-do-	Poetry	16	1962
14.	Miftaah-al-Hikmat	-do-	Prose	118	1965
15.	Falsafah-i Du'aa	-do-	-do-	112	1967
16.	Matluub-al-Mu'miniin (translation)	-do-	-do-	32	1967
17.	Wajh-i Diin Part 1 (translation)	-do-	-do-	258	1968
18.	Wajh-i Diin Part 2 (translation)	-do-	-do-	239	1968
19.	Subuut-i Imaamat	-do-	-do-	32	1968
20.	P.P. Jawaan-mardii (translation)	-do-	-do-	135	1970
21.	P. Naasir-i Qhisraw awr Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	80	1970
22.	Maqaalaat-i Nasiirii Part 1	-do-	-do-	144	1972
23.	Fusuul-i Paak (translation)	-do-	-do-	104	1972
24.	Jawaahir i Haqaa'iq	-do-	Poetry	55	1973
25.	Iisaar Naamah	-do-	Prose	96	1974
26.	Tajhiiz-u Takfiin (translation)	-do-	-do-	48	1972
27.	Imaam Shinaasii Part 1	-do-	-do-	48	1972
28.	Imaam Shinaasii Part 2	-do-	-do-	64	1972
29.	Imaam Shinaasii Part 3	-do-	-do-	109	1974
30.	Zikr-i Ilaahii	-do-	-do-	112	1976

(Continued ..2)

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
31.	Wajh-i Diin-i Muntaqhab (translation) ..	Urduu	Prose	132	1976
32.	Nuur-i Irfaan (translation)	-do-	-do-	100	1976
33.	Haqiiqii Diidaar	-do-	-do-	32	1976
34.	Aaṭh Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	32	1976
35.	Rumuuz-i Ruuhaanii	-do-	-do-	55	1977
36.	Panj Maqaalah Part 1	-do-	-do-	59	1977
37	Panj Maqaalah Part 2	-do-	-do-	51	1977
38.	Panj Maqaalah Part 3	-do-	-do-	63	1977
39.	Panj Maqaalah Part 4	-do-	-do-	59	1977
40.	Panj Maqaalah Part 5	-do-	-do-	59	1977
41.	Qur'an awr Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	48	1977
42.	al-Majaalis-al-Maġribiiyah	-do-	-do-		
43.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 1	-do-	-do-	60	1978
44.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 2	-do-	-do-	52	1978
45.	Saw Sawaal kee Jawaab part 3	-do-	-do-	48	1978
46.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 4	-do-	-do-	86	1978
47.	Sipaas Naamah	-do-	-do-	16	1978
48.	Mi'raaj-i Ruuh	-do-	-do-	54	1979
49.	Qur'an awr Nuur-i Imaamat	-do-	-do-	55	1979
50.	Gulshan-i Qhwudii (tr. & explanation) ...	-do-	-do-	73	1979
51.	Mutaali'ah-i Qhwaab-u Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	64	1980
52.	Ilm kee Mootii	-do-	-do-	67	1981
53.	Ruuh Kyaa Hay?	-do-	-do-	131	1981
54.	Ma'rifat kee Mootii Part 1	-do-	-do-	70	1982
55.	Ma'rifat kee Mootii Part 2	-do-	-do-	116	1983
56.	Yaa Alii Madad (not published)	-do-	-do-		
57.	Walaayat Naamah (not published)	-do-	-do-		
58.	Huruuf-i Muqatta'aat (not published)	-do-	-do-		
59.	Ishq-i Haqiiqii (not published)	-do-	-do-		
60.	Nuquush-i Hikmat (not published)	-do-	-do-		
61.	Nuur-i Iiqaan (not published)	-do-	-do-		

(Continued.. 3)

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
62.	Daraqht-i Tuubaa (not published)	Urduu	Prose		
63.	Maqaalaat-i Nasiirii Part 2 (not published)	-do-	-do-		
64.	Ćaaliis Sawaal (not published)	-do-	-do-		1983
65.	Kulliyaat-i Nasiirii (not published)	B.P.U.	Poetry		
66.	Zabuur-i Qiyaamat (on audio-cassettes) ...	Urduu	Prose		
67.	Hikmat-i Tasmiyah	-do-	-do-	12	1983
68.	Sawġaat-i Daanish (not published)	-do-	-do-		
69.	Ganj-i Giraan Maayah	-do-	-do-	184	1984
70.	Ilm kii Siiṛhii	-do-	-do-	92	1985
71.	Miiwah-i Bihisht	-do-	-do-	89	1985
72.	Qur'anii Ilaaj (not published)	-do-	-do-		
73.	Haqaa'iq-i Aaliyah (not published)	-do-	-do-		
74.	Hazaar Hikmat (on audio-cassettes)	-do-	-do-		
75.	Aayiinah-i Jamaal	Persian	Poetry	55	1961
76.	Jawaahir-i Maʿaarif	-do-	-do-	40	1977
77.	Daraqht-i Tuubaa (not published)..........	-do-	Prose		
78.	Awraaq-i Muntashir (not published)	-do-	-do-		
79.	Gul-dastah-i Turkii (not published)	Turkish	Poetry		
80.	Turkii Siikhoo (not published)	-do-	Prose		
	<u>Allamah Sahib's Works translated into other languages by his friends</u>				
81.	Piir Naasir-i Qhisraw awr Ruuhaaniyat (not published)	English	Prose	40	1970
82.	Imaam Shinaasii Part 1 (not published) ...	-do-	-do-	28	9172
83.	Imaam Shinaasii Part 2 (not published) ...	-do-	-do-	45	1972
84.	Imaam Shinaasii Part 3 (not published) ...	-do-	-do-	96	1974
85.	Spiritual Secrets (not published)	-do-	-do-	22	1977
86.	Qur'an and Spirituality (not published) ..	-do-	-do-	23	1977
87.	Aath Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	39	1977
88.	al-Majlis-al-Maġribiiyah	-do-	-do-	57	1978
89.	Hundred Question Part 1	-do-	-do-	43	1978
90.	Hundred Question Part 2	-do-	-do-	40	1978

(Continued .. 4)

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
91.	Hundred Question Part 3	English	Prose	46	1978
92.	Hundred Question Part 4	-do-	-do-	68	1978
93.	The Holy Qur'an in Ism-i A'zam	-do-	-do-	31	1978
94.	Momentos	-do-	-do-	14	1979
95.	Replica	-do-	-do-	33	1979
96.	Bandagii	-do-	-do-	62	1979
97.	Studies in Dreams & Spirituality	-do-	-do-	37	1980
98.	What is Soul? (not published)	-do-	-do-	198	1981
99.	Some Ginaans (from Diiwaan)	-do-	Poetry	15	1981
100.	Pearls of Ma'rifat	-do-	Prose	48	1982
101.	Wisdom of Naming	-do-	-do-	18	1983
102.	Forty Question (not published)	-do-	-do-	16	1983
103.	Precious Treasures	-do-	-do-	105	1984
104.	Philosophy of Du'a	-do-	-do-	58	1986
105.	Haqiiqii Diidaar (not published)	-do-	-do-		
106.	Miʻraaj-i Ruuh (not published)	-do-	-do-		
107.	Miizaan-al-Haqaa'iq (not published) ...	-do-	-do-		
108.	Hundred Diagrams (not published)	-do-	-do-	100	
109.	Qur'anii 'Ilaaj (not published)	-do-	-do-		
110.	Hasht Sawaal	Persian	-do-	27	1986
111.	P.P. Jawaanmardii	Gujraatii	-do-	128	1977
112.	Haqiiqii Diidaar	-do-	-do-	35	1977
113.	Aaṭh Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	26	1978
114.	Imaam Shinaasii Part 1	-do-	-do-	53	1980
115.	Imaam Shinaasii Part 2	-do-	-do-	65	1980
116.	Imaam Shinaasii Part 3	-do-	-do-	96	1980
117.	Saw Sawaal Part 1 (not published)	-do-	-do-		
118.	Saw Sawaal Part 2 (not published)	-do-	-do-		
119.	Ma'rifat kee Mootii (not published)	-do-	-do-		
120.	Zikr-i Ilaahii (not published)	-do-	-do-		
121.	Maqaalaat-i Nasiirii (not published) ...	-do-	-do-		

(Continued ...5)

S. N.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
122.	RECONNAISSANCE DE L' IMAM 1 (not published)	French	Prose	27	
123.	Bandagii (not published)	-do-	-do-	61	
124.	Reponses A Huit Questions (not published)	-do-	-do-	21	
125.	Cent Questions 1 (not published)	-do-	-do-	38	
126.	Cent Questions 2 (not published)	-do-	-do-	32	
127.	Hikmat-i Tasmiyah (not published)	-do-	-do-	20	
128.	LE CORAN ET LE ISM-i A'ZAM (not published)	-do-	-do-	44	
129.	LE CORAN ET LE SPIRITULISME (not pub...)	-do-	-do-	13	
130.	al-Majaalis-al-maġribiiyah (not pub...)	-do-	-do-		

1.	Burusaski	books	10
2.	Urduu	-do-	63
3.	Persian	-do-	5
4.	Kulliyaat B. P. U. T.		1
5.	Turkish	books	2
6.	English	-do-	29
7.	Gujraatii	-do-	11
8.	French	-do-	9
		total	130

24/3/87

ہماری بعض کتابیں مندرجہ ذیل ایڈریسز سے دستیاب ہو سکتی ہیں:—

۱- جی-ایم بیگ، محمد بک سٹال
سر آغا خان روڈ، گلگت

۲- جان اینڈ کمپنی
این-ایل-آئی شاپنگ سنٹر
سنیما بازار، گلگت

۳- غلام رسول
ذوالفقار کالونی بازار،
گلگت

۴- عزیز جنرل اسٹور،
سنگل، یونیال